مجدد ملت قیوم زماں محبوب سبحان امام خراساں

حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک مدظلہ العالی

کے خلیفہ

شیخ العلماء قطب زماں پیر طریقت رہبر شریعت ابو الآصف

حضرت میاں محمد سیفی حنفی ماتریدی دامت برکاتہم

کے حالاتِ زندگی پر ایک جامع دستاویز (ان کی ظاہری حیات طیبہ میں)

خانقاہ عالیہ راوی ریان شریف کی زیر تعمیر جامع مسجد انوار مدینہ کا بیرونی منظر

تحقیق و ترتیب : ابو العرفان مفتی پیر محمد عابد حسین سیفی

جامع مسجد انوار مدینہ کا بیرونی منظر

جامع مسجد انوار مدینہ کے گنبد سبز کا اندرونی منظر

جامع مسجد انوار مدینہ کا محراب

حضرت اخندزادہ
سیف الرحمٰن مبارک
پیر ارچی خراسانی
سرپرست اعلیٰ: شیخ القرآن والحدیث ابوعرفان مفتی پیر
محمد عابد حسین سیفی
ناظم اعلیٰ جامعہ جیلانیہ
قیادت: شیخ العلماء فخر اہلسنت پیر طریقت
حضرت پیر میاں محمد سیفی حنفی
سیادت: پیر طریقت گلزار ملت و دین
بدر المشائخ پیر گلزار احمد سیفی
سرپرست: عالمی مبلغ اسلام صاحبزادہ پیر سید محمد علی رضا بخاری السیفی فون: 051-5956004
عالم اسلام کا ترجمان
الطریقۃ والارشاد
مدیر اعلیٰ: پروفیسر مشتاق احمد عابدی سیفی
مدیر: صاحبزادہ حافظ عرفان اللہ عابدی سیفی
مدیر مسئول: شیخ الحدیث علامہ محمد انور سیفی
مدیر معاون: صاحبزادہ شبیر عابدی سیفی
ناظم اشاعت: پیر صابر رفیق عابدی سیفی
معاون اشاعت و سرکولیشن مینجر
صوفی غلام مرتضیٰ محمدی سیفی
0300-4277889
نائب ناظم اشاعت: پیر شاہد حمید عابدی سیفی
سرپرست مشائخ عظام
پیر طریقت علامہ مفتی پیر احمد دین توگیروی سیفی
پیر طریقت ڈاکٹر پروفیسر محمد سرفراز محمدی سیفی
پیر طریقت پیر محمد عباس مجددی سیفی
پیر طریقت صاحبزادہ فیض الامین سیالوی
پیر طریقت الشاہ سید عمیر علی زنجانی سیفی
پیر طریقت اصغر علی سیفی
مجلس تحریر:
علامہ سید عبدالقادر شاہ ترمذی سیفی
علامہ مفتی بشیر احمد محمدی سیفی
پیر صابر حسین سیفی
علامہ عتیق الرحمٰن ہاشمی سیفی
مولانا محمد سرفراز سیفی
مولانا قاری محمد شیر سیفی
خط و کتابت و ترسیل زر
ضیاء اللہ خاں سیفی ناظم جامعہ جیلانیہ نادر آباد نمبر 1،
بیدیاں روڈ لاہور کینٹ
فون: 5721609

نام رسالہ الطریقۃ والارشاد

اشاعت: شیخ الحدیث والقرآن مفتی پیر محمد عابد حسین دامت برکاتہم عالیہ
جامعہ جیلانیہ رضویہ سٹریٹ نمبر 1، نادر آباد کالونی لاہور کینٹ فون: 5721609

مناجات

(از حضرت مجددؒ الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ)

ہر روز باشی صائماً، ہر لیل باشی قائماً
در ذکر باشی دائما، مشغول شو در ذکرِ ہُو

گر عیش خواہی جاودان، عزت بخواہی در جہان
این ذکر ہُو ہر آن بخوان، مشغول شو در ذکرِ ہُو

سودی ندارد خفتنت ناچار باید رفتنت
در گور تنہا ماندت، مشغول شو در ذکرِ ہُو

ہُو ہُو بذکرش سازکن، نامِ خدا آغاز کن
قفلی ز سینہ بازکن، مشغول شو در ذکرِ ہُو

علمی بخوانی باعمل، فردانہ باشی تا حجل
درپیش قادر لم یزل، مشغول شو در ذکرِ ہُو

ہر دم خدا را یاد کن، دلہای غمگین شادکن
بلبل صفت فریادکن، مشغول شو در ذکرِ ہُو

مسکین احمد مرد شو در جملہ عالم فرد شو
در راہِ حق چون گرد شو، مشغول شودر ذکر ہُو

حمد و نعت

خدا در انتظارِ حمدِ ما نیست
محمدؐ چشم بر راہِ ثنا نیست

خدا مدح آفرینِ مصطفٰیؐ بس
محمدؐ حامدِ حمدِ خدا بس

مناجاتے اگر باید بیاں کرد
بہ بیتے ہم قناعت میتواں کرد

محمدؐ از تو می خواہم خُدارا
الٰہی از تو حُبِّ مصطفٰیؐ را

دِگر لب وا مکن مظہر فضولیست
سخن از حاجت افزوں تر فضولیست

"حضرت مرزا مظہر جان جاناں"

حمد باری تعالیٰ

ہر شے سے عیاں ہے تیری قدرت میرے مولا

ہر امر میں پنہاں تیری حکمت میرے مولا

اس ارض و سما میں جو بھی تخلیق ہے تیری

دیوے تیری ہستی کی شہادت میرے مولا

تیری ہستی، تیری عظمت، تیری شان بھلا کیا

کس کو ہے؟ ادراکِ حقیقت میرے مولا

پوشیدہ تیرے نام میں ہیں کتنی ہی بہاریں

ملتی ہے تیرے ذکر سے راحت میرے مولا

لرزاں ہیں تیرے قہر سے کہسار تلک بھی

کر دیتی ہے شاداں تیری رحمت میرے مولا

حق شکر کا ہرگز میں ادا کر نہیں سکتا

میری سوچوں سے بڑھ کر دی نعمت میرے مولا

عصیان کے سبب اظہارِ ندامت بھی ہے مشکل

تو چاہے تو عطا کر دے جنت میرے مولا

سب تیرا کرم ہے کہ بھرم اس کا ہے باقی

مشتاقؔ سراپا ہے خجالت میرے مولا

(پروفیسر مشتاق احمد عابدی سیفی)

نعت شریف

چھیڑوں جو بات گنبدِ خضرا کے نور کی
آتی ہے منہ میں چاشنی لطف و سرور کی

تیرے وجودِ پاک سے روشن جہاں ہوا
سارے جہاں کی تیرگی تو نے ہی دور کی

قابَ قوسین کا مرتبہ حاصل انہیں ہوا
کتنی بلند شان ہے میرے حضور کی

وہ پیکرِ نورانیؐ بے سایہ دیکھ لے
چاہے جو دیکھنا جھلک، اللہ کے نور کی

یہ بارگہِ رسول ﷺ ہے آنکھیں زمیں پہ رکھ
یاں ذرہ بھر بھی جا نہیں اکڑ و غرور کی

یہ عشق ہے جو منزلِ مراد پا بھی لے
قسمت میں ہار ہوتی ہے عقل و شعور کی

محشر میں ساتھ چاہتا ہوں نبیؐ کریم ﷺ کا
میرے لئے فضول ہے جنت وہ حور کی

تیری نورانی دید کا مشتاق ہے بہت
بیتابیوں پہ نظر کرم ہو مجہور کی

(پروفیسر مشتاق احمد عابدی سیفی)

قطعۂ تاریخ اشاعت

ماہنامہ الطریقۃ والارشاد

خصوصی شمارہ حضرت میاں محمد سیفی حنفی ماتریدی نمبر

از قلم

صاحبزادہ ،فیض الامین فاروقی ایم۔اے :مونیاں ٹھیکریاں ضلع گجرات

الطریقت کا خصوصی یہ شمارہ باکمال ہوگیا ہے جلوہ گر شکرِ خدائے ذوالجلال

میاں محمد حنفی سیفی سے یہ منسوب ہے اُن کے احوال ومناقب سے ملا اس کو جمال

پیرارچی کے کرم سے وہ ہوئے ہیں بہرہ یاب ہو رہا ہے اِک جہاں اُن کے کرم سے مالا مال

ہے زمانہ معترف اُن کی نرالی شان کا صاحب اوراک ہیں وہ خوش ادا شیریں خصال

اس جہانِ تیرہ میں ہیں روشنی کے وہ سفیر آپ جیسی ہستیاں دنیا میں ہوں گی خال خال

پیر عابد کی مساعی کی بدولت مرحبا چھپ گیا بازیب وزینت خاص یہ نمبر کمال

ہیں ستاروں کی طرح اس کے چمکتے سب حروف ہوگئے اِس کو دیکھ کر ارباب حق شادونہال

باب تاریخ تصوف کا ہوا محفوظ اِک بند ہوا کوزے میں گویا ایک سیلِ برشگال

مجھے فیض الامیں سالِ اشاعت کی تلاش

ہاتفِ غیبی پکارا ''مخزن روشن مقال''

۱۴۲۴ھ

میاں محمد سیفی

(پروفیسر مشتاق احمد عابدی سیفی)

ہے شان عالی کیسی میاں محمد سیفی
نظر نہ آئے ان جیسی میا ں محمد سیفی
عرفان و آگہی کی سب منزلیں طے ہوئیں
ہستی نہیں کوئی ویسی میاں محمد سیفی
کایا پلٹ دیں فرد کی ایسے نظر نواز ہیں
میٹھی پلائیں مئے سی میاں محمد سیفی
اخلاص بھی اور سادگی شفقت بھی ہے الفت بھی ہے
نہ ذات کوئی دیسی میا ں محمد سیفی
دامن جو پکڑے ان کا محروم کب ہے رہتا
دولت لٹائیں ایسی میا ں محمد سیفی
ہیں ان کے غلاموں میں سرکردہ جہان بھی
یہ عظمتیں ہیں کیسی میا ں محمد سیفی
مشتاق کی فکر رسا ہے پیر صاحب کی دعا
مدحت بنی جو ایسی میا ں محمد سیفی

منقبت

(حافظ عرفان اللہ عابدی سیفی)

تخیل کو میرے بہانہ ملا ہے
ثنائے میاں کا فسانہ ملا ہے
کروں پیش کیوں نہ عقیدت کے پھول
کہ رتبہ خدا سے شاہانہ ملا ہے
لٹاتے ہیں وحدت کے خم جہاں میاں جی
اخندزادہ سے وہ میخانہ ملاہے
مئے عشق سے مست و بیخود ہوئے وہ
نظروں سے جن کو پیانہ ملا ہے
اسی کی صدا چار سو گونجتی ہے
زمانے کو ایسا یگانہ ملاہے
طریقت کے طائر ہیں مستی میں ہر دم
کہ راحت فزا آشیانہ ملا ہے
سنت نبوی ﷺ کے پیکر بنے وہ
جنہیں ان کے درکا ٹھکانہ ملا ہے
راوی ریاں میں بڑا فیض جاری
بخت آور کو یہ آستانہ ملا ہے
ہمارے لئے ہیں سعادت کی گھڑیاں
کہ ان کا ہمیں یہ زمانہ ملاہے
گو ہمہ ہیں لاکھوں مرید اُن کے عرفاں
ملاقات میں فقیرانہ ملا ہے

حرفِ آغاز

مدیراعلیٰ پروفیسر مشتاق احمد عابدی سیفی

معزز قارئین! ماہنامہ ''الطریقۃ والارشاد'' کا یہ شمارہ ''حضرت میاں **محمد سیفی**'' کے نمبر کے طور پر آپ کے سامنے پیش ہے۔ شیخ المشائخ' پیر طریقت' صوفی باصفا حضرت میاں محمد سیفی مدظلہ العالی' حضرت مجددِ عصر قیوم زمان شہباز طریقت وولایت محبوب سبحان حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیرارچی خراسانی کے اولین' بلند رتبہ اور منظور نظر خلفاء میں سے ہیں ۔ مجھ خاکسار کو حضرت میاں صاحب مبارک سے چند بار شرف ملاقات حاصل ہو چکا ہے۔ مجھے دو باتوں نے ان کا عقیدت مند بنایا ہے ایک تو یہ کہ حضرت میاں صاحب مبارک مرشدی پیر کامل شیخ القرآن والحدیث علامہ محمد عابد سیفی کے پیر بھائی ہیں۔ جو عزت واحترام اپنے مرشد گرامی کا ہوتا ہے وہی ان کے پیر بھائی کا بھی ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ مجھے جب بھی حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں حاضری کا موقع ملا انہیں ہر مرتبہ پہلے سے زیادہ شفیق پایا۔ سادگی اور شفقت کے علاوہ ان کی جس خوبی نے مجھے بہت متاثر کیا وہ انکی ''فنا فی الشیخ'' کی کیفیت ہے۔ انکی زبان سے ایک ہی جملہ اکثر سماعت پذیر ہوتا ہے''میں تو کچھ بھی نہیں''۔ یہ جو کچھ ہے سب میرے مرشد گرامی کی نظر التفات اور عطا کا نتیجہ ہے۔ میرا خیال ہے کہ حضرت میاں صاحب مبارک کی اپنے پیرومرشد حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک سے اتنی گہری وابستگی، محبت، عقیدت اور وارفتگی کا ثمرہ ہے کہ روز بروز انکی عظمت وشہرت ترقی کی جانب رواں دواں ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ اور عمر دراز عطا فرمائے اور انہیں روحانی درجات میں عروج سے ہمکنار فرمائے۔ آمین۔

اس شمارے میں حضرت شیخ میاں محمد سیفی ماتریدی کے مختصر حالات زندگی کے ساتھ ساتھ مختلف صوفیہ کرام' اولیائے کرام' علمائے کرام اور دیگر ذی علم حضرات کی آراء اور تاثرات کو شامل کیا گیا ہے۔

شیخ العلماء حضرت ''میاں محمد سیفی نمبر'' نکالنے کا سہرا انکی طور پر مرشدِ گرامی حضرت علامہ پیر محمد عابد حسین سیفی کے سر بندھتا ہے کیونکہ یہ انہی کی مساعیٔ جمیلہ اور پُر خلوص ارادوں کا نتیجہ ہے کہ یہ سب تحریرات منصۂ شہود پر آسکیں۔ انکی یہ کاوش اس امر کا بھی بین ثبوت ہے کہ حضور قبلہ پیر محمد عابد حسین سیفی صاحب اپنے پیر بھائیوں کا اپنی کن قلبی وسعتوں سے احترام کرتے ہیں اور ان کے قلب پُر اخلاص کے کسی گوشہ میں ذرہ بھر بھی حسد یا بغض وغیرہ نہیں بلکہ انکا یہ اقدام بالواسطہ تصوف کی خدمت کا جذبہ لئے ہوئے ہے اور صوفیہ کرام کی عظمت کا پرچار بھی ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ انکی اس خدمتِ صد اخلاص کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

اس محبت بھری کاوش میں میرے بہت ہی پیارے دوست صوفی غلام مرتضیٰ محمدی سیفی نے بھی بھرپور تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو استقامت عطا فرمائے۔ آمین

ادارہ ''الطریقۃ والارشاد'' یہ دلی تمنا رکھتا ہے کہ اس طرح کے مختلف اولیائے کرام اور صوفیائے باصفا کے حوالے سے اور بھی نمبر نکالے اور انشاء اللہ تعالیٰ چند ماہ بعد کسی اور بزرگ ہستی کا نمبر نکالا جائے گا۔ خداوندِ رحمٰن ورحیم کے حضور یہ دعا ہے کہ وہ ہمیں اس مقصد میں کامرانی سے ہمکنار کرے اور آسانیاں پیدا فرمائے۔ آمین۔ بجاہ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم۔

☆ ☆ ☆

اداریہ

''ذکر الصالحین کفارۃ الذنوب''

صاحبزادہ حافظ عرفان اللہ عابدی سیفی

قارئین ''الطریقۃ والارشاد'' اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ ہم نے اولیاء وصلحائے اُمت کے تذکرے کو اپنے صفحات کی زینت بنانے کا بیڑا اٹھا رکھا ہے۔ پچھلے شمارہ میں اپنے حضرت سیدنا ومرشدنا مجدد عصر حاضر قبلہ مبارک صاحب دامت برکاتہم اور آپ کے صاحبزادوں کے حالات وتذکرے کا شرف حاصل کیا اور جو شمارہ اس وقت آپکی نگاہوں کا مرکز ہے وہ حضور سیدنا ومرشدنا قبلہ مبارک صاحب دام ظلہٗ کے ایک نامور خلیفہ ہیں، ایسے خلیفہ جن کی زندگی کا ایک عرصہ حضور مبارک صاحب کی صحبت میں گزرا وہ ہستی جن کو حضرت مبارک صاحب نے مس خام سے کندن بنادیا، وہ ذات جو پیر ومرشد کی منظور نظر ہے وہ شخصیت جن کی نگاہ فیض سے ایک دنیا سیراب ہورہی ہے۔ نہ صرف پنجاب میں بلکہ پورے پاکستان میں۔۔۔ نہیں نہیں بلکہ پاکستان سے باہر کئی ممالک میں دنیا انکو روحانیت کے شہسوار ،سلسلہ محمدیہ سیفیہ کے قافلہ سالار، عشق ومستی کے رازدار اور گلشن طریقت وحقیقت کے صاحب نکھار کی حیثیت سے جانتی ہے۔ یقیناً آپ سمجھ گئے ہونگے کہ میری مراد حضور شیخ العلماء، افق روحانیت کے تابندہ ستارے، پیر طریقت شیخ حضرت میاں محمد سیفی حنفی صاحب دامت فیوضاتہم ہیں۔ حضور سیدنا ومرشدنا مبارک صاحب کی منظور نظر ہستی ہونے کے حوالے سے تو ہمارا یہ حق بنتا ہی تھا کہ ہم آپ کے ذکر خیر سے الطریقۃ والارشاد کے صفحات کو مزین کریں۔ مگر اس موقع پر آپ کی عنایات اور محبتیں جو ہمارے ساتھ وابستہ ہیں ہم انکے تذکرے سے محروم قطعاً نہ رہیں گے۔

قبلہ ابا جی کے ساتھ حضور میاں صاحب کی 25 سالہ رفاقت ہے یقیناً یہ رفاقت اسی وقت

شروع ہوئی جب حضور مجدد عصر حاضر قبلہ مبارک صاحب دامت برکاتہم کی نگاہ محبت ونظر فیض نے انہیں ایک لڑی میں پرو دیا۔اس وقت سے دونوں احباب کی رفاقت اور ہمنشینی کو نہ تو میں نظر انداز کرسکتا ہوں اور نہ کوئی اور منصف مزاج شخص۔آپ اس رسالے میں سلسلہ سیفیہ کے حوالے سے ان کی خدمات کومختلف مضامین میں ملحوظ فرمائیں گے۔میں صرف اتنا کہنا چاہوں گا کہ اللہ تعالیٰ نے ان احباب سے وہ کام لیا جن پر نہ صرف حضور قبلہ مبارک صاحب ،تمام سلسلہ سیفیہ بلکہ پوری اہلسنت نازاں ہیں۔ہم اپنے آپ کوخوش قسمت اور خوش بخت سمجھتے ہیں کہ ہماری ایک سال سے زیادہ عرصہ پر محیط کاوش رنگ لائی اور ہم نے بارگاہ خدا میں ایک ایسی مقبول ہستی کا ذکر کیا جن کی محبت خلق خدااور فاقلۂ عشق کے ہمنوا ہونے پر علماء کا ایک جم غفیر زبانِ قلم سے پکاررہا ہے کہ اے لوگو!اس دور پرُ فتنہ میں محبت خداوعشق رسول کے جام پینا چاہتے ہوتو اس عاشقِ رسول ﷺ کا مئے خانہ صبح شام کھلا ہے جس کا ساقی دینے میں بخل نہیں کرتا تو تم لینے میں بخل نہ کرو۔

ہماری اس نمبر میں کتنی محنت ہوئی ،ہمیں کیا کیا مشققتیں برداشت کرنا پڑیں ہیں ان کا تذکرہ نہیں کرونگا بلکہ آپ سے اس بات کا ملتجی ہونگا کہ خدارا ایسی ہستیاں روز روز جنم نہیں لیتیں اپنے آپ کوایسے بزرگوں سے وابستہ رکھو۔

ہم نے ان زندہ بزرگان کا جوتذکرہ شروع کیا ہے وہ یقیناً اس روایت کوترک کرتے ہوئے بتائے گا جومعاشرے نے روایت بنائی ہوئی ہے کہ جب کوئی بزرگ اس دنیائے فانی سے کوچ کرجائے تو اس کے تذکرے ،جلسے اور اعراس شروع ہوجاتے ہیں اوران بزرگوں کی روحیں زبانِ حال سے پکارتی ہیں کہ

وہ جیتے جی تو بہر عیادت نہ آسکے
اب آرہے ہیں خاک اڑانے مزار کی

اس رسالہ کے مسودہ اور تیاری میں جن احباب نے ہمارے ساتھ شانہ بشانہ کام کیااور دامے ،درہے ،سخنے ،قدمے ہمارے ساتھ معاونت فرمائی میں انکا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔سب

سے پہلے نمبر پر تو قبلہ اباجی ہیں جنہوں نے اپنے پیر بھائی اور اپنے رفیق خاص حضرت میاں صاحب مبارک کے متعلق معلومات ومضامین فراہم کئے۔اور بہت سے احباب کے ساتھ ساتھ مکرمی ومحترمی بھائی غلام مرتضیٰ محمدی سیفی کی معاونت بھی ہمارے شامل حال رہی۔بھائی شاہد حمید عابدی سیفی اور دیگر جنکا ہم نام ذکر نہیں کر سکے تہہ دل سے ممنون ہیں۔اللہ تعالیٰ ان احباب پر اپنا خصوصی فضل فرمائے۔آمین

بجاہ النبی الکریم
علیہ التحیۃ والتسلیم

حضور مجدد عصر حاضر، غوث جہاں، قطب الارشاد، مشرف من اللہ بمقام قیومیت و صدیقیت وعبدیت وامامت وخلافت وفردیت واحسان محبوب سبحان

اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک مدظلہ العالی

کے

اپنے مرید صادق الیقین زبدۃ العلماء والاتقیاء شیخ المشائخ، بدرالاولیا

حضرت میاں محمد سیفی مبارک

کے بارے میں ارشادات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله و کفی والصلوة والسلام علی رسوله المصطفیٰ امابعد!
تذکر میشود که عزۂ ازادارت مندان این فقیر از آنجمله جناب مولانا پیر محمد عابد حسین سیفی خواهش اظهار نظر این فقیررا به ارتباط میان محمد سیفی صاحب نموده اند حسب المقتضی چند کلمه در مورد نگاشته میشودا استعماع فرمایند۔ الحمد لله موجب الشکر است که در زمرۂ مرید انم ومخلصین واراد تمندانم این فقیرجم غفیری از علماء و فضلاء وشیوخ الاحادیث ومدرسین مدارس مهتممین مدارس و سادات کرام وصاحبزاده گان واجب الاحترام وطالب العلمان ودیگر افراد ر اشخاص ملکی و نظامی وفوجی وصاحب رسوخ جامعه وطالبان سلوك و سائلان راه حق شامل اند که هریك ایشان حسب الاستعداد اخذ فیض وحصول کمال باطنی از این فقیر نموده اند۔
نا گفته نماند که فضیلت و مرتبت مسترشد عندالمرشد منوط به اندازۂ اخلاص و محبت اوبمرشد و به اندازۂ فنائیت ودرتامین واجرایے اوامروا حکام محوله بوی وعمل به مقتضان امور واحکام شرعی ومراعات نمودن آداب و شرائط ضروری طریقت درحضور وغیاب که رکبن اساسی را درزمینه تشکیل مید هد میباشد، وهر که ازاین موازین و معایردور افتادو به آن خودرا مساوی ساخت از فیوض و برکات مرشد بی بهره ولانصیب خواهد ماند پس نمیشودیکی را بردیگری ترجیح داد الا باورنظر داشت موازین

مو شعایرمذکوره- چون این مقدمه دانسته شد پس آنیکه دروی این صفات جمع باشد بی درمی آیدوبی درنگ ظاهر میشود واحتیاج به اطهار و نظر در مورد نمی ماند-

مصرع: آب آنجا رود که پستی است

فامابه ارتباط مادۂ جناب میان محمد صاحب گفته شود که ایشان یکی از جمله مریدان و خلفای صاحب کمال این فقیر- خادم طریقت وشریعت وحقیقت و حامل آنجاسی سنت وقاطع بدعت خلیفه مطلق من جانبی قطب پنجاب ونائب مناب فقیر در آن حواله میباشد فی الجمله ایشان قدم برقدم فقیر نهاده اندو محبت و تائید حنین شخص بهریك ضروریست- والسلام مع الخیر والاکرام-

فقیر سیف الرحمٰن

اخندزاده پیرارچی خراسانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از تحریر ابوحافظ عرفان اللہ شیخ الحدیث والقرآن

مفتی پیر محمد عابد حسین دامت برکاتہم عالیہ

اسم مبارک:۔ میاں محمد سیفی حنفی مبارک

حضرت اخندزادہ مبارک دامت برکاتہم عالیہ سے نسبت کے بعد میاں محمد سیفی حنفی کے نام سے مشہور ہوئے۔

والدِ گرامی:۔ غلام محمد المعروف لالہ مولوی صاحب

سن پیدائش:۔ 1950ء کو موضع جٹ موہانہ (میانوالی) میں پیدا ہوئے، کچھ عرصہ بعد شہر کندیاں میں سکونت اختیار کی۔

ابتدائی حالات:۔ میاں صاحب مبارک کے پردادا اپنے دور کے عظیم المرتبت ولی کامل تھے۔ میاں صاحب مبارک نے قرآن کریم ناظرہ اپنے دادا کے حقیقی بھائی مولانا میاں مراد صاحبؒ سے پڑھا۔ میاں صاحب مبارک کی ولادت سے ہی والدین پر بڑے عجیب وغریب قسم کے واقعات ظاہر ہوئے۔ صاحب بصیرت انسان میاں صاحب مبارک کی پیشانی دیکھ کر انکی عظمت اور علو مرتبت ہونے کی بشارت دیتے۔ میاں صاحب مبارک کی دادی جان بھی اپنے دور کی شب زندہ دار صوم وصلوٰۃ کی پابند اور تقوی وطہارت والی ایک عظیم ولیہ خاتون تھیں۔ سرکار میاں صاحب مبارک نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی اور دادا حضور سے حاصل کی چونکہ آپکے والد گرامی زمیندار تھے اسلئے تعلیم کے بعد آپ نے والد

صاحب کے ساتھ زمینوں پر کام شروع کیا پھر چشمہ بیراج کندیاں میں ملازمت اختیار کی ۔پانچ سال کے عرصہ کے بعد ایک دوست صوفی رب نواز کے بھائی محمد خان کے بیٹے کی پیدائش پر مبارکباد دینے کیلئے راوی ریان تشریف لائے۔ یہ احباب حضرت میاں صاحب مبارک کی خاندانی شرافت اور شخصیت کو جانتے تھے اسلئے عرض کی کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو یہاں تشریف لے آئیں ، یہاں پر میں اس بات کو فراموش نہیں کر سکتا کہ میاں صاحب مبارک کے ابتدائی بچپن کے حالات عام بچوں کی طرح نہ تھے اور یہ افراد میاں صاحب مبارک کی ذاتی شرافت سے متاثر تھے اسی بنا پر اپنے گھر کے ساتھ میاں صاحب مبارک کو ٹھہرانا سعادت سمجھا۔

میاں صاحب مبارک نے بروقت فیصلہ نہ فرمایا اگر چہ دل نے اس چیز کو قبول کرلیا تھا اور ان احباب سے وعدہ فرمایا کہ میں اپنے بزرگوں سے باہم مشورہ کے بعد اسکا فیصلہ کرونگا۔ جب آپ اپنے آبائی گاؤں تشریف لے گئے اور اپنے والدِ گرامی اور دادی جان سے مشورہ کیا جس پر ان احباب نے بھی اجازت کے ساتھ خوشی کا اظہار کیا بالآخر 10 اکتوبر 1971ء کو رختِ سفر باندھ لیا۔ چونکہ میاں صاحب ایک روحانی اور دیانتدار خاندان سے تعلق رکھتے تھے اس وجہ سے یہ سفر محض روزگار ہی کیلئے نہ تھا بلکہ یہ ہجرت کا سماں تھا جس میں محبوب خدا ﷺ کی سنت بھی ادا ہو رہی تھی مگر اس بار مکمل سامان ساتھ نہ لے جا سکے شاید یہ اسلئے تھا کہ حضور ﷺ کی سنت کی تکمیل ہو رہی تھی دوبارہ تقریباً ایک ماہ بعد نومبر میں مکمل ہجرت کی اسوقت گھر والے بھی آپ کے ساتھ تھے ابتدا میں مکان کرایہ پر حاصل کیا جس کا کرایہ اس زمانہ میں پچیس روپے تھا۔ راوی ریان تشریف آوری کے بعد ارادتاً کبھی بھی کسی جمعرات حضور داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پر حاضری کو موخر نہ فرمایا پھر اتحاد کیمیکل میں ملازمت اختیار کی تقریباً 23 سال ملازمت کی کچھ عرصہ بعد آپ نے راوی ریان تشریف میں پانچ مرلہ کا پلاٹ خریدا اور وہاں گھر تعمیر کیا اور مستقل وہاں سکونت اختیار کی اور ساتھ ہی مزید پانچ مرلہ کا پلاٹ گھر کے متصل مہمان خانہ کے طور خریدا مگر بعد میں اسی پلاٹ پر پیرو

مرشد حضرت اخندزادہ سیف الرحمن مبارک صاحب کے ارشاد پر آستانہ تعمیر کیا۔

شادی:۔ حضرت میاں صاحب مبارک کی شادی 1965ء میں اپنے حقیقی چچا صوفی نور محمد مرحوم کی صاحبزادی سے ہوئی۔ شادی کے وقت میاں صاحب مبارک کی عمر تقریباً 15 سال تھی۔ اس سال کو 1965ء کی جنگ کی وجہ سے تاریخی شہرت حاصل ہے۔ چونکہ میاں صاحب مبارک کا خاندان ایک دینی خاندان تھا اسلئے شادی پر لہو ولعب اور موجودہ دور کے اخراجات نہ تھے۔ ایک مشہور مثال ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے دین کا کام لینا ہو اسکے ابتدائی حالات میں بھی اسکی طہارت و پاکیزگی میں مدد فرماتا ہے اور زمانے کے فتنوں سے اسے محفوظ رکھتا ہے۔ جیسے متعدد اولیاء کبار کی مثالیں موجود ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل" اور انبیاء کرام کے اعلان نبوت سے پہلے انکی طہارت کی حفاظت ایسے ہی فرماتا ہے جیسے اعلان نبوت کے بعد۔ بہر کیف شادی کی تقریب بہت اچھے ماحول میں ہوئی۔

تقویٰ:۔ حضرت میاں صاحب مبارک بچپن سے ہی تقویٰ کے پیکر تھے اور آپ کا تقویٰ عمر کے ساتھ ساتھ مزید قوی ہوتا گیا اور تمام دوست احباب اور رشتہ دار اس امر کے گواہ ہیں کہ کبھی لڑکپن میں بھی آپ سے خلافِ اولیٰ سرزد نہیں ہوا۔ جوانی میں آپ کے کردار میں مزید نکھار آیا خاص طور پر آپ کی ملازمت کے دوران آپ کے ساتھی ملازمین اور افسران آپ کے تقویٰ اور دیانت سے بہت متاثر تھے اور ہوتے بھی کیوں نہ، آپکا طرز عمل ہی توجہ اور تعریف کے لائق تھا۔ کبھی بھی کسی افسر کو آپ سے کسی قسم کی کوئی شکائت نہ ہوئی اور آپ نے ہمیشہ نہایت مستعدی اور جانفشانی سے اپنے فرائض کو سرانجام دیا اور اگر کبھی آپ کسی ضروری امر کی وجہ سے ملازمت پر حاضر نہ ہوتے تو اس دن کی تنخواہ ماہانہ رقم سے کٹوا دیتے اور دیگر امور و معاملات میں بھی انتہائی احتیاط فرماتے کبھی بھی آپ نے کسی سیاسی سرگرمی میں حصہ نہ لیا۔۔ حضرت میاں صاحب مبارک تقویٰ کے ساتھ طہارت میں بھی مصمم

ہیں کیونکہ طہارت کے بغیر کوئی عبادت وعمل کامل نہیں۔ میں نے مرشدِ کامل حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک اور پیر طریقت سید نورعلیشاہ صاحب گیلانی کے بعد میاں صاحب مبارک کو جتنا طہارت کے معاملہ میں محتاط پایا کم لوگوں کو دیکھا ہے۔آپ طہارت کیلئے پہلے ٹیشو پیپر استعمال کرتے ہیں اور بعد ازیں پانی سے طہارت فرماتے ہیں۔جس طرح حضورﷺ اصحاب قبا سے ان کی طہارت کی وجہ خوش تھے کیونکہ اصحاب قبا طہارت کیلئے پہلے ڈھیلہ استعمال کرتے اور پھر پانی استعمال کرتے اور طہارت میں انتہائی احتیاط سے کام لیتے۔

آستانہ عالیہ کی تعمیر:۔ ابتداً گھر کے ساتھ ملحقہ جو زمین خریدی تھی حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک کے ارشاد پر اس پر آستانہ تعمیر کر دیا گیا مگر تھوڑے ہی عرصہ میں ذکر وفکر کرنے والے سالکین کی جماعت بڑھتی گئیں اور آنے والے سالکین کے سینے ذکر وفکر سے روشن ہوتے گئے ایک ایک سالک جماعت کی شکل اختیار کرتا گیا جس سے کئی بدقماش افراد کو راہِ سنت نصیب ہوئی۔ڈاکو ڈاکہ زنی چھوڑ کر سالک ذاکر اور متبع سنت بنتے گئے۔بد عقیدہ جنہیں حق کی دولت نصیب ہوئی جگہ تنگ ہونے کی وجہ سے ملحقہ مکان کی گلیاں بھی بند ہونے لگیں۔بالآخر مجبور ہو کر راوی ریان مل کی مرکزی مسجد کا رخ کیا گیا جو وسعت کے اعتبار سے علاقہ بھر کی تمام مساجد سے عظیم تر تھی مگر کچھ عرصہ کے بعد اسکا وسیع ہونا محدود ہوگیا اگرچہ اس سے پہلے محلّہ کی مسجد میں محفل کو منتقل کیا گیا تھا۔اس مسجد میں بھی زیادہ رش ہونے کی وجہ سے سالکین ذاکرین گلیاں بھی بند کر دیتے تھے جس سے محلّہ کی آمد و رفت متاثر ہوتی تھی۔راوی ریان کی مرکزی جامع مسجد میں محفل تقریباً دو سال تک جاری رہی اب سب خلفاء سالکین و مریدین نے ملکر مشورہ کیا کہ کیوں نہ آستانہ اور مسجد کیلئے وسیع جگہ خریدی جائے ان دنوں اسی مقام پر جہاں آج جامع مسجد انوار مدینہ تعمیر ہے۔شیعہ لوگوں نے یہ جگہ اپنے امام بارگاہ کیلئے خرید رکھی تھی۔ان دنوں راوی ریان میں شیعہ سنی کا بہت برا فتنہ پیدا ہوا تھا اور اس فتنہ میں بات فائرنگ تک پہنچ گئی جسمیں ایک آدمی محمد صدیق جسکا تعلق سنی مسلک سے تھا وہ

شہید بھی ہو گیا۔

اس فتنہ کے حل میں مرکزی کردار حضرت میاں صاحب مبارک کا ہے جن کی وجہ سے اہلسنت و جماعت کی عظمت کا جھنڈا آج ہی راوی ریان شریف میں لہرا رہا ہے اور آپ نے سنیوں اور شیعوں کے مابین اس خطرناک تنازعہ کو اپنے روحانی فیض و برکت سے کمال دانائی و حکمت عملی سے سلجھا دیا اور شیعہ حضرات نے جو جگہ اپنی امام بارگاہ کیلئے خریدی تھی وہی جگہ میاں صاحب مبارک نے مسجد انوار مدینہ کیلئے خرید لی کیونکہ اگر وہاں شیعہ حضرات کی امام بارگاہ بن جاتی تو وہ بھی ایک بڑا فتنہ ثابت ہوتا تھا۔ میاں صاحب مبارک نے اتحاد کیمیکل سے اپنا ذاتی بونس جو انکا اور انکی اولاد کا حق تھا اسی ہزار روپے نکلوا کر اس زمین کی قیمت ادا کی جو اہلسنت پر بہت بڑا احسان ہے ورنہ اگر وہ شیعہ کی امام بارگاہ بنتی تو وہاں کے حالات کیا ہوتے۔

آستانہ عالیہ تعمیر ہونے سے پہلے کچھ افراد جو وہاں آباد تھے ان کا تعلق قادیانی فرقہ سے تھا جب محفل ذکر کا آستانہ پر آغاز ہوا تو ابتدائی محافل میں ہی وہ لوگ میاں صاحب مبارک کی نظر میں آگئے تو ایسی تبدیلی رونما ہوئی کہ وہاں سے قادیانیت کی جڑیں اکھڑ گئیں، ایسے مسلمان ہوئے کہ جن بچوں کے قادیانیوں سے رشتے کئے ہوئے تھے وہ بھی توڑ کر دوبارہ سنی مسلمانوں کیساتھ استوار کئے اور نہ صرف وہ پکے مسلمان ہوئے بلکہ سرکار میاں صاحب مبارک کی توجہ کی برکت سے ان کے سینے ذکر الٰہی سے مہک اٹھے ان کے علاوہ وہاں چوری اور ڈکیتی کی وجہ سے عجیب ماحول بنا ہوا تھا اور لوگوں نے اپنے گھروں کی چھتوں پر پہرے دار متعین کیے ہوئے تھے جب آستانہ عالیہ سیفیہ میں ذکر و فکر کا بازار گرم ہوا تو مریدین سالکین و ذاکرین کی کثرت و شب و روز کی آمد و رفت کی وجہ سے چوروں اور ڈکیتوں کی راہوں میں رکاوٹیں پیدا ہو گئیں۔

حضرت میاں صاحب مبارک کے بارے میں خود ان کے شیخ المکرم سلطان اولیاء شیخ الاسلام مجدد ملت امام خراسانی اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک فرماتے ہیں "فی الجملہ اشیا قدم بر قدم

فقیر نہادہ اند'' کیونکہ میاں صاحب مبارک قدم قدم پر سرکار مبارک کی اتباع فرماتے ہیں اور توجہ شریف سے لے کر طریقہ نماز اور کپڑے عمامہ جوتے موزے الغرض ہر عمل کو اپنے مرشد گرامی کے طریقہ کے مطابق اپناتے ہیں ایسی کیفیت بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو اپنے آپ کو شیخ کی ذات میں گم کر دیتے ہیں **ذالک فضل اللہ یئوتیہ من یشاء**۔

حضرت میاں صاحب مبارک کی اپنی مریدوں اور خلفاء کرام پر جو عنایات ہیں میں پورے یقین اور وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ انکی نوازشوں اور شفقتوں کا کوئی بدل نہیں کئی موقعوں پر اپنے احباب پر احسانات کو دیکھ کر انسان حیران رہ جاتا ہے۔ چند روز پہلے ڈاکٹروں نے حضرت کو آرام کرنے کا کہا اور خاص مریدوں نے مجھے (راقم الحروف) سے کہا کہ آپ کہیں کہ وہ زیادہ آرام کیا کریں تو اس پر میں نے گذارش کی کہ میاں صاحب جب ڈاکٹر آپ کو زیادہ کام سے منع کرتے ہیں تو آپ آرام کیا کریں۔ زندگی کا کیا پتہ آپ اپنی صحت کا خیال کیا کریں تو فرمانے لگے کہ'' میں بھی تو یہی کہتا ہوں کہ زندگی کا کیا بھروسہ کہ دوبارہ خدمت کا موقع ملے گا یا نہیں یہ لوگ بڑی محبت سے دور دور سے آتے ہیں اور میں اپنی زندگی اور صحت کو لے کر بیٹھ جاؤں'' آپ آنے والوں پر خصوصی شفقت فرماتے ہیں کہ آنے والے آپ ہی کے ہو کر رہ جاتے ہیں۔ آپکی خدمت اقدس میں رہنے والوں سے میں نے خود دریافت کیا کہ کتنا عرصہ ہو گیا ہے کہ آپ گھر نہیں گئے کسی خادم نے سال اور کسی نے دو سال کہا تو میں نے ان خاص خادموں سے پوچھا آپ اپنے گھر والوں کیلئے اداس نہیں ہوتے تو کہنے لگے کہ'' حضرت ہمیں مبارک صاحب کی محبت نے ایسا متاثر کیا ہے کہ سب کچھ ہم آپ کی شفقت اور محبت کی وجہ سے بھول چکے ہیں اگرچہ سرکار ہمیں گھر جانے کیلئے اکثر فرماتے رہتے ہیں''۔

حضرت کی شخصیت اپنے احباب کیلئے خاص کشش رکھتی ہے بلکہ دوسروں کیلئے بھی ایسے ہی ہے جو آتا ہے دل دے کے جاتا ہے جب بھی کبھی طریقت کا مسئلہ پیدا ہوا ہو یا مسلک کا تو فوراً سب پیر بھائیوں کا اجلاس بلا لیتے ہیں یا کوئی دیگر اہم کام درپیش ہو تو خصوصی

طور پر راقم الحروف کو یاد فرماتے ہیں۔ باقی پیر بھائی میرا مذاق اڑاتے ہیں کہ پیر صاحب تو راوی ریان سے فون آتے ہی فوراً دوڑ پڑتے ہیں مگر میں آپ کی ہر آواز پر لبیک کہنا اعزاز سمجھتا ہوں۔ اکثر میٹنگیں حضرت سرکار اخندزادہ مبارک کے ارشادات کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ جب میں جاتا تو کچھ دیر بعد وہ دیگر خلفاء بھی وہیں آ جاتے تو میں ان سے دریافت کرتا کہ آپ تو مجھے کہہ رہے تھے اب آپ خود آ گئے تو وہ جواباً کہتے کہ مرشد کا حکم ہے۔ اس فقیر کو کئی حوالوں سے میاں صاحب مبارک کا قرب حاصل ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میں نے حضرت سرکار میاں صاحب مبارک کی ذات کو کئی پہلوؤں سے بہت قریب سے دیکھا ہے۔ آپ مبارک کی ذات مجھے ایسے نظر آتی ہے جیسے ہیرا کہ اسکو جس طرف سے بھی دیکھا جائے ہر زاویے میں ایک نئی اور خوبصورت چمک دکھائی دے گی اور ہر رنگ ایک نیا رنگ نظر آئے گا۔ ویسے تو میاں صاحب مبارک کی ذات کو سمجھنے کیلئے سرکار مرشدی اخندزادہ مبارک کے الفاظ ہی کافی ہیں مگر چند پہلوؤں پر اجمالی جھلک پیش خدمت ہے۔

قطب پنجاب حضرت میاں محمد سیفی مبارک کی سادگی

ہر معاملہ میں سادگی آپ کا طرہ امتیاز ہے لباس خوراک زبان اور انداز ہر پہلو سے آپ مبارک کا سادگی اور بے تکلفی دیکھ کر قرونِ اولیٰ کے بزرگوں کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ سرکار میاں صاحب مبارک اپنے آستانہ عالیہ کی تعمیر اور خصوصاً مسجد کی تعمیر میں مزدوروں کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں جس سے کام کرنے والوں کا ذوق وشوق اور زیادہ ہو جاتا ہے۔

حضرت میاں صاحب مبارک کی تواضع

آپ میاں صاحب مبارک کی ذات گرامی قدر میں غرور تکبر یا بڑائی نام کی کوئی چیز نہیں۔ آپکے آستانہ عالیہ پر ہر طبقہ زندگی سے تعلق رکھنے والے احباب کا آنا جانا ہے۔ آپ ہر آنے والے احباب کی خدمت کا خیال رکھتے ہیں اور سب کو عزت واحترام اور حسب ضرورت اہمیت دیتے ہیں اور خاص کر کے علماء وفضلاء سے خصوصی تواضع اور انکساری سے

پیش آتے ہیں اس میں امیر غریب کی تفریق کو ہرگز خاطر میں نہیں لاتے۔
راقم الحروف نے ایک گذارش کی کہ کم از کم آپ ان علماء سے ایسی عاجزی وانکساری نہ کیا کریں کہ جو آپ کے مرید ہیں تو فرمانے لگے کہ یہ بات میرے اختیار میں نہیں کئی بار اجلاس آستانہ عالیہ پر بلایا گیا، آپ فرمانے لگے کہ علماء کو زحمت نہیں دینی چاہیے کیونکہ ان کا وقت بہت قیمتی ہے ہمیں خود علماء کرام کی خدمت اقدس میں حاضر ہونا چاہیے۔ سنی کنونشن لاہور موچی دروازہ سنی کانفرنس مینارِ پاکستان لاہور اور سنی کانفرنس ملتان کیلئے خود چل کر علماء وفضلاء کے پاس گئے اور ہر طرح کا مالی و جانی تعاون کیا اور آپ نے فرمایا جس میں غیرتِ مسلک نہیں وہ بے غیرت ہے اور ایمان ہی سب سے بڑی غیرت ہے۔
ایک مرتبہ میری سرکار اخندزادہ صاحب مبارک کی کتاب ہدایت السالکین کی وجہ سے پیر طریقت علامہ پیر سید شمس الدین بخاری مدظلہ سے تھوڑی تلخی سی ہوگئی جب آپ کو پتہ چلا تو مجھے فرمانے لگے کہ چل ان سے معافی طلب کرو میں نے کہا کہ میاں صاحب ایسی کوئی سخت بات تو نہیں ہوئی معمولی تلخی ہوئی جو کسی مسئلہ کی وجہ سے تھی۔ میاں صاحب مبارک فرمانے لگے وہ سیدزادہ ہے اور ہمارے لئے قابل صد احترام ہے۔ مجھے ساتھ لیا اور ہم مولانا سید شمس الدین بخاری کے گھر گئے اور ابھی میں بولا بھی نہیں تھا فرمانے لگے اسکی طرف سے میں معافی طلب کرتا ہوں۔ خیر میں نے بھی معذرت کی جب واپس آئے تو میں نے عرض کیا کہ میاں صاحب جب میں خود ان سے معذرت کیلئے حاضر ہوگیا تھا آپ نے یہ کیوں کہا کہ اس کی طرف سے میں معذرت کرتا ہوں۔ کہنے لگے مجھے خدشہ تھا کہ شاید تو معذرت نہ کرے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کس قدر علماء مشائخ اور سادات کرام کا احترام فرماتے ہیں۔

حضرت میاں صاحب مبارک کی بے تکلفی

حضرت میاں صاحب مبارکؒ کی ذاتِ گرامی میں تکلف، تصنع یا ریاکاری نام کی کوئی چیز نہیں دنیاداروں کا احترام اس حد تک نہیں فرماتے۔ اس میں غلو پایا جائے اور عالم لوگوں کو بھی کبھی نظر انداز نہیں فرماتے اپنوں اور بیگانوں میں کوئی امتیاز نہیں فرماتے بلکہ سب کو مناسب اہمیت

دیتے ہیں آپ کے آستانہ عالیہ پر وزیروں، مشیروں اور فقیروں سب کی آمد ورفت رہتی ہے مگر آپ ایک صاحب وقار اور ایک باعمل شیخ کی حیثیت سے اپنے مقام اور وقار کو مدنظر رکھتے ہوئے عزت کرتے ہیں اور کبھی بھی بے جا خوشامد نہیں کی اور یہ حقیقت ہے کہ آپ جو کچھ ہیں وہی نظر آتے ہیں کبھی بھی بناوٹ یا تصنع کا لبادہ نہیں اوڑھا حتیٰ کہ فرائض کی انجام دہی میں آپ مبارک نے کبھی کسی ادائیگی یا بجا آوری میں سستی کی اور نہ ہی آپ مبارک نے کسی کوتاہی کی صورت میں اپنے آپ کو چھپانے کی کوشش کی۔ آپ کی زندگی کھلی کتاب کی طرح ہے جس کی خوبیاں اور کمزوریاں ہر معاملہ احباب کے سامنے ہے۔ اپنے مرشد گرامی کی طرح کوئی بات پوشیدہ نہیں اور حق کیلئے جان بھی حاضر ہے۔

آپ کے ظاہر و باطن میں کوئی فرق نہیں جو فرماتے ہیں وہ کرتے ہیں جو کہتے ہیں اس پر پہلے اپنا عمل ہوتا ہے۔ جو کہتے ہیں دوٹوک کہتے ہیں اس میں کبھی مصلحت کو آڑے نہیں آنے دیا آپ مبارک کو منافقت سے سخت نفرت ہے اور لوگوں کے منافقانہ رویہ پر سخت افسوس کرتے ہیں۔ اگرچہ علماء و مشائخ کا بے حد احترام کرتے ہیں مگر عمل کے بارے میں واضح تقریر فرماتے ہیں، بے عمل کی بے عملی کو کبھی بھی معاف نہیں فرماتے، داڑھی کٹوانے والوں، عمامہ ترک کرنے والوں کو خوب رد کرتے ہیں۔ شرم نہیں آتی مگر اے مسلمان تجھے کیا ہو گیا ہے تو اپنے نبی ﷺ کی سنت کو اپناتے ہوئے شرماتا ہے۔ آپ جو کہنا چاہتے ہوں وہ کہہ دیتے ہیں کبھی بھی کسی سے شرماتے دیکھا نہ ڈرتے۔

حضرت میاں صاحب مبارک کا حسنِ سلوک

حضرت میاں صاحب مبارک اپنے آستانہ عالیہ اور مدرسہ محمدیہ سیفیہ اور جامع مسجد گلزار مدینہ کے خادمین اور ملازمین کے ساتھ حسنِ سلوک اور انتہائی ہمدردی سے پیش آتے ہیں نئے سالکین کی تعلیم و تربیت میں آداب کو ملحوظ خاطر رکھ کر خصوصی شفقت فرماتے ہیں اگر کسی طالب یا سالک سے سنگین غلطی کا ارتکاب ہو جائے تو بھی حسن کارکردگی سے اس مسئلہ کو حل فرماتے ہیں اور اکثر اوقات زبانی تلقین و نصیحت پر انحصار فرماتے ہیں ہر صورت میں اصلاح کی کوشش

فرماتے ہیں مدرسہ کے مدرسین خاص کر کے ان محنتی اور فرض شناس اساتذہ کی ضروریات کا خودخیال فرماتے ہیں۔آپ نے جب خود ملازمت کی انتہائی محنت اور لگن سے کام کیا اور جس روز رخصت کی اس دن کی تنخواہ خود کٹوائی۔دوسروں کی طرف سے سستی،کاہلی اور کام چوری کو ہرگز پسند نہیں کیا۔

اپنے احباب جوملازم ہیں سب کے ساتھ آپ کا رویہ انتہائی شفیقانہ ہے اپنے خادمین کی تمام ضروریات کا ذاتی طور پر خیال فرماتے ،آپکی تمام احباب کے ساتھ شفقت ومحبت دیکھ کر رشک آتا ہے۔

کسی بھی کام کی کامیابی کا انحصار ادارہ یا آستانہ کے سجادہ نشین کے اخلاص وعمل اور اس کے مقاصد کے ساتھ غیر متزلزل لگاؤ پر ہوتا ہے۔سرکار میاں صاحب مبارک کی شب وروز محنت و کوشش اور سالکین کا جم غفیر اس بات کی دلیل ہے کہ اس آستانہ کے سجادہ نشین از حد محنتی ، پر خلوص اور تندہی کے ساتھ عظیم الشان مشن کیلئے منہمک ہوکر کام کررہے ہیں۔اس آستانہ عالیہ کی پہلی اینٹ سے لیکر اب تک کم عرصہ میں مدرسہ مسجد تعمیر کی بلکہ وہ جگہ جس پر یہ سب کچھ تیار کیا گیا وہ جگہ بھی حاصل کی اس سلسلہ میں سرکار میاں صاحب مبارک کو پہلے سے کوئی چیز بھی تیار نہ ملی اس کے علاوہ کئی دوسرے آستانے مسجدیں،مدرسے اور ذیلی اداروں کا مرکز بھی یہی آستانہ ہے اور اب بھی سرکا میاں صاحب مبارک نے اپنے آپ کو شب وروز اس مبارک مشن کیلئے اور اس کی مزید ترقی اور کامیابی کیلئے وقف کررکھا ہے۔آپ نے کبھی بھی اپنی ذات اور اپنے خاندان کی اس حد تک پرواہ نہیں کی کہ ان کو اپنے دینی معاملات پر ترجیح دیں آپ کی قربانیوں کا دائرہ کار بہت وسیع ہے۔جس کو احاطہ تحریر میں لانا بہت مشکل ہے کیونکہ اس اخلاص،قربانیوں اور ایثار کے واقعات کو خود میاں صاحب مبارک ہی جانتے ہیں کہ انہوں نے اس راہ میں کتنی کٹھن صعوبتیں برداشت کی ہیں۔

ہدایت السالکین کی اشاعت اوراس پر پیدا ہونے والے اختلافات اوراس میں حضرت میاں صاحب مبارک کا مرکزی کرداراور کوششیں

آپ آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ اور جامع مسجد انوار مدینہ دارالعلوم حنفیہ سیفیہ کی انتظامی مصروفیات کے علاوہ ذکروفکر کی محافل کے ساتھ ساتھ مختلف پروگراموں میں شمولیت کرتے ہیں اور ہر پندرہ دن کے بعد آستانہ عالیہ باڑہ شریف کی حاضری کیلئے بھی جاتے ہیں اور مذکورہ اختلاف کے دوران کم ازکم ہر ہفتہ کہ ہم سب احباب کی باڑہ شریف میں طلبی ہوتی تھی۔ اخبارات میں من گھڑت خبریں اس کثرت سے چھپنے لگیں، علماء کرام اور مشائخ کے اندر لغولٹریچر کی تقسیم بہت زیادہ ہوگئی اس کی تفصیل عزیزم حافظ عرفان اللہ عابدی سیفی کے مضمون ہدایت السالکین تاریخ کے جھروکوں سے علمی مجلّہ الطریقۃ والارشاد شمارہ نمبر 2 جلد نمبر 1 ص 14 اشاعت ربیع الاول بمطابق جون 2001 میں موجود ہے اور اس دوران جس قدر منافقت اور مخالفت میں کتابوں اور رسالوں کی اشاعت ہوئی اس مضمون میں اس کا تذکرہ موجود ہے۔ یہاں اجمالاً ذکر مناسب جانتا ہوں مخالفت کا بازارگرم ہوگیا مخالفین نے مخالفت میں دن رات ایک کردیا بڑے بڑے محبت کرنے والے اور مرشد گرامی کے عاشق صادق بھی پریشان ہوگئے وفاقی حکومت اور صوبائی حکومت سرحد اور پنجاب بھی ان حالات سے پریشان ہوگئی مخالفین نے بازاروں اور مارکیٹوں میں کتابیں مفت تقسیم کرنا شروع کر دیں۔ بڑے بڑے اشتہار جن کا عنوان گالی تھی پشاور سے علیحدہ انتظام ہوتا چند مذہبی رسائل بھی برسر پیکار تھے اور ان رسائل میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ حضرت اخندزادہ مبارک کی ذات گرامی پر بے جا اعتراضات ہوتے۔ ان رسائل میں جو رسائل پیش پیش رہے ان میں القول السدید لاہور، ماہنامہ رضاء مصطفیٰ گوجرانوالہ وغیرہ شامل تھے۔ اخبار میں روزنامہ خبریں شب وروز اختشار پھیلا رہا تھا اسکے علاوہ چند مولوی جنہیں مخالفین نے

خرید اہوا تھا وہ بھی اسی تشہیر میں لگے ہوئے تھے اس دوران حضرت میاں صاحب مبارک اور راقم الحروف نے پورے پاکستان کا دورہ کیا علماء و مشائخ کو حقیقت حال سے باخبر کیا اور روزنامہ خبریں کے ایڈیٹر ضیاء شاہد کو پشاور ساتھ لے جا کر سرکار مرشدی غوث عالم پیران پیر سیدنا اخندزادہ سیف الرحمن مبارک کی زیارت کروائی اور انٹرویو کیا جس کو روزنامہ نے اپنی رنگین اشاعت کے ساتھ عوام میں شائع کیا راقم اور میاں صاحب مبارک ایک ماہ تک مختلف جگہوں پر پھرتے رہے اور عوام کو حضرت اخندزادہ سیف الرحمن مبارک کے متعلق بتایا کہ اصلی مسائل جن کی وجہ سے اختلاف پیدا ہوئے اس رسوائے زمانہ مولوی پیر محمد چشتی ہے جو قرآن کی آیات کا منکر اور بے دین شخص ہے۔

سرکار اخندزادہ سیف الرحمن مبارک جو خود بڑے مجاہد ہیں اور روس کے خلاف جہاد کرتے رہے ہیں لاکھوں کی تعداد میں آپ کے مرید شامل جہاد تھے اور بے دین کو روس کی طرف مال ملا ہوا تھا وہ سرکار اخندزادہ صاحب مبارک کی توجہ کو جہاد سے ہٹا کر دوسری لغو باتوں کی طرف لے جانا چاہتا تھا۔ اس اختلاف کے ابتدائی حالات ہدایت السالکین کے مقدمہ میں درج ہیں اور سرکار اخندزادہ مبارک کے خطوط میں درج ہے مگر یہ صرف میاں صاحب مبارک کی خدمت کے حوالے سے اجمالاً ذکر ہے۔ میاں صاحب مبارک نے رات دن ایک کر کے اپنے مرشد گرامی کا تحفظ کیا اسی دوران ایک واقعہ جو مجھے یاد ہے جب پشاور سے ہم لوگ فیصل آباد اور فیصل آباد سے گجرات اور پھر گجرات سے دوبارہ گوجرانوالہ کی طرف روانہ ہوئے پھر گوجرانوالہ سے سرگودہا گئے ۔ سرگودہا سے خانقاہ ڈوگراں آئے میاں صاحب مبارک بیٹھے تھے اور آنکھوں سے دیکھ رہے تھے مگر میری بات کا جواب نہیں دے رہے تھے میں نے انکو اچھی طرح ہلایا جب ہوش آیا تو کہنے لگے دن رات سفر اور علماء سے گفتگو کی وجہ سے میری آنکھیں جاگ رہی ہیں اور دماغ سو گیا ہے۔ یقیناً یہ سب کوشش اور محنت مرشد گرامی کی محبت کیوجہ سے تھی پھر میاں صاحب مبارک کی مسلک اہلسنت کے حوالے سے بہت خدمات ہیں سنی کانفرنس اٹک، سنی کنونشن موچی دروازہ، لاہور سنی کانفرنس مینار پاکستان، سنی

کانفرنس ملتان میں سرکار میاں صاحب مبارک کا کردار قائدین جماعت اہلسنت سے بھی کچھ حصہ زیادہ ہے۔ اسمیں مالی خدمت کے علاوہ جگہ جگہ دورے کیے گئے، بینرز تیار کروا کے دور دور تک لگوائے گئے، اشتہارات کی خود اشاعت کروا کر لاکھوں کی تعداد میں دیگر مقامات اور شہروں میں بھجوائے، دور دراز علاقوں سے سامعین کیلئے کانفرنسوں میں شامل ہونے کیلئے بسوں ویگنوں کا انتظام کیا لاکھوں افراد کیلئے لنگر کا انتظام کیا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ موچی دروازہ کنونشن میں ان دنوں ریٹائرمنٹ پر جو کچھ فیکٹری سے ملا اس رقم کا اکثر حصہ لنگر پر خرچ کر دیا علماء مشائخ تو بہت ہیں ان میں سے ہر ایک انفرادی شان کا مالک ہے مگر میں نے مسلک کا درد دوسرے لوگوں سے زیادہ میاں صاحب مبارک میں دیکھا ہے۔ مسلک کا درد اخلاص محبت جو ان کی ذات میں پایا جاتا ہے اس کی مثال موجودہ زمانے میں بہت کم ملتی ہے جس کا اعتراف اکثر احباب کو ہے۔

حصول علم ظاہر

جب حضرت مرشدی سرکار اخندزادہ مبارک سے میاں صاحب مبارک نے ذکر و بیعت کی سعادت حاصل کی تو سرکار مبارک نے علم ظاہر کے حصول کا حکم فرمایا تو درس نظامی کی فارسی و عربی کی ابتدائی کتب شروع کیں بعد میں کچھ فقہ، حدیث کی ابتدائی کتب سے بھی استفادہ کیا پھر فقہ کی کتب کی تکمیل کے بعد تفسیر مظہری پڑھ رہے ہیں۔ میاں صاحب مبارک کے اساتذہ جن سے آپ نے علم ظاہر حاصل کیا۔

1۔ حضرت میاں مراد صاحب (یہ حضرت میاں صاحب مبارک کے دادا کے چھوٹے بھائی ہیں)

2۔ مولانا قاری اللہ یار محمدی سیفی صاحب

3۔ استاد العلماء حضرت مولانا محمد ابراہیم سیفی (آپ افغانستان کے وزیر شرعی رہ چکے ہیں)

4۔ مولانا قاری محمد شیر سیفی صاحب (میانوالی واں بھچراں)

ذکر و بیعت وخلافت

حضرت میاں صاحب مبارک نے **1983** ء میں سرکار اخندزادہ مبارک سے ذکر و بیعت حاصل کیا۔ راقم الحروف کو اچھی طرح وہ زمانہ یاد ہے کہ میرے عم الحاج عبدالغفور کے ساتھ میاں صاحب مبارک آستانہ عالیہ نقشبندیہ، مجددیہ، چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ مندیس بازا میں حاضر ہوا کرتے تھے اگرچہ میاں صاحب مبارک اور چچا جان پیر بھائی تھے مگر زیادہ تر تربیت میں چچا جی کا ہاتھ ہے اور ابھی بھی کئی باتیں جب سنتا ہوں اور میاں صاحب مبارک گفتگو کرتے ہیں تو کافی چیزیں اسی انداز کی پائی جاتی ہیں اس پرانے زمانے کی بات ہے کہ مجھ ناچیز کا میاں صاحب مبارک بڑا احترام فرماتے تھے اور اس احترام کی وجہ یہ ہے کہ مجھے آپکے گھر سے فیض ملا ہے اس سے مراد چچا عبدالغفور تھے کیونکہ میاں صاحب مبارک نے سرکار مرشدی اخندزادہ مبارک تک رسائی انہی کی وجہ سے حاصل کی اور چاروں طریقوں کے اسباق کی تربیت بھی انہی سے حاصل کی بعد میں حاجی عبدالغفور اور مبارک کے تعلقات خراب ہوگئے تو حاجی صاحب سے بھی وہ تعلق نہ رہا جب مرشد سے ہی وہ مخلص نہ رہے تو میاں صاحب مبارک کا بھی ان سے مخلص رہنا مشکل ہوگیا یہاں پر اس بات کا ذکر اس وجہ سے کیا جب کچھ معاملات میں مبارک صاحب نے حاجی عبدالغفور کو سمجھانے کی کوشش کی تو انہوں نے مبارک صاحب کی بات پر عمل نہ کیا تو مبارک صاحب نے انکو آستانہ پر آنے سے منع فرمادیا اور ساتھ ہی تمام مریدوں کو میاں صاحب مبارک کے حوالے فرمادیا کیونکہ مبارک جب کسی کو بیعت فرماتے تو تربیت کیلئے حاجی عبدالغفور کے آستانہ پر حکم فرماتے۔ اب جب ان کو ختم کیا تو ساتھ ہی میاں صاحب مبارک کا اعلان فرمادیا اس پر حاجی صاحب مبارک کو کہا کہ میاں صاحب تو عالم دین نہیں۔ آپ نے ایسے شخص کو قطب کے منصب پر سرفراز کردیا، میاں صاحب سادہ اور عوامی آدمی ہیں اور اس ارشاد کے کام کس طرح کر لیں گے۔ خود میاں صاحب مبارک بھی اس وقت پریشان تھے کہ میں یہ ذمہ داری کس طرح پورا

کر سکوں گا مگر مرشد گرامی کے کمالات پر قربان جاؤں انہوں نے ارشاد فرمایا کہ عبدالغفور جب میں نے تمہیں اجازت ارشاد دی تھی تو تو اس قابل تھا اگر تم اس ارشاد کے کام کو میری دعا اور توجہ سے اس قدر کر سکتے ہو تو اب میں ہی میاں محمد سیفی کو مقرر کرتا ہوں اور ساتھ ہی حکم صادر کر دیا اور دوبارہ حاضری کا ارشاد بھی فرمایا جب میاں صاحب دوسری بار آئے تو باقاعدہ حکم صادر ہو گیا اور اس دن سے لے کر آج تک میاں صاحب مبارک ارشاد کا کام کر رہے ہیں اور مبارک کی نظر کرم کی برکت سے اس زمانہ کے علماء و دیگر مشائخ جو شریعت و طریقت کا کام نہیں کر سکے، جس طرح میاں صاحب مبارک نے کام کیا اور کر رہے ہیں ان کی توجہ اور ذکر و بیعت کی برکت سے جو ہدایت نصیب ہو رہی ہے میاں صاحب کے مریدوں میں دس ہزار ایسے افراد ہیں جن کی تربیت کر کے وہ آپ مبارک مرشد کی خدمت اقدس میں لے گئے اور مرشد گرامی نے انکو خلافت سے سرفراز کیا اور ان میں پچاس کے قریب خلیفہ مطلق ہو گئے ،الحمدللہ۔

میاں صاحب مبارک کو علوم باطنیہ میں اس توجہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایک بلند مقام عطا فرما دیا ہے۔

اس کے بعد جو تربیت کی باقی کمی تھی وہ سرکار مرشدی اخندزادہ مبارک نے پوری فرما دی اور باقی تربیت بھی ساتھ ساتھ فرماتے رہتے ہیں سرکار اخندزادہ مبارک کا تربیت کا انداز باقی مشائخ کرام سے بہت مختلف ہے آپ ہر صحبت اور ہر محفل میں کسی نہ کسی بات پر اصلاح ضرور فرماتے ہیں اور میاں صاحب مبارک کا اپنے مرشد گرامی سے رابطہ بہت زیادہ ہے پہلے تو میاں صاحب مبارک کی خلافت مقید تھی مگر ہماری سب پیر بھائیوں کی دعوت پر مرشد گرامی پنجاب تشریف لائے تو راقم الحروف نے ایک خواب دیکھا اس خواب کی وجہ سے اس وقت سرکار اخندزادہ کا قیام ہمارے پیر بھائی امجد یوسف چیمہ کے گھر سردار ہاؤس نزد من آباد موڑ لاہور تھا تو ہم چار پیر بھائیوں کو حکم فرمایا کہ تم ہمارے دورہ مکمل ہونے پر پشاور آستانہ عالیہ پر حاضری دو تو میں تم چاروں پیر بھائیوں کو خلافت مطلق سے سرفراز کروں گا تو

ہم مورخہ کو جب آستانہ عالیہ باڑا حاضر ہوئے تو ساتھ کرم کی بارش بھی ہوئی۔ ساتھ میاں صاحب مبارک کے ارشاد خط کی زیرِ نظر فوٹو کاپی بھی لگادی گئی ہے کیونکہ آپ مبارک نے تحریر میں مطلق اجازت نامہ تحریر فرمایا تھا۔

نوٹ :۔ یہاں پر مرشد گرامی کے ارشادات تحریرا راقم کے پاس موجود ہیں اس تحریر میں صرف اجمالاً ذکر کیا ہے۔

کمالاتِ باطنی

راہ سلوک میں آپ کے کمال اور ارفع و اعلیٰ مقام کا اندازہ آپ کے مرشد کے اجازت نامہ اور مکتوبات اور ارشادات سے لگایا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت میاں صاحب مبارک کے سالکین کے کشف اور کمالات بھی ان کے اعلیٰ کمالات پر دلالت کرتے ہیں کیونکہ جب اعلیٰ تربیت ہوگی تو اعلیٰ کمالات حاصل ہونگے اور ملک پاکستان کے اعلیٰ افراد کے تاثرات بھی ان کمالات کے لئے گواہ ہیں اس قدر علماء و مشائخ کی رائے یہ علماء و مشائخ ان مریدوں میں شامل نہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میاں صاحب مبارک کی عمر صحت اور علم و کمالات میں اور برکت نازل فرمائے (آمین) صلی اللہ علیٰ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

حضرت میاں صاحب مبارک کی اولاد

حضرت میاں صاحب مبارک نے دو شادیاں کیں پہلی بیوی سے ایک بیٹا اور دو صاحبزادیاں ہیں۔ بیٹے کا اسم گرامی محمد آصف ہے جس کی شادی حال ہی میں میاں صاحب مبارک کی ہمشیرہ کی بیٹی سے ہوئی۔ بڑی بیٹی کی شادی میاں صاحب مبارک کی خالہ کے بیٹے جناب صوفی سیف اللہ محمدی سیفی سے ہوئی اور دوسری چھوٹی بیٹی کی شادی پیر طریقت سید افضال شاہ محمدی سیفی سے ہوئی۔ حضرت میاں صاحب مبارک کی دوسری شادی سے ابھی تک ایک بیٹی اور ایک بیٹا پیدا ہوئے ہیں۔

حضرت میاں محمد سیفی اور عشقِ رسول ﷺ

نبوت ورسالت ﷺ کے عقیدے کا لازمی نتیجہ حضور ﷺ سے والہانہ محبت اور عشق اور آپ کی اطاعت وکامل پیروی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے اپنے حبیب ﷺ جیسی پیروی چاہتا ہے وہ اسی وقت ممکن ہے جب آدمی کا دل حضور ﷺ کے عشق ومحبت سے سرشار ہو۔ اگر کوئی شخص آپکو نبی مانتا ہے مگر دل سے حضور ﷺ کی غایت درجہ محبت سے محروم ہے تو اس کا ایمان ہی مشکوک ومشتبہ ہے کیونکہ کامل ومکمل محبت کے بغیر اطاعت وفرمانبرداری کی منزلیں طے نہیں ہوسکتیں۔ حضور ﷺ کا فرمان ذیشان ہے کہ کسی کا ایمان اس وقت تک کامل ومکمل نہیں جب تک وہ مجھے اپنے اور اپنی اولاد اور اپنے ماں باپ اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ رکھتا ہو یہی وجہ ہے کہ مسلمان علماء، وفضلا اور شعراء نے اپنے اپنے رنگ میں حضور ﷺ سے اپنے والہانہ عشق کا اظہار کیا ہے۔

حضور ﷺ سے عشق کے بہت سے مظاہرے ہیں مثلاً ذکر حضور ﷺ کرنا، سیرت پاک پڑھنا، حدیث رسول ﷺ پڑھنا پڑھانا، نعت سننا سنانا، میلادالنبی ﷺ شریعت مطہرہ کے مطابق منانا وغیرہ آج کل لوگوں نے ان میں اپنی پسند کی چیز اختیار کر لی کسی نے تو صرف نعرے لگانے کو عشق رسول سمجھ لیا ہے یعنی اطاعتِ رسول ﷺ سے صرف نظر کرتی ہے یہ بڑی بدقسمتی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ مذکورہ بالا سب امورِ عشق رسول ﷺ اور محبت رسول کے مظاہرے ہیں۔ حقیقت میں اصل عشق رسول ﷺ یہی ہے کہ انسان اپنی زندگی کو اسوہ رسول ﷺ کے تابع بنالے کسی معاملے میں اپنی رائے کو باقی نہ رکھے اس کے پیش نظر ہر وقت یہ بات ہو کہ حضور ﷺ کا عمل کیا تھا اور حکم کیا تھا محض زبان سے عشق کے دعوے کرنا اور عمل سے اس کی نفی کرنا کسی صورت میں حضور سرورِ عالم ﷺ کا عشق نہیں کہلا سکتا۔

زبدۃ العلماء شیخ المشائخ حضرت میاں محمد سیفی مبارک اسلامی معاشرت کے معاملات اور شریعت مبارکہ میں استقامتِ دین کے چھوٹے چھوٹے امور میں ذرہ برابر غفلت اختیار نہیں فرماتے ان کا مقصد ہی دین ہے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی رضا اور اتباع شریعت مدنظر رکھتے

ہیں۔خلاف شریعت کام کے بارے میں کبھی نرمی کا تصور ہی نہیں۔
سرکار مجد وملت اخندزادہ سیف الرحمن مبارک کی تربیت ہی ایسی ہے کہ حضورﷺ کی شریعت اور احکام دین تقویٰ وطہارت میں نرمی برداشت نہیں اصل میں اتباع شریعت ہی عشق رسولﷺ کی بنیاد ہے اگر اتباع نہیں تو عشق نہیں۔

شیخ العلماء حضرت میاں محمد حنفی سیفی اور شیخ سے محبت

پیر طریقت شیخ الشائخ حضرت میاں محمد سیفی مبارک کو اپنے شیخ مجدد سلطان الاولیاء، بدر کامل شمس العارفین سراج السالکین سرفراز مقام قیومیت وصدیقیت وعبدیت وامامت والحبان حضور محبوب سبحان سیدنا ومرشدنا اخندزادہ سیف الرحمن مبارک المعروف پیر ارچی وخراسانی سے بے انتہا محبت ہے اور طالبین راہ سلوک ومعرفت واحسان کیلئے شیخ کی محبت اشد ضروری اور لازمی چیز ہے اور قدم قدم پر محبت شیخ اس کی معاون اور مددگار ثابت ہوتی ہے۔

- شیخ سے عشق کی وجہ سے یکسوئی میسر آتی ہے اور انسان معرفت وسلوک کی طرف جذبہ اور لگن کے ساتھ رخ کرتا ہے۔عقیدت کے ساتھ جب محبت کی آمیزش ہو جائے تو پھر منزل تک رسائی بڑی سہل ہوتی ہے۔حضرت میاں محمد سیفی کے اس محبت میں جذبے کے ساتھ خرد کا پہلو بھی ہے اپنے شیخ المکرم سے انتہائی محبت ہے مگر عشق ومحبت کے ساتھ ساتھ ہوش وعزم اور احتیاط کو ہاتھ سے کبھی نہیں جانے دیا اور جب کبھی قربانی کی ضرورت پیش آتی تو ہر قسم کی مالی بدنی قربانی سے دریغ نہیں کیا جو چیز اللہ تعالیٰ نے مرشد کے وسیلے سے عطا فرمائی۔اگر وہ چیز سرکار مرشدی اخندزادہ مبارک کے پاس نہیں تو فوراً اس کو دربار عالیہ پہ جا کر پیش کر دیا اور فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام بھی حاصل کیا مثلاً سرکار اخندزادہ مبارک کی لاہور آمد پر گاڑی پیش کی تو چند دنوں میں بچاروا سکے بدلے میں مل گئی اور لاہور مولانا مخدوم زادہ شیخ الحدیث محمد حمید اللہ جان کو مدظلہ العالی کو جیپ پیش کی تو اس کا بھی نعم البدل مل گیا۔بیرون ملک سے ایک دوست نے ایک قیمتی گھڑی کو مرشد گرامی کی گھڑی سے قیمتی دیکھا تو فوراً اس کو قدموں پر نچھاور کر دیا۔حضرت میاں محمد سیفی کی اپنے مرشد خانہ کے حوالے سے اس قدر

خدمات ہیں جس کو شمار کرنا اور تحریر میں لانا مشکل ہے۔

اللہ تعالیٰ انکو اپنے مرشد کی محبت میں اور مضبوط فرمائے۔انکے اس بلند مقام کی وجہ شیخ سے محبت اور استقامت ہے اور جو بھی اس راہ پہ گامزن ہوا اس کو مقام عالی نصیب ہوا۔

حضرت میاں محمد سیفی کی سادات اور بزرگوں کی اولاد سے محبت

حضرت میاں محمد سیفی سادات اور بزرگوں کی اولاد اور خود بزرگان دین سے پیار اور محبت فرماتے ہیں۔انکے آباؤ اجداد کے پیر خانہ یا علاقہ کے مشائخ اور اولاد سے کوئی جب بھی آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ پر آئے تو بہت زیادہ عزت واحترام سے نوازنے کے بعد جب وہ صاحبزادے یا علماء یا مشائخ واپس جائیں تو جو بھی ممکن ہو سکے جاتے وقت ہدیہ جات پیش کئے بغیر نہیں جانے دیتے۔ہم پیر بھائی خصوصا راقم الحروف (محمد عابد حسین) انکے آستانہ پر گیا تو ہدیہ کے بغیر نہیں آنے دیا اور آتے وقت اپنے ڈرائیور کو ساتھ بھیجا جو راقم کو ہمیشہ گھر تک چھوڑ گیا۔اگر چہ آپ ہر پیر وفقیر اور سادات کا احترام کرتے ہیں مگر ساتھ ساتھ شریعت اور محبت محمد مصطفیٰ ﷺ کا درس بھی جاری رکھتے ہیں کبھی کبھی وہ پیر وفقیر اور علماء ومشائخ جو صرف نام کے ہیں انکو بعض دفعہ حضرت میاں صاحب مبارک کی باتیں اچھی نہیں لگتی کیونکہ میاں صاحب مبارک نے کسی کی محبت کو مصطفیٰ ﷺ کے عشق ومحبت کے اوپر کسی غیر کی محبت کو غالب نہیں ہونے دیا اور نہ کسی دنیادار کے حکم کو حضور ﷺ اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر غالب ہونے دیا ہے۔ہمیشہ حکم شریعت کو ترجیح دی ہے اور آنے والے صاحبزادوں اور عام پیر وفقیر کو خوب تبلیغ سے نوازتے ہیں۔محبت اور عزت اپنی جگہ مگر احکام شریعت اپنی جگہ جب بھی کوئی اپنے پروگرام میں بلائے تو احکام ونصیحت کا درس ضرور کرتے ہیں چاہے کوئی پسند کرے یا نہ کرے اکثر اوقات فرماتے ہیں کہ انسان سے محبت ضروری ہے۔تم انسان سے نفرت نہ کرو بلکہ برائی سے اور برے افعال سے نفرت کرو۔

زندگی کچھ بھی نہیں تیری محبت کے بغیر

اور بے روح محبت ہے اطاعت کے بغیر

پیرطریقت الحاج میاں محمد سیفی دامت برکاتہم عالیہ

کے روزمرہ کے معمولات

حضرت میاں صاحب مبارک کے معمولات درج کرنے سے پہلے مرشدنا حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک دامت برکاتہم عالیہ کا میاں صاحب کے متعلق ایک ارشاد تحریر کرنا ضروری ہے جو حضرت میاں صاحب مبارک کی اپنے مرشد کامل سے پختہ ارادت اور سچی پیروی پر دلالت کرتا ہے اور ایک اعزاز ہے۔

حضرت مرشدنا اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک دامت برکاتہم عالیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ''میاں صاحب میرے قدم پر قدم رکھ کر چلتے ہیں''۔ حضرت میاں صاحب مبارک مصروف ترین دن گزارتے ہیں۔ رات کے پچھلے پہر نماز تہجد کیلئے بیدار ہوتے ہیں اور تہجد کے نوافل ادا فرماتے ہیں اور اکثر تلاوت قرآن مجید فرماتے ہیں۔ صبح صادق ہوتے ہی نماز فجر کی سنتیں ادا کرتے ہیں اور نماز فجر مسجد میں باجماعت ادا کرتے ہیں۔ نماز فجر کے بعد قاری صاحب سے سورۃ یٰسین شریف کی تلاوت سنتے ہیں، اسکے بعد حلقۂ ذکر ہوتا ہے اور سالکین روحانیت کے اس بحر بیکراں سے جو کہ قبلہ میاں صاحب مبارک کی چشمانِ کرم سے موجزن ہے اپنی کھیتیاں سیراب کرتے ہیں۔ پھر آپ نماز اشراق ادا فرماتے ہیں اور اکثر اپنی زمینوں پر سیر کیلئے تشریف لے جاتے ہیں۔ واپسی پر آپ ناشتہ کرتے ہیں اور آستانہ کے روزمرہ کے معاملات اور انتظامی امور کے متعلق خادمین سے گفتگو فرماتے ہیں اور مہمانوں سے بھی ملاقات فرماتے ہیں گیارہ بجے کے بعد آپ آرام کیلئے گھر تشریف لے جاتے ہیں اور کچھ دیر آرام فرماتے ہیں اسکے بعد کھانا تناول فرماتے ہیں اور نماز ظہر مسجد میں باجماعت ادا کرتے ہیں پھر سورۃ فتح کے آخری رکوع کی تلاوت ہوتی ہے جسکی آپ سماعت فرماتے ہیں۔ نماز ظہر کے بعد پھر محفل ذکر ہوتی ہے اسکے بعد آپ اپنے مخصوص کمرے میں یا گھر

شریف لے جاتے ہیں اور نماز عصر باجماعت مسجد میں اور کرتے ہیں پھر ختم خواجگان ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بے حد ثناء اور حضور سرور کائنات ﷺ پر لاکھوں درود کے بعد واضح ہو کہ ختم خواجگان 'خزینۃ الاسرار کے آخر میں آیا ہے۔ اس کے بہت فوائد ہیں۔ یہ ختم شریف ارواحِ طیبات کے ایصالِ ثواب' فیضان وفتوحات کے حصول اور دفع بلیات ورفع حاجات کے لئے پڑھا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اس کے دیگر بے شمار فوائد ہیں۔ اس کے پڑھنے کی ترکیب تحریر کی جاتی ہے۔

ختم خواجگان یہ ھے

۱۔ سورۃ فاتحہ شریف.............................سات (۷) مرتبہ

۲۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّی مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ.............................سو (۱۰۰) مرتبہ

۳۔ درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ.............................سو (۱۰۰) مرتبہ

۴۔ سورۃ الم نشرح.............................اُناسی (۷۹) مرتبہ

۵۔ سورۃ اخلاص.............................ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ

۶۔ سورۃ فاتحہ شریف.............................سات (۷) مرتبہ

۷۔ درود شریف.....مذکورہ بالا.............................سو (۱۰۰) مرتبہ

ختم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱۔ درود شریف.....مذکورہ بالا.............................سو (۱۰۰) مرتبہ

۲۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ.............................پانچ سو (۵۰۰) مرتبہ

۳۔ درود شریف.....مذکورہ بالا.............................سو (۱۰۰) مرتبہ

ختم خلفائے ثلاثہ یعنی حضرت عمر فاروق ،حضرت عثمان غنی ،حضرت علی کرم اللہ وجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

۱۔درود شریف.....مذکورہ بالا..........................سو(۱۰۰)مرتبہ

۲۔سبحان اللہ و الحمد للہ ولا الہ الا اللہ و اللہ اکبر.......... پانچ سو(۵۰۰)مرتبہ

۳۔درود شریف.....مذکورہ بالا..........................سو(۱۰۰)مرتبہ

ختم حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۔درود شریف.....مذکورہ بالا..........................سو(۱۰۰)مرتبہ

۲۔ولا حول ولا قوۃ الا باللہ .... پانچ سو(۵۰۰)مرتبہ

۳۔درود شریف.....مذکورہ بالا..........................سو(۱۰۰)مرتبہ

ختم حضرت خواجہ معصوم اول قدس اللہ سوہ العزیز

۱۔درود شریف.....مذکورہ بالا..........................سو(۱۰۰)مرتبہ

۲۔لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین .... پانچ سو(۵۰۰)مرتبہ

۳۔درود شریف.....مذکورہ بالا..........................سو(۱۰۰)مرتبہ

ختم حضرت شاہ نقشبند قدس اللہ سوہ العزیز

۱۔درود شریف.....مذکورہ بالا..........................سو(۱۰۰)مرتبہ

۲۔اللھم یا خفی الطف ادرکنا بلطفک الخفی .... پانچ سو(۵۰۰)مرتبہ

۳۔درود شریف.....مذکورہ بالا..........................سو(۱۰۰)مرتبہ

ختم حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی قدس اللہ سوئہ العزیز

۱۔درود شریف.....مذکورہ بالا..........................سو(۱۰۰)مرتبہ

۲۔اللھم یا اخفی اللطف ادرکنا بلطفک الاخفی .... پانچ سو(۵۰۰)مرتبہ

۳۔درود شریف.....مذکورہ بالا..........................سو(۱۰۰)مرتبہ

ختم حضرت مرشدنا اخند زادہ سیف الرحمن صاحب

اطال اللہ حیاتہٗ

۱۔ درود شریف.....مذکورہ بالا.....................................سو(۱۰۰)مرتبہ

۲۔ سورۃ القریش...پانچ سو(۵۰۰)مرتبہ

۳۔ درود شریف.....مذکورہ بالا.....................................سو(۱۰۰)مرتبہ

ختم حضرت میاں محمد صاحب مبارک اطال اللہ حیاتہٗ

۱۔ درود شریف.....مذکورہ بالا.....................................سو(۱۰۰)مرتبہ

۲۔ اللھم اغفرلی امت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ورحم علی امت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم و تجاوز عن جمیع سیعات امت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ....پانچ سو(۵۰۰)مرتبہ

۳۔ درود شریف.....مذکورہ بالا.....................................سو(۱۰۰)مرتبہ

ختم حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ

۱۔ درود شریف.....مذکورہ بالا.....................................سات(۷)مرتبہ

۲۔ حسبنا اللہ و نعم الوکیل نعم المولی و نعم النصیر ....سو(۱۰۰)مرتبہ

۳۔ درود شریف.....مذکورہ بالا.....................................سات(۷)مرتبہ

ختم حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۔ درود شریف.....مذکورہ بالا.....................................سو(۱۰۰)مرتبہ

۲۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ....پانچ سو(۵۰۰)مرتبہ

۳۔ درود شریف.....مذکورہ بالا.....................................سو(۱۰۰)مرتبہ

ختم حضرت خضر علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام

۱۔ درود شریف.....مذکورہ بالا.....................................سات(۷)مرتبہ

۲۔ و اوفوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد ....پانچ سو(۵۰۰)مرتبہ

۳۔درود شریف.....مذکورہ بالا......سات(۷)مرتبہ

۲۔اللھم یا احل المشکلات......سو(۱۰۰)مرتبہ

۳۔اللھم یا کافی المھمات......سو(۱۰۰)مرتبہ

۴۔اللھم یا دافع البلیات......سو(۱۰۰)مرتبہ

۵۔اللھم یا شافی الامراض......سو(۱۰۰)مرتبہ

۶۔اللھم یا رافع الدرجات......سو(۱۰۰)مرتبہ

۷۔اللھم یا مجیب الدعوات......سو(۱۰۰)مرتبہ

۸۔اللھم یا ھادی المضلین......سو(۱۰۰)مرتبہ

۹۔اللھم یا امان الخائفین......سو(۱۰۰)مرتبہ

۱۰۔اللھم یا دلیل المتحیرین......سو(۱۰۰)مرتبہ

۱۱۔اللھم یا یا راحم العاصین......سو(۱۰۰)مرتبہ

۱۲۔اللھم یا اجار المستجیرین......سو(۱۰۰)مرتبہ

۱۳۔اللھم یا میسر کل عسیر......سو(۱۰۰)مرتبہ

۱۴۔اللھم یا منجی الغرقی......سو(۱۰۰)مرتبہ

۱۵۔اللھم یا منقذ الھلکی......سو(۱۰۰)مرتبہ

۱۶۔اللھم یا مسبب الاسباب......سو(۱۰۰)مرتبہ

۱۷۔اللھم یا مفتح الابواب......سو(۱۰۰)مرتبہ

۱۸۔اللھم یا خیر الناصرین......سو(۱۰۰)مرتبہ

۱۹۔اللھم یا خیر الرازقین......سو(۱۰۰)مرتبہ

۲۰۔اللھم یا خیر الفاتحین......سو(۱۰۰)مرتبہ

۲۱۔اللھم یا ارحم الرحمین......سو(۱۰۰)مرتبہ

۲۲۔اللھم یا اکرم الاکرمین......سو(۱۰۰)مرتبہ

۲۳۔ اللھم یا غیاث المستغیثین .... سو(۱۰۰) مرتبہ

اغثنا بفضلک و کرمک یا اکرم الاکرمین و یا ارحم الراحمین و صلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و الہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین (ایک مرتبہ)

دعا بعد ختم خواجگان

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

اللھم انس وحشتنا فی قبورنا۔ اللھم ارحمنا بالقران العظیم وجعلہ لنا اماما و نورا وھدا ورحمۃ۔ اللھم ذکرنا منہ ما نسینا و علمنا منہ ما جھلنا ورزقنا تلاوتہ انا و الیل و اناء النھار وجعلہ لنا حجۃ یا رب العالمین۔ اللھم اجعل القرآن ربیع قلوبنا و نور ابصارنا وجلاء حزننا و ذھاب ھمنا اللھم بلغ و اوصل ثواب ھذا الختم الی روح حضرت سیدنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم و الی ارواح جمیع الانبیاء والمرسلین علیھم الصلوات والتسلیمات و الی ارواح جمیع الصحابۃ والتابعین وتبع التابعین رضوان اللہ تعالی علیھم اجمعین و الیہ ارواح جمیع المشائخ الکبار من الطرق الاربعۃ خصوصا الی روح حضرت الشیخ محمد بھا والدین شاہ النقشبند رحمۃ اللہ علیہ والی روح حضرت الشیخ عبدالقادر الجلیلانی رحمہ اللہ علیہ و الیہ روح حضرت الشیخ معین الدین الجشتی رحمہ اللہ علیہ و الی روح حضرت الشیخ

شهاب الدين السهروردی رحمه الله عليه و الى روح حضرت الشيخ قطب الدين بختيار كاكی رحمه الله عليه و اليه روح حضرت امام الربانی مجدد الف ثانی الشيخ احمد الفاروقی السرهندی رحمة الله عليه و الى روح حضرت امام محمد معصوم اول رحمة الله عليه و الى روح حضرت شيخنا و مولانا و مقتدانا و و سيلتنا الى الله حضرت سيدنا امام خراسانی رحمه الله عليه و الى روح حضرت مولانا محمد هاشم السمنگانی رحمه الله عليه و الى روح حضرت مولانا شاه رسول الطالقانی رحمة الله عليه و الى روح حضرت اويس قرنی رحمة الله عليه و الى روح حضرت خضر علی نبينا و عليه الصلوت و السلام.

ختم خوجگان کے بعد اکثر اوقات آپ تازہ وضو کے لیے تشریف لے جاتے ہیں پھر نماز مغرب ادا فرماتے ہیں اور اپنے مخصوص حجرہ شریف میں مہمانوں کے ساتھ یا تمام سالکین کے ساتھ کھانا تناول فرماتے ہیں۔

نماز عشاء باجماعت کے بعد سورۃ ملک کی تلاوت سنتے ہیں نماز عشاء کے بعد بھی محفل ذکر ہوتی ہے جس کے اختتام پر آپ گھر تشریف لے جاتے ہیں۔

اپنے روزمرہ کے معمولات میں آپ خصوصاً نقشبندیہ شریف کا نفی اثبات کرتے ہیں اور سلسلہ کے چھتیس مراقبات کرتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ سلسلہ عالیہ چشتیہ شریف کے اسباق پھر سلسلہ عالیہ قادریہ شریف اور سہروردیہ شریف کے اسباق و مراقبات ادا کرتے ہیں جن کی ترتیب اور طریقہ اس طرح سے ہے۔

نفی اثبات

لا الٰہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) اس راہ کے سالک کے لیے ضروری ہے کہ وہ نفی اثبات کرنے لگے تو اپنی زبان کو منہ کے اوپر والے حصہ یعنی تالو کے ساتھ پیوست کرے دونوں لب آپس میں ملالے اور جس دم کے ساتھ لا کا کلمہ تصور کے

ساتھ ناف سے قالبی تک کھینچے اور الــہ کا کلمہ خیال سے دائیں کندھے پر لے جائے اور وہاں سے الا اللہ کی ضرب پورے خیال کے ساتھ قلب پر لگائے یہاں تک کہ ذکر کی حرارت عالم امر کے تمام لطائف میں ظاہر ہو جس سانس میں تنگی محسوس ہو تو سانس کو طاق پر خالی کر دے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا خیال کرے یعنی خیال سے ادا کرے اور خیال سے ہی یہ دعا کرے۔

الهی انت مقصودی و رضاک مطلوبی اعطنی محبة ذاتک و معرفة صفاتک

جب کلمہ الہ کہے تو درج ذیل چار معنوں میں سے کسی ایک کا خیال کرے

۱۔ لا معبود الا اللہ (کوئی معبود نہیں مگر اللہ)

۲۔ لا مقصود الا اللہ (کوئی مقصود نہیں مگر اللہ)

۱۔ لا موجود الا اللہ (کوئی موجود نہیں مگر اللہ)

۱۔ لا مطلوب الا اللہ (کوئی مطلوب نہیں مگر اللہ)

مراقبات:۔

مراقبہ ترقب سے مشتق ہے۔ اور اس کا معنی ہے فیض کا انتظار کرنا۔ اس میں چونکہ اللہ تعالی کے فیض کا انتظار کیا جاتا ہے اس لیے اس کو مراقبہ کہتے ہیں۔ راز الہی کے وقوف حاصل کرنے کے لیے آنکھ، کان اور لب کو بند کرنا پڑتا ہے۔

چشم بند و گوش بند و لب بہ بند گر نہ بینی سر حق برمن نند

ترجمہ اپنی آنکھیں، کان اور لبوں کو بند کر لے (اور محو انتظار ہو جا) اگر تجھے راز الہی نظر نہ آئے تو مجھ پر ہنس لینا۔ (یعنی مجھے برا بھلا کہہ لینا۔)

معمولات مظہریہ میں ہے کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں مراقبہ یہ ہے کہ پہلے آنکھ بند کر کے لطائف عشرہ میں سے کسی ایک لطیفہ کی طرف متوجہ ہونا چاہیے اور باری تعالی جل جلالہ کی جانب سے اس لطیفہ پر فیض کا انتظار کرنا چاہیے۔

وقال رسول اللہ ﷺ الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک. (رواہ مسلم. احفظ اللہ تجامک رواہ احمد و ترمذی)

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو۔ اور اگر اس کو نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھ ہی رہا ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ کا دھیان رکھو اپنے مقابل پاؤ گے۔

مذکورہ حدیث کے یہ الفاظ مراقبہ کی صاف اور واضح دلیل ہیں۔ اس بات کا ہر دم دھیان رکھنا کہ خدا ہم کو دیکھ رہا ہے اس کی جانب سے مراقبہ ہے۔ حضرت خواجہ باقی باللہؒ کے فرزند ارجمند نے اپنی کتاب فوائح میں فرمایا: ''مراقبہ یہ ہے کہ اپنی طاقت وقوت اور اپنے احوال واوصاف سے منہ پھیر کر جمال الٰہی کا شوق پیدا کرنا اور اس کے عشق ومحبت میں غرق ہو کر خداوند تعالیٰ کے انتظار میں متوجہ ہو جانا۔'' ہمارے امام قبلہ حضرت شیخ بہاؤالدین نقشبندی نے فرمایا: ''مراقبہ کا یہ طریقہ تمام راستوں سے زیادہ قریب ہے۔''

مراقبہ کا ثبوت بہت سی آیتوں اور احادیث سے ثابت ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

واذکر ربک اذا نسیت (اپنے رب کو یاد کر جب تو اس کو بھول جائے۔)

مراقبہ تمام سلاسل کے بزرگوں کا معمول ہے۔ بالخصوص حضرات نقشبندیہ اس کو بہت ہی اہم سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ عبارت مذکورہ بالا سے ظاہر ہوا کہ خدا تک رسائی کے لیے یہ راستہ تمام راستوں سے زیادہ قریب ہے۔ چنانچہ ابو القاسم قشیری نے اپنے رسالہ میں زیر حدیث مذکور فرمایا: ''شیخ کا ارشاد ہے کہ نبی مکرم ﷺ کا یہ فرمان کہ اگر تو اس کو نہیں دیکھتا تو وہ تجھ کو دیکھتا ہے۔ یہ حالت مراقبہ کی طرف اشارہ ہے۔''

مراقبہ یہی ہے کہ بندہ یہ یقین رکھے کہ رب سبحانہ وتعالیٰ اس کے ہر حال کو جانتا ہے۔ بندہ ہر دم اور ہر حال میں اس کا علم ویقین رکھے۔ یہی بندہ کے لیے ہر خیر اور نیکی کی جڑ ہے۔

مراقبات اور انکی شرائط:۔

یہ مراقبات اس وقت تجویز ہوتے ہیں جبکہ مراقب (مراقبہ کرنے والا) مرشد کامل ومکمل کی صحبت میں رہ کر لطائف عالم امر اور عالم خلق کی تکمیل کر لے' ذکر الٰہی جاری ہو چکا ہو اور نفی اثبات کا جس طرح کہ ضروری ہے عامل ہو۔ اس کے بعد مراقبات شروع کرے۔ یہ مراقبات ہر اس شخص کے لیے مفید ہیں جو اہل سنت وجماعت ہے اور ہر طرح سے تائب ہو کر مرشد کامل ومکمل سے اجازت حاصل کر چکا ہو۔

1- وقت مراقبہ کامل طہارت ہو اور بجمیع خاطر اس طرح فیضان الٰہی کی طرف متوجہ ہو کر سوائے اصل کے اور کسی طرف میلان نہ ہو۔

2- ہر مراقبہ میں توقف ایام یعنی دنوں کی تعداد مرشد موصول کے حکم پر موقف ہے۔

3- ہر مراقبہ کی ایک کیفیت اور آثار ہوتے ہیں۔ مراقب کو چاہیے کہ سنن اور آداب طریقت کی پیروی (متابعت) کے خلاف نہ کرے تاکہ اس کی چاشنی اور کیفیت کو پالے اور سلسلہ میں از حد کوشش کرے۔ نیز اگر کچھ اس سے معدوم ہو جائے تو اپنی کوتاہیوں کی طرف متوجہ ہو۔

4- مراقبہ کے وقت بیٹھا رہے۔ اگر نیند کی حالت طاری ہو تو تجدید وضو کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ مراقبہ میں کیفیت نیند بھی ہے۔ جیسا کہ علامہ بحر العلوم نے شرح فقہ اکبر میں کرامات اولیاء میں تحریر کیا ہے اور تفصیل بھی اسی مقام پر ہے۔

5- جو کیفیات / واقعات حالت مراقبہ میں مراقب پر ظاہر ہوں وہ اپنے مرشد گرامی کے حضور عرض کرے۔ بالخصوص عالم امر کے ظہور میں کہ اس مقام پر مشابہت بیچونیت کو دیکھے گا۔ اپنے آپ کو اس صورت میں دیکھ کر فریفتہ نہ ہو کیونکہ بہت سے سادہ لوح حضرات اس وادی میں سوئے ہوئے ہیں۔ (یعنی اس مقام پر رہ گئے ہیں۔)

6- مراقب کو چاہیے کہ جن ایام کی گنتی پر معمور ہو اس میں غفلت اور سستی نہ کرے ہر طالب حق کو چاہیے کہ حتی الامکان کوشش کر کے مراقبات کی نیت کو یاد کر لے۔ اور مشائخ کے طریقہ کو کسی وقت بھی ہاتھ سے جانے نہ دے کیونکہ طریقت' فقط جبہ اور دستار کا نام نہیں۔ مشائخ کا

طریقہ اپنا کر اپنی منزل کی ضروریات اور اس کے تقاضوں کی پہچان کرے۔ ہر جاہل، غافل اور سست انسان بزرگی اور اقبال کے لائق نہیں ہوتا۔ سالک کی تسلیک شیخ کامل و مکمل کی توجہ کے ساتھ مربوط ہے۔ اگر مراقبہ کرنے والا ایسا ہو کہ اسے حیات لطائف کی اطلاع نہ ہو تو اس کی مثال ایسی ہے **کمثل الحمار یحمل اسفارا**۔

7- طالب کو چاہیے کہ مرشد کے فیض اور توجہ کا بہ دم انتظار کرے۔ بلکہ مرشد کی توجہات سے پورا فائدہ اٹھائے تاکہ مراقبہ معیت سے حاصل ہونے والے ولایت صغریٰ کے دائرے کو تیزی سے عبور کر سکے ورنہ یہ مقام نہایت دشوار گزار ہے۔ ہزاروں سلوک کے راہی اس وادی میں رک کر اپنی ترقی کی منزلیں کھو بیٹھے ہیں اور اپنے آپ کی اور اپنے عروج کی کچھ خبر نہیں رکھتے۔ اور وحدت الوجود کے قائل اس مقام میں انا الحق اور تمام شطحیات کے اقرار میں مبتلا ہوئے ہیں۔

اس مقام پر مرشد کامل و مکمل کی توجہات اکسیر اعظیم کی حیثیت رکھتی ہیں۔ یہ خاص طریقے سے اس مقام سے سلوک طے کروا کے ولایت کبریٰ کے دائرے میں شامل کر دیتی ہیں اور طالب اپنی تیز رفتاری پر حیران رہ جاتا ہے۔

8- مراقبات شریفہ کی نیت فارسی میں یاد کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ علیہ نے ان مراقبات کی نیت فارسی مقرر فرمائی ہے۔ نیز دوسری زبان اختیار کرنے سے الفاظ بدل جانے اور فیض ختم ہو جانے کا اندیشہ اور ترقی رک جانے کا خدشہ ہے۔

لہٰذا **36** مراقبات ہیں، انکی تفصیلات پڑھنے کیلئے معمولات سیفیہ کا مطالعہ فرمائیں۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ، سلسلہ عالیہ قادریہ اور سلسلہ عالیہ سہروردیہ کے اسباق درج ذیل ہیں:۔

حضرت میاں صاحب مبارک سلسلہ عالیہ چشتیہ کے یہ اسباق پڑھتے ہیں

۱۔ھو:۔ روح سے قلب، قلب سے سر، سر سے اخفیٰ، اخفیٰ سے خفی، خفی سے دوبارہ روح پر لانا ہے، زبان سے بھی کہنا ہے۔کلمہ ھو تلوار کی طرح فرض کرنا ہے اور ماسوا اللہ باطن سے قطع کرنا ہے اور چرخ کی طرح لطائف میں گردش کرنا ہے نقش بننے کے بعد عرش عظیم سے فوق یا کہ بلا کیف مینار فرض کرنا جو کہ لاتعین تک پہنچا ہوا اور اس مینار سے خارج گول گردش سے عروج کرنا الی لاتعین اور تفصیل اسماء وصفات سے فیض حاصل کرنا ہے۔یہ عروجی سبق ہے۔

۲۔اللہ ھو:۔ اللہ قلب پر اور ھو روح پر اور زبان سے بھی کہنا ہے۔ترتیب مذکورہ کے ساتھ لاتعین تک گول گردش کے ساتھ عروج کرنا ہے اور مابین الاجمال والتفصیل مرتبہ اسماء وصفات سے فیض حاصل کرنا ہے۔یہ بھی عروجی سبق ہے۔

۳۔ھو اللہ:۔ ھو روح پر اور اللہ قلب پر، زبان سے بھی کہنا ہے، لاتعین تک مینار کے اندر سیدھا عروج کرنا اور اسماء وصفات کے اجمال محض سے فیض حاصل کرنا ہے۔یہ بھی عروجی سبق ہے۔

۴۔انت الھادی انت الحق لیس الھادی الاھو:۔ انت الہادی قلب پر، انت الحق اخفیٰ پر، لیس الہادی اخفیٰ سے دوبارہ قلب تک، الاقلب پر اور ھو روح پر ساتھ ہی زبان سے بھی کہنا ہے۔یہ نزولی سبق ہے۔عالم کے ارشاد کے لئے رجوع کرنا ہے۔سلسلہ عالیہ چشتیہ میں گنتی کا لحاظ نہیں ہے بلکہ نقشبندیہ کی طرح دائمی طور پر ذکر کرنا ہے۔

سلسلہ عالیہ قادریہ شریف میں درج ذیل اسباق ہیں

اسباق سے پہلے استغفار......(اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ)......۳۱۳بار پڑھیں۔

۱۔کلمہ طیبہ (نفی اثبات):

اس طور پر پڑھیں کہ لا قلب سے دائیں کندھے کو اور الہ قالب سے ہو کر بائیں کندھے پر

اورالا اللّٰہ قلب پر۔اس کے ساتھ ساتھ زبان سے بھی کہنا ہےاور آخر میں ہرسو(۱۰۰) کے بعداخفی پرمحمد رسول اللہﷺ کہنا ہے۔(ایک ہزار بار پڑھنا ہے۔)

۲.اثبات (الااللہ):

پہلی دفعہ کلمہ طیبہ مذکورہ ترتیب سے۔پھر الا اللہ قلب پر........(۱۰۰)۔اس کے ساتھ زبان سے بھی کہنا ہے۔ہرسو(۱۰۰) مرتبہ کے بعداخفیٰ پر محمد رسول اللہﷺ کہنا ہے۔(ایک ہزار بار پڑھنا ہے۔)

۳.اسم ذات (اللّٰہ):

قلب پرپہلی دفعہ اللہ جل جلالۂ پھر اللہ اللہ۔ہرسو(۱۰۰) بار پورا کرنے کے بعد جل جلالۂ زبان سے کہنا ہےاوردل پرضرب بھی لگانا ہے۔(ایک ہزار مرتبہ دہرانا ہے)

۴۔ھو:

روح سےقلب' قلب سے سرٗ سرّ سےاخفیٰ ،اخفیٰ سے خفی اور خفی سے دوبارہ روح پرلانا ہےاورزبان سے بھی کہنا ہے۔۔۔(کلمہ ھوتلوار کی طرح فرض کرنا ہےاور ماسوا اللہ باطن سے قطع کرنا ہےاور چرخ کی طرح لطائف میں گردش کرنا ہے۔نقش بننے کے بعدعرش عظیم سےفوق ایک بلا کیف مینارفرض کرنا ہے جوکہ لاتعین تک پہنچا ہواوراس مینار سے خارج گول گردش سے عروج کرنا لاتعین کی طرف اور تفصیلاً اسماء وصفات سے فیض حاصل کرنا ہے۔)۔۔۔۔۔پہلی دفعہ شروع کرنے پربھی ھو جل جلالہ اور ہرسو(۱۰۰)مرتبہ پورا کرنے کے بعدبھی جل جلالۂ کہنا ہے۔یہ عروجی سبق ہے۔(یہ بھی ایک ہزارمرتبہ پورا کرنا ہے۔)

۵.مراقبہ:

نمازِ فجراورنمازِعصر کے بعدمدینہ منورہ کی طرف منہ کرکے سانس بندکرکے بیٹھنا ہےاور قلب میں اللہ اللہ کہنا ہے۔گنتی اور طاق عدد کی ترتیب کا لحاظ نہیں ہے۔اپنے قلب کو نبی اکرمﷺ کے قلبِ مبارک کے بالمقابل تصور کرنا اور قلبِ مصطفےٰﷺ سے نور حاصل کرنا ہے۔۔یہ مراقبہ پانچ منٹ تک یا چار رکعت نماز کی مقدار کے برابر ہے۔

۶. اللہ ھو :

اللہ قلب پر اور ھو روح پر اور زبان سے بھی کہنا ہے۔ ترتیب مذکورہ کے ساتھ لاتعین تک گول گردش کے ساتھ عروج کرنا ہے اور مابین الاجمال والتفصیل مرتبۂ اسماء وصفات سے فیض حاصل کرنا ہے۔ پہلی دفعہ اور ہر سو (۱۰۰) مرتبہ پورا کرنے کے بعد جل جلالہٗ کہنا ہے ۔ یہ بھی عروجی سبق ہے۔ (یہ بھی ہزار مرتبہ کہنا ہے۔)

۷. ھو اللہ:

ھو روح پر اور اللہ قلب پر۔ زبان سے بھی کہنا ہے۔ تعین تک مینار کے اندر سیدھا عروج کرنا ہے اور اسماء و صفات کے اجمال محض سے فیض حاصل کرنا ہے۔ پہلی دفعہ اور ہر سو (۱۰۰) مرتبہ پورا کرنے کے بعد جل جلالہٗ کہنا ہے۔ یہ بھی عروجی سبق ہے۔ (ایک ہزار مرتبہ کہنا ہے۔)

۸. انت الھادی انت الحق لیس الھادی الا ھو :

انت الھادی قلب پر' انت الحق اخفیٰ پر لیس الھادی اخفیٰ سے دوبارہ قلب تک' الا قلب پر اور ھو روح پر۔ ساتھ زبان سے بھی کہنا ہے۔ یہ نزولی سبق ہے۔ عالم کے ارشاد کیلئے رجوع کرنا ہے۔ (یہ بھی ایک ہزار مرتبہ کہنا ہے۔)

۹. اللھم صل علی محمد علی محمد و الہ عترتہ بعدد کل معلوم لک:

اخفیٰ میں تصور رکھنا اور زبان سے بھی پڑھنا ہے اور مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے عطر لگاتے ہوئے بیٹھنا ہے اور نبی اکرم ﷺ کے اخفیٰ مبارک سے فیض حاصل کرنا ہے۔ یہ افضل طریقہ ہے لیکن بغیر عطر لگائے ہوئے اور مدینہ منورہ سے دوسری طرف منہ کر کے پڑھنا بھی جائز ہے لیکن بغیر عطر لگائے ہوئے اور مدینہ منورہ سے دوسری طرف منہ کر کے پڑھنا بھی جائز ہے۔ اور تکیہ لگانا بھی جائز ہے لیکن دونوں پاؤں دراز نہ ہوں۔ چلتے پھرتے پڑھنا جائز نہیں ہے اور بلا وضو پڑھنا بھی مشائخ قادریہ کے نزدیک جائز نہیں کیونکہ چلنے پھرنے میں بے اتفاقی اور بلا وضو ثواب نصف ہو جاتا ہے۔ عاشقین اور سالکین کا درود شریف حضور انور ﷺ

بذاتِ خود سنتے ہیں۔ (یہ بھی ایک ہزار مرتبہ روزانہ پڑھنا ہے۔)

طریقہ سہروردیہ شریف کے اسباق بعینہ طریقہ قادریہ شریف کے اسباق کی طرح ہیں۔ ترتیب بھی وہی ہے۔ صرف مراقبہ میں فرق ہے کہ قادریہ شریف کا مراقبہ پانچ منٹ کا ہے جبکہ سہروردیہ کا مراقبہ کم از کم بیس (۲۰) منٹ کا ہے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ نیز قادریہ شریف میں مراقبہ پانچواں سبق ہے جبکہ سہروردیہ میں نواں سبق ہے اور اس کی ترتیب میں بھی فرق ہے۔ مراقبہ کی ترتیب یہ ہے کہ سہروردیہ کے اسباق پورے کرنے کے بعد مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہو کر اور عطر لگا کر بیٹھ جائیں اور آنکھیں بند کر لیں۔ (مراقبہ میں آنکھیں بند کرنا شرط ہے) اور لطائف میں سرود کی طرح شوق و ذوق سے ذکر شروع کریں۔ پھر تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح مقدسہ کی طلب کریں۔ جب وہ حاضر ہو جائیں تو تمام اولیاء کرام کی ارواح طیبہ کو بھی طلب کریں۔ خصوصاً اپنے شیخ مبارک کی روح اقدس کو طلب کریں۔ جب وہ بھی حاضر فرض کر لیں تو آسمان اور زمین کے تمام ملائکہ کو بھی طلب کریں۔ جب وہ بھی حاضر فرض کر لیں تو وہ تمام کے تمام آپ کے لطائف میں مذکورہ ترتیب سے ذکر واذکار کرتے رہیں گے۔ پھر آپ اپنے اسباق کا ثواب بطور تحفہ سر پر رکھ کر ان تمام ارواح مقدسہ کے ساتھ مدینہ منورہ روانہ ہو جائیں اور ان تمام کے ساتھ خود بھی لطائف میں ذکر کرتے رہیں۔

جب اس شوق و ذوق اور ذکر واذکار میں مدینہ منورہ پہنچ جائیں تو روضہ اقدس پر حاضر ہو جائیں اور پھر ایسا فرض کریں کہ حضور پُر نور ﷺ نے اپنی مرقد مبارک سے نکل کر حلقۂ ذکر تشکیل دے دیا ہے اور اس مجلس کے صدر آپ حضور ﷺ مقرر ہوئے ہیں۔ پھر آپ حضور سرور کائنات ﷺ کے سامنے حلقہ میں بیٹھ جائیں اور پھر آ کر اپنے وظیفہ کا ثواب بطور تحفہ حضور پُر نور ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کریں اور اپنی جگہ پر واپس آ کر بیٹھ جائیں اور ترتیب مذکورہ سے ذکر کرتے رہیں اور دوسرے سارے بزرگان بھی مذکورہ ترتیب سے ذکر کرتے رہیں گے۔

آپ حضور اکرم ﷺ کے سینہ مبارک سے فیض حاصل کریں۔ کم از کم بیس (۲۰) منٹ اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ بلکہ جب تک ذوق وشوق باقی ہو مراقبہ کرتے رہیں۔ جب مراقبہ ختم کرنے کا ارادہ کریں تو نبی کرم ﷺ سے اجازت مانگیں اور پیچھے آتے ہوئے اپنے مقام مراقبہ کو واپس ہو جائیں۔ دوسری ارواح مبارکہ بھی اپنی اپنی جگہ واپس چلی جائیں گی۔ جب اپنے مقام پر آ پہنچیں تو مراقبہ ختم کر دیں۔

[نوٹ: یہ کوئی وہمی مفروضہ نہیں بلکہ اہل کشف سالکین یہ معاملہ کئی دفعہ دیکھتے ہیں اور جن سالکین کو کشف حاصل نہ ہو ان کو حضور پُر نور سرکار دو عالم ﷺ کا فیض ضرور حاصل ہوتا ہے۔]

☆ ☆ ☆ ☆

زبدۃ الاتقیاء وشیخ العلماء **حضرت میاں محمد سیفی** حنفی ماتریدی

کے بارے میں

مشائخ وعلماء ومشاہیر اہلسنت و جماعت کی آراء

منجانب: الطریقۃ والارشاد جامعہ جیلانیہ نادر آباد لاہور کینٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

مفکر اسلام مجاہد ملت مخدوم اہلسنت جگر گوشۂ مجدد عصر

علامہ صاحبزادہ پیر **محمد سعید حیدری** سیفیہ دامت برکاتہم

آستانہ عالیہ سیفیہ لکھوڈیر لاہور

الحمد للہ وکفی وسلام علی رسولہ المصطفیٰ اما بعد خداوند کریم وشکر گزارم کہ از سینہ، مبارکہ قدوۃ الاولیاء وزبدۃ الاصفیاء واقف اسرار ربانی حضرت قبلہ گاہ صاحب محترم درھر کنج و دیار ھزارھا چراغ معرفت روشن گردیدہ است و در رشد وھدایت مخلوق اللہ شب و روز کوشان باشد از انجمد پیکرھم جناب میاں محمد حنفی سیفی صاحب است کہ بہ تولوا شان خداوند کریم! بلتعد اداز مخلوق خویش راہ ھدایت وعرفان سورھنمائی فرمودہ ورتوجہ شان قلب غافل راذاکر ساختہ دیک عالم اشخاص فاسق وفاجر رابہ نور ھدایت منور ساختہ است از خداوند کریم توفیق مزید بر الیش خواھانم ورز خذل اتکبر دانا نیست وحقدار حفظ دامان خویش نگہدار تا سبب بدبختی مخلوق اللہ نگردیدہ باشد

تاثرات حضرت شیخ المشائخ سیدنا و مرشدنا مخدوم زادہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حمید جان اخندزادہ زیب آستانہ عالیہ لکھوڈیر لاہور

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم

امابعد! حضرت میاں محمد سیفی میرے والد گرامی کے قدیم خلفاء میں سے ہے اور بہت مخلصین میں سے ہے جو قبلہ والد صاحب گرامی نے ان کے حق میں تحریر کیا ہے وہ حق ہے میں جب سے آستانہ عالیہ لکھوڈیر شریف منتقل ہوا ہوں میرے لاہور آنے سے میاں صاحب کا اخلاص کم نہیں ہوا ہے زیادہ ہوا ہے جن لوگوں کا یہ گمان تھا کہ مرکزی آستانہ لاہور بن جائیگا تو لاہور کے خلفاء دلچسپی نہیں لیں گے مگر میاں صاحب نے اپنے اخلاص سے عملاً اس بات کو رد کردیا یہ میرے تاثرات ماہنامہ الطریقۃ والارشاد کی اشاعت کیلئے کافی ہیں۔

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد! الحمد للہ بندہ مرکز عرفان و تصوف و محبت و مرکز علم و عمل و متابعت رسول اکرم ﷺ را درین محل جناب میاں محمد صاحب را دیدیم بسیار خوش شدم اللہ تبارک و تعالی ترقی زیادہ برائے جناب میاں صاحب بدہد وتوفیق خدمت اہل اللہ برائیں عطاء کند خداوند متعال مصدر فیضی وبرکات بگرداند وازنہ غرور ولغزش امان بدہد بتوفیق خداوند والسلام۔

پیر طریقت شہزادہ مجدد ملت استاذ العلماء

مخدوم زادہ احمد سعید المعروف یار جی

مدرس جامعہ سیفیہ باڑا پشاور

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت میاں محمد حنفی سیفی صاحب کو میں عرصہ دراز سے جانتا ہوں۔ مجھے وہ وقت یاد آرہا ہے جب میاں صاحب حضرت مبارک صاحب (میرے والد صاحب) کے آستانے پر نئے نئے حاضری دینے لگے تھے۔

مجھے خوب یاد ہے جب میاں صاحب حضرت مبارکؒ کے آستانے پر حاضر ہوتے تو وہ اکیلے ہوتے یا ان کے ساتھ حاجی عبدالغفور صاحب ہوتے۔

پھر وہ وقت اور آج کا وقت میں اس کے بارے میں یہ کہونگا کہ کوئی لوہا اگر پارس سے ٹکرایا ہے تو پھر نتیجتاً وہ لوہا بھی سونا بن گیا ہے۔

نگاہ کامل نے وہ تاثیر پیدا کر دی ہے کہ آپ بیس سال پہلے والے میاں صاحب اور آج کے میاں صاحب کا تقابل نہیں کر پائیں گے اللہ تبارک وتعالیٰ نے مرشد کریم کے صدقے ایسے انعامات واکرامات سے نوازا ہے کہ جس کا کوئی حساب نہیں۔

میں اپنے مشاھدے کی بات کر رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میاں صاحب کہ یہ مقام صرف اور صرف محبت شیخ میں فناہ ہونے کے بعد دیا ہے۔ ہزاروں عابدین اور زاھدین روزانہ عبادات وریاضات میں مشغول ہوتے ہیں لیکن یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جس نے اپنے مرشد کے آگے سر تسلیم خم کر دیا اللہ تعالیٰ نے اس کی گردن کو تمام لوگوں سے بلند کیا ہے۔

میاں صاحب کی خدمات حضرت مبارکؒ صاحب کیلئے ان گنت ہیں جب بھی فون پر میرے ساتھ بات ہوتی ہے تو فرماتے ہیں (آستانے میں اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو

مجھے بتائیں)

باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے خاص فضل اور کرم سے نوازا ہے پھر بھی علی الاعلان تمام جلسوں اور محفلوں میں ذکر کرتے ہیں کہ میں کیا تھا اور کیا بن گیا یہ سب مرشد پاک کی نظر عنایت کا صدقہ ہے آج میں جو کچھ بھی ہوں وہ مرشد پاک کے خاص کرم اور ان کی نوازشات کی وجہ سے ہوں۔ بس یہی بات مجھے میاں صاحب کی بہت اچھی لگتی ہے کہ وہ اپنے ماضی کو نہیں بھولے اور جو بھی کامیابی وکامرانی نصیب ہوتی ہے تو اس کا سہرا اپنے مرشد پاک کے سر ڈالتے ہیں۔

مجھے پنجاب زیادہ جانا پڑتا ہے اور میں جب بھی پنجاب گیا ہوں اور جہاں بھی ہوتا ہوں تو میرے بارے میں پورا تجسس کرتے ہیں اور کوشش یہ ہوتی ہے کہ مجھے اپنے ساتھ آستانے پر لے جائیں اسی طرح ہر صاحبزادہ کے ساتھ محبت وادب اور شائستگی سے پیش آتے ہیں۔

میں اس موضوع پر اگر لکھوں تو پوری ایک کتاب بن سکتی ہے۔ کئی دفعہ یہ ہوا ہے کہ میاں صاحب کا پروگرام کچھ اور ہوتا ہے لیکن صاحبزادگان کی مرضی کا خیال رکھتے ہوئے پروگرام کو تبدیل کرتے ہیں اپنے آپ کو مشکل میں ڈالتے ہیں لیکن صاحبزادگان کی رضا حاصل کرتے ہیں۔

یہ تو صاحبزادگان کے ساتھ اخلاص ومحبت ہے تو آپ اندازہ لگائیں کہ مرشد پاک سے اخلاص ومحبت کا کیا حال ہوگا حضرت مبارک صاحب کیلئے ہزاروں قربانیاں دی ہیں جس کا ذکر اس مختصر مضمون میں نہیں ہوسکتا پھر بھی اپنی عجز وانکساری کے ساتھ کہتے ہیں (کہ میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا) اور یقیناً مرشد کریم کی نظر التفات سے جو مقام میاں صاحب کو ملا ہے اگر وہ تمام زندگی مرشد کریم کی غلامی میں گزارے تو پھر بھی کم ہے۔

اسی طرح حضرت مبارک کی بھی میاں صاحب کے ساتھ خاص محبت ہے جب میاں

صاحب آستانے پر حاضری دیتے ہیں اور جب لاہور سے چل پڑتے ہیں تو مبارک صاحب مجھ سے کئی مرتبہ دریافت کرتے ہیں کہ فون کر کے پتہ کرلو کہ میاں صاحب کہاں پہنچے ہیں گویا ملاقات کا بے چینی سے انتظار ہوتا ہے۔

میری دعا ہے کہ رب ذوالجلال میاں صاحب کو مزید ترقیات عطا فرمائیں اور اللہ تعالیٰ ان کی نسبت کو تادم حیات بلکہ الی یوم القیامۃ اسی اخلاص و محبت اور اسی عجز و انکساری کے ساتھ قائم ودائم رکھیں۔

آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین

احقر احمد سعید السیفی عرف یار جی
آستانہ عالیہ باڑہ شریف ضلع پشاور

سید السادات پیر طریقت رہبر شریعت محترم المقام جگر گوشہ غوث الثقلین
سید نور علی شاہ گیلانی رزاقی سیفی

بعدہ بندۂ مسکین سید نور علی شاہ الجیلانی الرزاقی سیفی کہتا ہے کہ ماں بیٹے اور ایسا لال لائے جسطرح میاں محمد سیفی صاحب کہ حضرت محبوب سبحان حضرت خواجہ خواجگان صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر فدا ہیں اور اسطرح اور خلفاء کرام پیرار چی صاحب مدظلہ العالی کے جنھوں نے مال جان کی قربانی دی ہے۔

السید نور علی شاہ الجیلانی السیفی

پیر طریقت حضرت علامہ مفتی اعظم افغانستان مفتی عبدالحی زاعفرانی

شب خالی کہ بہ لاہور پنڈی البدیم بمعیت وسیلتنا الی اللہ
مرشدنا جامع الفیوضات و الکمالات شیخ المشائخ اخندذادہ
صاحب سیف الرحمن ادام اللہ فیوضاتہ وبرکاتہ الی یوم التناد
خدمات داکتر صاحب سرفراز خان قابل نوازش وآسودگی است
روز خالی اول اپرسل کہ از پنڈی مرکب کردیم بہ ملتان مدینۃ
الاولیاء رسیدیم یوم اتوار داسنی کمپرانس شرکت نودیم از
دیدن اجتماع عظیمی ازاھلسنت والجماعت چٹان فرحت
وخوشنودی برایم حاصل کہ تعبیرآن بزبان نخواھم کرد و
درملتان ایضاً واگر صاحب سرفراز خان خدماتی شایانی کرد نہ
کہ ماگر ویدہ خدمت شان شدم روزنہم سرشبنہ بہ دیرہ غازی
سفر کردم بدعوت نسیم اللہ خان خدمات شان قابل قبول بودہ روز
چہار شنبہ رزانجاء فیصل آباد آمدیم مکررر دکتور صاحب
سرفراز خان خدمات زیادہ کردند اللہ ج قبول کند وروز پنج شنبہ بہ
لاہور خانقاء جناب محترم میاں محمد صاحب شیخ طریقت خادم
امت محمدیہ آمدیم در راوی ریان دو شب بسر کردم از جمع
وجوش سالکین ونشر فیوضات مرشد ناشیخ المشائخ وافادئہ علوم
ومعارف بہ عطاء لاہور زیادہ سالکین مستفید شد ند کہ ھمان خود
شندی وذوق تامدت کثیر در باطن ماشاید باقی بماند ویک شام
جالی جناب محترم گلزار صاحب گزار یدم خدمات کثیر انجام

ووقت رخصت وقفہ کوتاہ ور جالی ملا عبداللہ اخند کردم اخلاص کہ نشان دار قابل یاد آوری ست رزخدا میخواھم کہ مکررا بن چنین طور سفر پر از فیض و بحبت وعلوم ومعارف مستفیضہ والسلام وجزاھم اللہ جزاالجزا عرض الدارس

مفتی افغانستان

جامع علوم ظاہر وباطن شیخ المشائخ ماہر مکتوبات امام ربانی پیر طریقت

حضرت علامہ محمد شاہ روحانی سیفی پبی پشاور

طوریکہ بمشاھد رسید درمقام حسین ٹاؤن نزد راوی ریان کہ جناب محترم شیخ المشائخ قبلتنا ووسلینا الی اللہ تشریف فرما شدند از انوار وفیوضات وتجلیات قرب وجوار ومسجد وخانقاہ وھمہ لوگ کہ حاضر بودند شقی وغیر شقی داخل طریقہ وغیرطریقہ بشرط صدق واخلاص کہ درباطن دا شتند این قدر فیض باطن و ظاھر از علوم ومعارف جناب مبارك صاحب حامل نمودند کہ در ودیوار منور و روشن شدند ہر کسی از ظن خودشد یارمن وز درون من نجست اسرار من سر من ازنالیہ من دورنسیت؟ لیگ چشم و گوش را این نور نیست اینجا کہ منور است بہ سبب وجود پرنور میاں صاحب منور است زینۃ المکان باالمکین بیت این مست جنون کینست کہ سوری بجھان زد مردو ولد سیفی است کہ منہاج تجلی است۔

استاذ قرات سبع حضرت علامہ خلیفہ طرق اربعہ

خلیفہ مطلق حافظ قاری عبدالحی ھلمندی سیفی مدرس جامعہ سیفیہ باڑہ پشاور

شیخ العلماء شمع بزم اولیاء مظہر کمالات سیفیہ حضرت میاں محمد سیفی حنفی نور اللہ بالہ کو عرصہ دراز سے جانتا ہوں کہ امام المتقین وارث سید المرسلین حضرت قیوم جہان جناب حضرت اخندزادہ سیف الرحمن قدس سرہ کے خلیفہ اور مربی شخصیت ہیں ایک کامل ولی اور تیز توجہ کے حامل خوش اخلاقی کے وصف اور محبت سے مملو ہیں طریقہ نقشبندیہ سیفیہ کی پاک نسبت کو آپ نے دور دور تک پہنچا دیا ہے اس فتنے اور فساد کے دور میں آپ نے لاکھوں لوگوں کو صراط مستقیم پر لا کر متبع شریعت بنا دیا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ عزوجل آپ کو طول حیات عطاء کر کے آپ کو لوگوں کے لیے ھدایت اور رشد کا ذریعہ بنائے

(فقیر عبدالحی ھلمندی سیفی)

پیر طریقت مجاہد اسلام جناب پیر محمد سلطان آفریدی خیبر ایجنسی باڑہ پشاور

جو دورہ جناب قیوم زماں مُرشدنا حضرت مبارک صاحب اس وقت پنجاب میں کیا اور جو استقبال راوی ریان شریف میں ہوا اس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی اور بالخصوص وہ الفاظ میرے پاس نہیں ہیں۔ اس لئے پیر طریقت رہبر شریعت جناب میاں صاحب سیفی اور ڈاکٹر صاحب سرفراز خان نے مرشد مبارک صاحب کا اور مرشد مبارک صاحب کے ساتھیوں اور مہمانوں کی خدمت کی۔ وہ ہم سب جملہ قبائل مشکور ہیں۔ خداوند تعالیٰ آپ صاحبان کا درجہ اور بھی بلند فرمائے۔ ثم آمین

قائد اہلسنت مجاہد تحریک نظام مصطفیٰ مرکزی امیر متحدہ مجلس عمل

حضرت علامہ الشاہ احمد نورانی صدیقی دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد اللہ والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

آج خانقاہ حضرت میاں محمد سیفی سلمہ اللہ وحفظہ کی خانقاہ سیفیہ میں حاضر ہوا پر تکلف طعام سے لطف اندوز ہوا۔ مسجد شریف کی وسیع وعریض زیر تعمیر عمارت دیکھی اطراف میں مدرسہ ودارا لاقامتہ دیکھا یہ ایک عظیم خانقاہی تربیتی اصلاحی وروحانی مرکز ہے جو مستقبل میں تشنگان وعلم وعرفان کے کام آئے گا انشاء اللہ امید ہے کہ یہ مرکز جلد ہی پایہ تکمیل کو پہنچے گا اور عظیم صدقہ جاریہ ہوگا۔

والسلام

فقیر شاہ احمد نورانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیخ الزماں سید الفضلاء حضرت سید **یوسف بن السید ہاشم الرفاعی حسینی** مدظلہ

وزیر اوقاف کویت کے تاثرات

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وآلہ

بفضلہ تعالیٰ وکرمہ قمت الیوم بزیادرۃ ہذہ الزوایۃ الصوفیۃ المبارکۃ المسماۃ (خانقاہ السیفیہ الحنفیہ الحمدیۃ) التحا تقع فی

منطقة (داوی ریان من مضافات لاهور فی پاکستان واجتمعت بالقائم علیها المربی الشیخ (میان محمد حنفی السیفی المجددی النقشبندی) حفظه الله تعالیٰ وهو خلیفة المربی الکبیر العارف بالله تعالی الشیخ العلامة (آخوند زادة سیف الرحمن المجددی النقشبندی) دامت برکاتة ونفع الله به الاسلام والمسلمین ـ وقد رایت علامات الصلاح والفلاح والتقوی علی وجوه المریدین وهم تیقیدون بالسنة البنویة الشریفة فی اولصیئه واللباس کما ورثوها عن شیوخهم، کما آن المجلس یضم العلماء فی الشریعة والمحدثین وطلبة العلم الذین یدرسون المدرسة التابعة للزوایة (المسماة الجامعه الحنفیه السیفیه المحمدیة) علوم الشریعة وانی آدعوالله تعالیٰ آن یجمعنی بشیخهم الجلیل وآن ینور قلوبنا وقلوبهم بنور معرفته و حجته و حجة رسوله المصطفیٰ علیه افضل الصلوة والسلام و حجة اهل بتیه واصحابه واولیائه الصالحین ومحبة مشائخ الصوفیة الکبار المجین المتبیعن مین وصلی الله تعالیٰ علی سیدنا محمد و آله وصحبه وسلم ـ

وکبته بیده الفانیة الفیقر الی الله تعالیٰ
السید یوسف بن السید هاشم الرفاعی الحسینی عفی الله عنه
کوزیرادبق للدولة الکویت وخادم السجادة الرفاعیة

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا شاہ تراب الحق قادری

امیر جماعت اہلسنت کراچی پاکستان

حضرت مولانا محمد میاں صاحب سیفی بن غلام محمد کو میں کافی عرصے سے جانتا ہوں۔ مذہب اہلسنت و جماعت کا درد رکھنے والے احباب میں سے ایک ہیں۔مولانا محمد میاں سیفی صاحب بنیادی طور پر میاں والی کے رہنے والے ہیں۔ تاہم جماعت اہلسنت پاکستان کے ہر اجلاس میں لاہور میں ان سے ملاقات ہوتی رہتی ہے۔ موصوف بھی اس فقیر سے بہت محبت سے ملتے ہیں۔ جماعت اہلسنت پاکستان نے جب بھی کوئی ملک گیر کانفرنس مذہب اہلسنت کی ترویج اور مجدد مائۃ حاضرہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت فاضل بریلویؒ کے مسلک کو پھیلانے جیسے ''سنی کنونشن لاہور'' علماء و مشائخ کنونشن عالمی سنی کانفرنس ملتان جیسے بڑے بڑے اجتماع اور پروگرام میں مولانا نے بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ نہ صرف یہ کہ آپ نے شرکت کی بلکہ آپ کے تمام مریدوں نے بھی شرکت کی۔ مولانا موصوف 25 سال سے لاہور میں قیام پذیر ہیں۔ پنجاب میں ''مریدکے'' کے قریب ایک دارالعلوم محمدیہ حنفیہ سیفیہ بھی چلا رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ تلاگنگ چکوال میں بھی مجاہدین کشمیر کے لیے ایک جہادی اور تربیتی سینٹر چلا رہے ہیں۔ جہاں سے جہاد کشمیر کے لیے مظفرآباد مجاہدین کو بھیجا جاتا ہے۔ جو جہاد کے حوالے سے ایک عظیم خدمت ہے۔ مولانا موصوف وہ تمام کوششیں مسلک و مذاہب کے حوالے سے سرانجام دیتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو شرف قبولیت بخشیں۔ آمین

امیر جماعت اہلسنت پاکستان کراچی

مفکرِ اسلام مفسرِ قرآن حضرت علامہ مولانا

پیر سید ریاض حسین شاہ ناظمِ اعلیٰ جماعت اہلسنت پاکستان

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

وعلیٰ الک واصحابک یارسول اللہ ﷺ

آستانہ عالیہ راوی ریان شریف بارہا حاضری ہوئی۔ حضرت پیر طریقت رہبر شریعت میاں محمد سیفی حنفی ماتریدی دامت برکاۃ عالیہ کی میٹھی میٹھی ملاقات نے عجب روحانی تازگی بانٹی۔ خانقاہ شریف کا ماحول اطاعت رسول اللہ ﷺ کا فرحت انگیز اور انقلاب پرور نقشہ پیش کرتا ہے۔ حضرت کے پیار کا اخلاق، توکل، خدا پرستی، سادگی اور قابلیت سے متاثر ہوکر یادگار اسلاف حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب پیر مبارک ؒ سے ملاقات کا متمنی ہوا۔ استحکام شریعت کی جو تحریک حضرت پیر صاحب مبارک نے پروان چڑھائی ہے۔ پنجاب میں حضرت میاں محمد حنفی آپکے بڑے مضبوط اور پرہمت نقیب اور علمبردار ہیں۔ حضرت کا اخلاق عالیہ ہمیشہ نئی سے نئی ملاقات کا داعیہ بن جاتا ہے اب تو حضرت سے عشق سا ہوگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ دیر تک آپ سے دین مبین کا کام لیتا رہے۔ امین

بجاہ سید المرسلین

جگر گوشہ شیخ القرآن حضرت غلام علی اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ

فاضلِ اجل حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ فضل الرحمٰن اوکاڑوی

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم:۔

صوفی باصفا پیر طریقت حضرت پیر میاں محمد سیفی حنفی دامت برکاتہم العالیہ دور حاضر میں صاحبان طریقت میں ایک منفرد مقام رکھتے ہیں اور تشنگان طریقت ان کے گرد ہجوم کئے

ہوئے ہیں۔قلم انکی شخصیت کا صحیح احاطہ نہیں کر رہی کیونکہ وہ سراپا محبت اور مسلک کا درد رکھنے والی شخصیت ہیں انکے ساتھ سب سے پہلا تعارف اس ناچیز کا سنی کنونشن موچی دروازہ کے انتظام وانصرام کے سلسلہ میں ہونے والے اجلاسوں میں ہوا۔جوں جوں وقت گذرا تعلق بڑھتا گیا اور حضرت کی شفقت ومحبت اس ناچیز پر روز بروز بڑھتی چلی گئی۔حضرت کے آستانہ عالیہ راوی ریان شریف میں بھی حاضری کا شرف حاصل ہوا جہاں حضرت نے نہایت عزت افزائی بخشی۔حضرت کی سب سے بڑی خوبی اپنے شیخ سے سچی محبت دیکھی اور اگر یہ کہوں کہ حضرت فنافی الشیخ کے مقام پر فائز ہیں تو بے جانہ ہوگا اور ایسا کیوں نہ ہو کیونکہ حضرت کے شیخ بدر نقشبندیت حضرت پیر اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحبان ایک بلند پایہ شیخ طریقت کے ساتھ ساتھ ایک عالم باعمل بھی ہیں۔حضرت میاں صاحب کی دوسری بڑی خوبی یہ دیکھی کہ آپ نے اپنے حلقہ ارادت کی اپنے طریقہ کے مطابق نہایت احسن انداز سے تربیت کا انتظام کر رکھا ہے اور آپ کے حلقہ میں شامل ہر فرد آپکی تعلیمات طریقت کا پابند نظر آتا ہے۔حضرت میاں صاحب کی تیسری بڑی خوبی یہ دیکھی کہ جب بھی ناموسِ رسالت ﷺ یا مسلکِ حق اہلسنت کے مسائل کیلئے پکارا تو سب سے اگلی صفوں میں نظر آتے ہیں۔حضرت میاں صاحب کی چوتھی بڑی خوبی یہ دیکھی کہ آپ نے ہمیشہ علماء کی عزت افزائی فرمائی اور خود کو علماء کے سامنے یوں پیش کیا جیسے طفلِ مکتب ہوں یوں تو بے شمار باتیں اور خوبیاں حضرت کی اس وقت ذہن میں آرہی ہیں کہ بیان کرتا جاؤں تو بیان ہی کرتا رہوں بہر حال حضرت کا تعلق والدِ گرامی شیخ القرآن مولانا غلام علی اوکاڑوی قادری اشرفی سے تھا اسکو بھی الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔دونوں حضرات ایک دوسرے کو بہت عزت واحترام دیتے تھے اور حضرت میاں صاحب اکثر والدِ گرامی سے علمی اور شرعی مسائل پر سوالات کرتے رہتے تھے اور حضرت میاں صاحب نے اس محبت وتعلق کو میرے والد گرامی کے وصال کے بعد بھی قائم رکھا ہوا ہے اور اکثر تشریف لاتے رہتے ہیں۔آخر میں دعا ہے کہ اللہ حضرت کے علم وعمل میں مزید ترقی عطا فرمائے اور حضرت کے فیوض و برکاتع سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو مستفیض

فرمائے (آمین)

صاحبانِ طریقت کا ادنیٰ خادم

صاحبزادہ محمد فضل الرحمٰن اوکاڑوی اشرفی

مہتمم جامعہ حنفیہ دار العلوم شرف المدارس اوکاڑہ

پیرِ طریقت حضرت علامہ صاحبزادہ مظہر فرید (جامعہ فریدیہ ساہیوال)

مخدوم اہلسنت فخر المشائخ زینت الاصفیاء حضرت میاں محمد سیفی حنفی صاحب مدظلہ العالی ان چند خوش نصیب روحانی شخصیات میں سے ایک ہیں جو اپنے مرشد کامل کے فیضان نظر سے روحانیت واضافہ کے بلند مقام پر نظر آتے ہیں۔ حضرت میاں صاحب دام ظلہ خوبصورتی و خوب سیرتی کا حسین مرقع دکھائی دیتے ہیں۔ خوش اخلاقی، ملائمت اور سادہ گفتگو نے آپ کی جاذبیت میں مزید وسعت پیدا کردی ہے۔ اللہ تعالیٰ رب العزت اہل اسلام کو آپ کے روحانی اقدار سے فیضان ہونے کی کی توفیق عطا فرمائے۔

مظہر فرید شاہ (جامعہ فریدیہ ساہیوال)

امتیاز العلماء عظیم مذہبی سکالر حافظ محمد اشرف جلالی صاحب

آج بروز سوموار بعد نماز ظہر حاضری کا موقع ملا۔ پہلے بھی چند دن نماز عصر کے بعد ملاقات ہوئی الحمدللہ ماحول کو بہتر پایا مسجد زیرِ تعمیر ہے۔ طلبہ جامعہ میں پڑھ رہے ہیں۔ باشرع لوگ دیکھنے میں نظر آئے۔ حضرت پیر صوفی میاں محمد سیفی حنفی کو بھی ملنسار اور خوش اخلاق پایا۔ دعا ہے اللہ رب العزت اپنے حبیب پاک کے صدقے ادارہ کو کامیاب وکامران فرمائے آمین ثم آمین . .

حافظ محمد اشرف جلالی

امیر جماعت اہلسنت گوجرانوالہ پاکستان

استاد العلماء شیخ الحدیث محدث اعظم پیر طریقت

الحاج علامہ **ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی** چشتی قادری رضوی

استاد العلماء زبدۃ المدرسین

حضرت علامہ نور المجتبیٰ چشتی

صدر مدرس جامعہ چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

اما بعد! پیر طریقت حضرت میاں محمد حنفی سیفی مدظلہ اسلاف کی عملی تصویر ہیں شیخ کامل کی محبت وتربیت نے میاں صاحب کو مرد کامل بنا دیا ہے۔

اسکا عملی ثبوت آپکے مریدین ہیں جن میں اتباع سنت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ کوئی مرید خلاف سنت کام برداشت نہیں کرتا جسکی صحبت میں اتنا فیضان ہے اسکی ذات میں کتنا کمال ہے۔ الغرض آپ کی دینی، روحانی، تبلیغی، تربیتی خدمات کا اعتراف اپنے بیگانے سب کرتے ہے۔ آپ کے آستانے پر چندبار حاضری کا موقع ملا کوئی کام خلاف سنت نہیں دیکھا۔ یہی ایک مرد مومن کا سب سے بڑا کمال ہے۔

الاستقامۃ فوق الکرامۃ

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکی کاوشوں کو شرف قبولیت بخشے۔ (آمین)

حضرت علامہ مولانا غلام مرتضیٰ شاذی صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زبدۃ السالکین حضرت میاں محمد حنفی سیفی مدظلہ اپنی ذات میں ایک مکمل انجمن ہیں۔
آپ کے آستانے پر متعدد بار حاضر ہوا آپ کی صحبت کیمیا کے اثر سے سینکڑوں بھٹکنے والے راہ ہدایت پر گامزن ہوئے ہیں۔ مختلف تحاریک میں ان کی پر درد مساعی ملت اسلامیہ کے ہر فرد کیلئے قابل قدر ہیں۔
دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے۔ (آمین)

دعا گو

محمد غلام مرتضیٰ شاذی

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا **باغ علی رضوی** مہتمم جامعہ شیخ الحدیث منظر الاسلام گلشن کالونی نثروالا روڈ فیصل آباد

جناب پیر حضرت میاں محمد حنفی سیفی صاحب تمام سیفی پیران عظام میں انتہائی پرکشش حسین وجمیل متبسم شخصیت کے مالک ہیں۔ اہلسنت و جماعت کا سنی کاز کیلئے کوئی پروگرام ہوا ہو یا کسی سنی عالم دین کا جنازہ ہوا ہو اور میاں صاحب کو اطلاع ہوئی پھر یہ نہیں ہوا کہ انہوں نے وہاں اپنے سینکڑوں مریدین واحباب سمیت شرکت نہ فرمائی ہو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے۔ کہ ان کی یہ سعی قبول ہو زندگی اور بالشان ہو خاتمہ بالایمان ہو جنت الفردوس مقام ہو آمین ثم آمین

والسلام خیر اندیش

الفقیر محمد باغ علی رضوی

امیر جماعت اہلسنت ضلع فیصل آباد

استاذ العلما حضرت علامہ صاحبزادہ **رضاء المصطفیٰ** پرنسپل جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور

مذکورہ بالا تمام حالات تحریر کے مطابق حضرت صاحب مخدوم المشائخ کے پاس پہلے بھی چند مرتبہ حاضری کا اتفاق ہوا علماء کرام کے ساتھ شفقت فرماتے ہیں نیز مختصر وقت میں عظیم مرکزی جامع مسجد کا قیا اور دینی ادارہ کا قیام روحانی طاقت اور روحانی فیض کا کرشمہ ہے۔مولا کریم نے مقتدین ومتوسلین کو آستانہ عالیہ راوی ریان شریف سے زیادہ سے زیادہ فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

آج آستانہ عالیہ راوی ریان شریف حاضری کا موقع ملا ،علوم ظاہریہ وباطنیہ کی تربیت کا یہ بہترین مرکز اور مسلک اہلسنت والجماعت کی اشاعت وترویج میں مصروف عمل ہے۔اللہ کریم زیب آستانہ حضرت پیر طریقت میاں محمد حنفی سیفی صاحب کو سلامت رکھے جن کی باکمات محنت اور تربیت سے ہزاروں لوگ سنت پر عمل پیرا ہوئے۔

قائد نظام مصطفیٰ ﷺ ملتان کے بے تاج بادشاہ پیر طریقت مولانا **حامد علی خان** نقشبندی کے

فرزند ارجمند صاحبزادہ **احمد میاں** نقشبندی ملتان شریف

حضرت صاحب سے بالمصافحہ ملاقات کا شرف تو حاصل نہیں ہوا لیکن ان کے مریدین سیفی حضرات سے اکثر ملاقات رہتی ہے۔ملتان کی مشہور دینی درسگاہ جامع خیر المعاد میں بھی ان کے مرید صادق شیخ القرآن مولانا غلام حسین سیفی باعمل استاد ہیں اور درس وتدریس کے فرائض انجام دیتے ہیں وہ جامعہ کے ترجمان ماہنامہ ''الحامد'' میں سلسلہ وار درس قرآن لکھ رہے ہیں ایسے نوجوان لڑکے بھی سر پر مخصوص انداز میں سفید پگڑیاں باندھے نظر آتے ہیں جو پہلے دین سے بیگانہ اور جدید دور کے ماحول میں رنگے ہوئے تھے لیکن سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سیفیہ میں داخل ہونے کے بعد انکی دنیا یکسر تبدیل ہوگئی۔ایسے استاد اور دیگر باشرع مریدین کو دیکھ کر انکے پیرومرشد کی شخصیت کا اندازہ ہوتا ہے کہ وہ یقیناً علم وعمل کے پیکر شریعت و

طریقت کا آفتاب اور تصوف و روحانیت کا منبع ہیں۔ جن کے نور کی کرنیں اطراف و اکناف میں ضیاء پاشی کر رہی ہیں۔

موجودہ دور میں جبکہ ٹی وی، کیبل اور انٹرنیٹ کے ذریعے مغربی ثقافتی یلغار ہو رہی ہے اور نوجوانوں کے ذہنوں کو مسموم کیا جا رہا ہے۔ فحاشی، عریانی اور دیگر اخلاقی برائیوں کی تعلیم چوبیس گھنٹے دی جا رہی ہے۔ وہاں تصوف اور روحانیت کے مراکز کو مضبوط و مربوط کرنے کی اشد ضرورت ہے اور اس کیلئے بے غرضی اور بے لوثی اور خلوص نیت شرط اولین ہے۔

حقیر احمد میاں

مدیر اعلیٰ (الحامد)

نائب صدر جے یو پی (صوبہ پنجاب)

پیر طریقت رہبر شریعت سید مظہر سعید کاظمی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ سعیدیہ کاظمیہ

امیر جماعت اہلسنت پاکستان

حضرت پیر میاں محمد سیفی صاحب مدظلہ سے متعدد بار ملاقات ہوئی۔ جب بھی ملے بڑی محبت اور خلوص سے ملے۔ انٹرنیشنل سنی کانفرنس ملتان کو کامیاب کرنے میں آپ نے نہایت اہم کردار ادا کیا اور آپ اپنے سینکڑوں مریدین کے ساتھ کانفرنس میں شریک ہوئے۔

آپ ایک پُر وقار اور جاذب نظر شخصیت کے مالک ہیں۔ طبیعت میں بڑی سادگی ہے۔ آپ کے سینے میں مسلک کا درد رکھنے والا دل ہے اور آپ دن رات مسلکِ اہلسنت کا فروغ اور ترویج و اشاعت میں مصروف ہیں۔ آپ کے تمام مریدین آپکی ہدایات پر پوری طرح عمل پیرا ہیں۔ فقیر دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلکِ اہلسنت کے فروغ کیلئے آپکی مساعیٔ جمیلہ کو مشکور فرمائے اور دین و دنیا کی نعمتوں اور دارین کی سعادت سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔ بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علامہ عبدالطیف صاحب مدرس جامعہ نعیمیہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حسن اتفاق سے علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی کے ہمراہ آستانہ حنفیہ سیفیہ راوی ریان گیا۔ عجب منظر تھا ہر طرف سنت کی بہار تھی اور نہایت اعلیٰ جذبہ شریعۃ مصطفےٰ علیہ کا دیکھا اللہ قدوس کے فضل و کرم سے اپنے بعض علماء احباب سے بھی وہاں ملاقات ہوگئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حبیب کریم کے صدقے ہمیں متبع سنت بنائے آمین۔

احقر محمد عبدالطیف غفرلہ خادم علوم دینیہ

برائے العلوم جامعہ نعیمیہ

حضرت علامہ مولانا اللہ وسایا صاحب میانوالی

آج مورخہ 99-5-5 بروز بدھ جامعہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف شرف حاضری حاصل کیا۔ اتفاقاً آج یہاں قائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی کے اعزاز میں ضیافت کا اہتمام تھا۔ الحمدللہ پروگرام انتہائی موثر اور استحکام اہلسنت کیلئے انشاء اللہ سنگ میل ثابت ہوگا۔

علاوہ ازیں آستانہ عالیہ سیفیہ راوی ریان شریف کی خدمت میں دین کا کام شاید اس وقت کسی آستانے پر ہو رہا ہو۔ الحمدللہ یہاں کے تمام مریدن متوسلین ومعتقدین سنت رسول علیہ کا نمونہ اور شریعت مطہرہ کی پابندی کا مجسمہ ہیں۔ یہ سب تاثیر وتحریک حضرت قبلہ پیر سرکار میاں محمد سیفی صاحب کی انتھک محنت اور پرخلوص خدمت کا ثمرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آستانہ عالیہ سے ایک ایسی تحریک پیدا کرے جو ملک وملت اور عالم اسلام کے اتحاد و یکانگت کا سبب ہو۔

جناب محترم محمد حمید اختر قادری سلطانی صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

قائد اہلسنت امام انقلاب علامہ شاہ احمد نورانی صدر جمعیت علمائے پاکستان کی جامعہ خانقاہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف تشریف لانے پر بندہ نے بمعہ احباب یہاں حاضر ہو کر اور حضرت قبلہ میاں محمد حنفی مدظلہ العالی سے خصوصی ملاقات کر کے جو روحانی سکون حاصل کیا اس سے قبل کہیں دوسرے آستانے پر ملاحظہ نہیں کیا۔ اس خانقاہ شریف کے متعلق میرے بھی وہی تاثرات ہیں جو قائد اہلسنت نے تحریر فرمائے۔

والسلام

خادم جمعیت علمائے پاکستان ضلع گوجرانوالہ

محمد حمید اختر قادری سلطانی

استاذ العلماء حضرت علامہ محمد ابراہیم واں بھچراں میانوالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

بندہ بہت دفعہ خانقاہ محمدیہ سیفیہ میں حاضر ہوا حقیقت یہ ہے کہ یہاں رہ کر روحانی سکون حاصل ہوتا ہے ہر وقت اللہ اور اللہ کے پیارے رسول ﷺ کا ذکر ہوتا ہے اس دفعہ صاحبزادہ محمد سعید حیدری سے تفصیلی ملاقات ہوئی جس سے انتہائی مسرت حاصل

ہوئی آپ کوسلف صالحین کا صحیح وارث پایا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ کریم اس آستانہ کومزید ترقی عطاء فرمائے۔

محمد ابراہیم خادم اہل سنت و جماعت

جامع العلوم حضرت علامہ مولانا محمد اکرم الازھری فاضل جامع ازھر مصر

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین والہ واصحابہ

آج آستانہ عالیہ راوی ریان شریف میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی زہے نصیب کہ آج شیخ المشائخ حضور اخندزادہ سیف الرحمٰن دامت برکاتھم العالیہ بھی تشریف فرما تھے صبح نماز کے بعد بڑی روحانی محفل تھی یہ محفل صرف روحانی ہی نہ تھی اسکے ساتھ ساتھ بھرپور علمی محفل بھی تھی آپ کے تقریباً پونے دو گھنٹے ایک مسئلہ کے جواب میں وعظ وارشاد سے حاضرین کو مستفید فرمایا

میری دعا ہے کہ یہ آستانہ اسی طرح سالکین کے لیے روشنی کا منبع رہے۔

کتبہ

محمد اکرم الازھری

شمس العلماء حضرت علامہ مولانا شمس الزمان قادری صاحب

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

آج مورخہ -05-25 کو پیر طریقت مجاہد اہلسنت حضرت میاں محمد حنفی سیفی

صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے آستانہ پر کانفرنس کی دعوت کے سلسلہ میں حاضر ہوئے حضرت میاں صاحب کے آستانہ پاک کے تمام خدام اور متوسلین سنت شریفہ کے پابند ہیں مسلک اہلسنت کے لیے ہر قسم کی قربانی دینا حضرت میاں صاحب عظیم عبادت سمجھتے ہیں جماعت اہلسنت کے جس مذھبی پروگرام کیلئے ہم نے دعوت پیش کی آپ نے ہر طرح سے بھرپور تعاون کیا آپ ایک شیخ کامل بھی ہیں اور مجاہد و عابد بھی آپ کا دل ہر وقت اتحاد اہلسنت کیلئے دھڑکتا رہتا ہے اور آپ کی خواہش ہے کہ تمام اہلسنت متفق ہو کر مذاہب باطلہ کا مقابلہ کریں علماء کرام سے پیار اور ان کی خصوصی مہمان نوازی حضرت کا معمول ہے سنت کی تبلیغ اور بدمذھبوں سے نفرت کا درس آپ کا محبوب ترین عمل ہے مسجد اور ادارہ کے نقشہ کو دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ مستقبل میں اہلسنت کا عظیم ادارہ ہوگا۔

استاذ العلماء حضرت مولانا سید علامہ **مولانا سید شمس الدین** بخاری صاحب

الحمد للّٰہ نحمدہ ونصلی علی سیدنا رسولہ الکریم اما بعد!

آج بتاریخ 16 ستمبر بروز جمعرات اور بعد از نماز مغرب آستانہ عالیہ محمدیہ حنفیہ سیفیہ راوی ریان شریف حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ ایک بہت بڑی محفل ایصال ثواب حافظ قاری محمد آصف صاحب شہید کشمیر رحمۃ اللہ علیہ انعقاد پذیر تھی حضرت علامہ مفتی محمد اقبال چشتی صاحب نے شہادت کی عظمت بیان فرمائی۔ اور فقیر نے اس عنوان پر کچھ مفروضات پیش کیے۔

حضرت قبلہ پیر طریقت میاں محمد حنفی سیفی صاحب کی خدمت میں یارسول پرچم مارچ کے اشتہارات اور دعوت پیش کی آپ بہت بڑے اسلام کے مجاہد فی الشیخ علماء کے قدردان اور ایک عظیم آستانہ کے بانی ہیں۔ اور تمام حاضرین کو آل محمد کی محبت کی تلقین

فرمائی اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کے صدقے اس عظیم آستانہ اور صاحب آستانہ کو قائم رکھے اور تمام مسلمانوں کو مستفیض ہوتے رہنے کی سعادت نصیب فرمائے۔

واعظ شریں بیاں جناب محترم المقام

حضرت مولانا مفتی محمد اقبال چشتی صاحب

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت پیر طریقت رہبر شریعت میاں محمد سیفی حنفی دامت برکاتہم العالیہ کی رفاقت میں شیخ کامل حضرت اخندزادہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی زیارت کیلئے آستانہ عالیہ باڑہ شریف حاضری کا شرف حاصل ہوا یہ دیکھ کر انتہائی خوشی ہوئی کہ حضرت اخندزادہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ عظیم عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ بے حد شفیق ہیں ان کی گفتگو کا اکثر حصہ قرآن وحدیث کے دلائل سے مزین ہوتا ہے اور اپنی گفتگو میں وہ سب سے زیادہ حضرت امام ابوحنیفہؒ اور حضرت مجدد الف ثانیؒ کے فضائل بیان کرتے ہیں آپ محفل میں علماء اکرام کی خصوصی عزت فرماتے ہیں اور دیو بندی رافضیت خارجیت اور تمام مذاہب باطلہ پر لعنت فرماتے ہیں اور آپ کے تمام صاحبزادوں کا بھی یہی طریقہ ہے۔

حضرت میاں صاحب سے مرشد کی شفقت اور میاں صاحب کی اپنے مرشد سے عقیدت لاجواب ہے۔

محمد اقبال

حضرت علامہ مولانا شاہ حسین کردیزی گولڑوی مہروی کراچی

حضرت شیخ سعدی نے لکھا ہے

ومن نبات الارض من کرم البذر

چونکہ دنیا میں یہی دستور ہے کہ ہر چیز اپنی اصل سے پہچانی جاتی ہے حضرت شیخ سیف الرحمٰن اخندزادہ ایسی پاکیزہ اور قابل ہستی ہیں جن کا تراشا ہوا ہر ہیرا اپنی قیمت اور حسن و جمال میں اپنی مثال آپ ہے ان کے سینکڑوں بلکہ ہزاروں خلفاء شریعت و طریقت کے آئینہ دار ہیں حضرت میاں محمد سیفی صاحب دامت برکاتہم العالیہ بھی ان کے تراشے ہوئے ہیرے ہیں جن سے شریعت وطریقت کی روشنی اور شعاعیں ہزاروں افراد امت پر جلوہ ریز اور نور بار ہو رہی ہیں راقم الحروف کی ایک دفعہ ان سے ملاقات ہوئی وہ اپنے شیخ مکرم کی محبت میں کشتہ سوختہ معلوم ہوتے تھے۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ ہر سالک کو یہ نعمت عطا فرمائے اس لیے کہ اس کے بغیر راہ طریقت میں کامیابی وکامرانی سے ہمکنار ہونا مشکل ترین امر ہے۔

شاہ حسین گردیزی

حضرت علامہ مولانا محمد حنیف طیب صاحب

سیکریٹری جنرل مرکزی جمعیت علماء پاکستان

جامعہ جیلانیہ رضویہ "لاہور" پیر طریقت میاں محمد حنفی سیفی صاحب کی خدمات کو اجاگر کرنے کیلئے خصوصی مجلہ شائع کر رہا ہے۔ یہ بڑی اچھی روایت ہے ورنہ عموماً ہمارے یہاں خدمت کرنے والوں کی زندگی میں قدردانی بہت کم ہوتی ہے۔ محترم پیر میاں محمد

حنفی سیفی بڑے منکسر المزاج اور تواضع پسند انسان ہیں۔ میں نے ہمیشہ ان کو متحرک اور فعال دیکھا۔ جماعت اہلسنت کے نظام مصطفیٰ کنونشن سے لیکر عالمی سنی کانفرنس تک میں نے جب بھی اور جہاں بھی ان کو دیکھا تو مستعد پایا آپ کی سرپرستی میں شائع ہونے والا ماھنامہ ''السیف الصارم'' بھی نظر سے گزرا اس میں جدید دور کے مسائل کے بارے میں اہلسنت کے عظیم مفتیان کرام کو عوام کی رھنمائی کی طرف راغب کرنے کی ضرورت ہے۔

والسلام

محمد حنیف طیب

سکریٹری جنرل مرکزی جمعیت علماء پاکستان

پیر طریقت استاد العلماء **حضرت علامہ مفتی احمد الدین** توگیروی سیفی

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلی آلہ وصحبہ اجمعین امابعد

حضرت شیخ المشائخ شیخ العلماء **حضرت میاں محمد** حنفی سیفی مبارک

ان نامور عظیم المرتبت قدسی صفات ہستیوں میں سے ایک ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے ظاہری و باطنی کمالات سے نوازہ ہے جنکو دیکھنے سے ''اذارء وا ذکر اللہ'' حدیث شریف کے مطابق خدا یاد آجاتا ہے۔

انکی نگاہ میں وہ کمال ودیعت ہے کہ جس راہزن چور اچکے پر پڑی وہ تائب ہوگیا اور جس بدعقیدہ شخص پر پڑی وہ خالص اور صحیح العقیدہ ہوگیا اور جسکی نگاہ مبارک سے کئی احمدی، غیر مسلم سچے مسلمان ہوگئے۔ بلا مبالغہ انکے اندر ایسے باطنی کمالات ہیں۔ جنکا

عمیق النظر صاحب باطن ہی مشاہدہ کر سکتا ہے۔ اگر کوئی تماشہ، ماحول یا وہاں کیا کچھ ہوتا ہے کے ارادہ سے بھی جاتا ہے تو "ھم الجلسا. لا یشقی جلیسھم" کے بموجب وہ انہیں کا گرویدہ ہو کر رہ جاتا ہے۔ تصحیح عقیدہ، اصلاح باطن، پابندی سنت کا خوگر ہو جاتا ہے بقول اقبال

جو خود نہ تھے راہ پر وہ اوروں کے ہادی بن گئے

وہ کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

کئی بار راقم الحروف نے ان کی زبان حق ترجمان سے ایسے ایسے نکات سنے ہیں جو ایسے لوگوں سے بھی نہیں سنے جنہیں اپنی علمیت، قابلیت، فکرو دانش پر فخر ہوتا ہے حقیقت ہے کہ ایسے لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا "علمناہ من لدنا علما" ہر عارف عالم ہوتا ہے اور ہر عالم عارف نہیں ہوتا انبیاء کرام خلیفۃ اللہ فی الارض ہیں اور اولیاء کرام جلساء اللہ پیر رومی فرماتے ہیں

ہر کہ خواہہ ہمنیشنی باخدا — او نشیند در حضور اولیاء

۱- شیخ کامل مکمل اور اکمل کی صحبت ۲- رابطہ شیخ

۳- شیخ کے بتائے ہوئے اذکار و اوراد ۴- مراقبہ

صوفیاء کی صحبت کی یہ خاصیت اور اثر ہے کہ ناممکن کو بھی ممکن کر دیتی ہے۔

آہین کہ بپارس آشناشد — فی الحال بصورت طلاشد

خورشید نظر چوں کرد برسنگ — تحقیق کہ لعل بے بہا شد

اسی طرح انسان ناقص جو مثل آہن انسان کامل کی صحبت میں کندن بن جاتا ہے سارا کھوٹ اسکا نکل جاتا ہے یا یوں سمجھئے کہ خورشید ولایت محمدی صوفی کامل عاشق الٰہی کی

نظر منور میں یہ اثر ہے کہ نفس امارہ کے سنگین قلعہ پر اگر وہ پڑ جاتی ہے تو اسکو لعل بے بہا بنا دیتی ہے۔ ہر چند کہ چشم ظاہر بین اور ناقص حال میں محال معلوم ہوتا ہے کہ کوئی آہن سیاہ باطن کندن بن جائے یا کوئی پتھر دل لعل بے بہا بن جائے مگر اسکا محال ہونا جبلت اور عادت کا بدلنا اگر ہوسکتا ہے تو صرف صوفیائے کرام کی صحبت کی برکت سے ہی ہوسکتا ہے جسکے صدہا مشاہدے ہم ہر روز اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ صدہا فاسق اور فاجر ہزارہا ڈاکو اور رہزن اور بے دین اپنی عادات کو چھوڑ کر ایک ولی کامل میاں صاحب مبارک کی صحبت سے پکے دیندار، عابد، زاہد اور متقی پرہیزگار بن جاتے ہیں۔

آ ادھر تجھے دکھا دوں میں گلستان ان کا

خدمت شیخ اور میاں صاحب مبارک:

محبت سے انسان بنتا ہے موجودہ مادیت کے دور میں صحبت اہل اللہ میسر نہیں اس لیے دنیاوی مصروفیات ہمیں فارغ ہی نہیں ہونے دیتی اگر کبھی موقع ملے تو پھر حب مال کا سوال بڑی رکاوٹ بن جاتا ہے ہم ضروریات زندگی کے حصول اور دنیاوی رسوم کے لیے تو بے دریغ پیسہ خرچ دیتے ہیں لیکن راہ حق میں ہاتھ کھینچنے پر جوابدہی کا خنجر سر پر لٹک رہا ہے جو دنیاداروں کو نظر نہیں آتا آیت کریمہ "لا تلھکم اموالکم اولادکم عن ذکر اللہ" پر کبھی نظر پڑی ہی نہیں "ومن یفعل ذالك فاولائك ھم الخاسرون o نظر میں آتی ہیں۔ دنیاوی ضروریات بغیر روپیہ خرچ کیے پوری نہ ہوسکیں اور راہ حق وہ منزل ہے جہاں عاشقان کرام سر دھڑ کی بازی لگا دیتے ہیں تن من دھن سب کچھ قربان کرنے سے رضائے مولا نصیب ہو جائے تو یہ سودا بہت سستا ہے۔

جماد چند دادم جاں خریدم

بحمد اللہ عجب ارزاں خریدم

ہم خدا خواہی وہم دنیائے دوں

اینی خیال است ومحال است وجنوں

حضرت میاں صاحب مبارک نے محبت شیخ میں سب کچھ خرچ کیا ہے۔

اتباع سنت :

قبلہ و کعبہ حضرت میاں صاحب مبارک کو اپنے شیخ المشائخ قیوم زماں مجدد عصر حاضر حضرت سیدنا مرشدنا عالی جاہ نمونہ سنت نبوی مبارک صاحب پیرارچی خراسانی دامت برکاتہم العالیہ کی مشفقانہ نظر سے ایسا اتباع سنت سے پیار ہوگیا ہے کہ خود بھی سنت نبوی میں ڈھلے ہوئے نظر آتے ہیں اور ہر وقت ہر مجلس میں اسی موضوع پر ایسی پر مغز اور بااثر گفتگو فرماتے ہیں کہ انکی نگاہ میں آنے والا ہر شخص متبع سنت نظر آتا ہے بالخصوص ریش پر تو ہمہ وقت کلام فرماتے رہتے ہیں۔

گفتگو کیوں نہ فرمائیں جب امام الانبیاء والمرسلین سید الاولین والآخرین محبوب رب العالمین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اسکی خاصی اہمیت بیان فرمائی ہے گوشِ دل سے سنیئے سچے مومنوں کی اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے پاک ارشادات سے اپنے ایمان کو تازہ کیجئے یاد رہے! ہر عاشق کو اپنے معشوق ومحبوب کی ہر ادا پیاری اور محبوب ہوتی ہے چہ جائیکہ محبوب کا ساتھ حکم بھی ہو۔ صحیح مسلم، ابوداؤد کی روایت کے مطابق دس چیزیں فطرت سے ہیں ان دس میں مونچھیں کو تاہ اور ریش بڑھانا ہے اور بخاری شریف ومسلم شریف کی دوسری حدیث پانچ چیزیں فطرت سے ہیں جن میں دو مذکورہ بالا کا ذکر ہے تیسری حدیث بخاری شریف کہ تم مشرکین کی مخالف کرو داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کو تاہ کرو۔ چوتھی حدیث ابن عمر سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے مونچھیں کو تاہ (مونڈنے

کے قریب) اور داڑھی کا حکم دیا (ابوداؤد) پانچویں بخاری شریف مونچھوں کو خوب پست کرو اور ریش کو بڑھاؤ۔ حدیث نمبر۶: خالفوا المشرکین وفروا اللحی واحفوا الشوارب۔ ریش کو لمبا کرو اور مونچھیں کوتاہ کرو۔ حدیث نمبر۷: نسائی سنن کبریٰ میں ہے مونچھیں مونڈو اور داڑھی بڑھاؤ۔

حدیث نمبر۸: ابوبکر ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں بیان کیا ایک مجوسی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا جس نے اپنی داڑھی مونڈوائی ہوئی اور مونچھیں بڑی بڑی تھیں تو اپنے فرمایا یہ کیا ہے؟ کہنے لگا ہمارے مذہب ایسا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا ہمارے دین میں ان نجز الشارب وان احفی الحبة مونچھیں بہت پست (حلق کی طرح) اور داڑھی بڑھانا ہے۔

اسی طرح قبضہ (مشت) سے زائد کا کاٹنا فقہ حنفی میں واجب ہے جیسا کہ ابن عمر کی معمول میں ہے قبضہ سے جو بال تجاوز کرتے اسے کاٹ دیتے تھے (بخاری) ابن شیبہ ص۱۰۹ ج ۴۲) اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ریش کو مشت میں لیتے اور جو مشت سے زائد ہوتے انہیں کاٹ دیتے تھے۔

نیز ابوھلال کہتے ہیں کہ میں نے حسن بصری اور ابن سیرین سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا اپنی میں لمبائی کی طرف سے کاٹنے میں کوئی حرج نہیں۔

ظاہر ہے اگر قبضہ سے زائد کاٹنا ممنوع ہوتا تو کوئی صحابی بھی نہ خود زائد از قبضہ کاٹتا اور نہ ہی کاٹنے کی اجازت دیتا اسی لیے فقاء احناف نے فرمایا مرد کے لیے داڑھی مونڈوانا اور قبضہ سے کم کرنا حرام ہے اور قبضہ سے زائد کو بھی کاٹنا چاہیے۔

ترمذی میں ہے آپ ﷺ خود داڑھی سے اسکی لمبائی اور چوڑائی میں چھتے تھے۔

''واطیعو اللہ واطیعوا الرسول'' کے تحت جس طرح رب تعالیٰ کا حکم ماننا فرض

ہے اسی طرح رسول خدا کا حکم ماننا بھی فرض ہے مومن کی شان والذین آمنوا اشد حبا للہ (القرآن) اور لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من ولدہ و والدہ والناس اجمعین (بخاری) اور لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کی تعمیل اسوۂ حسنہ رسول ﷺ کا صورۃ، سیرۃ اختیار کرنے کے بغیر چارہ ہی نہیں اگر کسی کو رسول کریم ﷺ کی صورت و سیرت محبوب و مطلوب نہیں اور وہ اسکو اختیار نہیں کرتا یا اسے پسند نہیں کرتا تو وہ اپنے ایمان کی خیر منائے کیونکہ یہ ایمان کے منافی ہے۔ دنیا میں کوئی ایسا محب نہیں دیکھا جسکو محبوب کی صورت و سیرت پیاری نہ ہو اور اسکی پرواہ نہ کرتا ہو اسکو چند بار پڑھیں

شائد اتر جائے تیرے دل میں میرے بات

اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابہ''

آداب شیخ اور حضرت میاں صاحب مبارک:

تصوف کے امام حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ اور حضرت امام ربانی شہباز لامکانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی طریقت ''سب ادب ہے'' مشہور مثال ہے کوئی بے ادب خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔ حضرت امام ربانی اپنے مکتوب نمبر۲۹۲ میں فرماتے ہیں یہ مکتوب ہر صاحب طریقت اور سالک طریقت کو مطالعہ کرتے رہنا چاہیے بلکہ اسے حفظ کر لیا جائے تو بہت ہی بہتر ہے) اور اپنے آپکو کلیۃ اسکی طرف متوجہ کر کے بیٹھے۔ یہاں تک کہ اسکے حکم کے بغیر ذکر میں بھی مشغول نہ ہو۔ اور فرض و سنت نماز کے علاوہ کوئی نماز اسکی مجلس مین ادا نہ کرے۔

(الی ان قال) اور تمام کلی و جزوی امور میں اپنے پیر کی اقتداء کرے کیا کھانے پینے

میں اور کیا سونے (نیند) میں اور ہر نیک کام میں نماز کو بھی اپنے پیر کی طرح ادا کرنا چاہیے اور فقہ کو شیخ کے عمل سے سیکھنا چاہیے۔

چنانچہ میاں صاحب مبارک نے نماز، روزہ اور فقہ کو اپنے شیخ مبارک صاحب سے سیکھا ہے اور شیخ کے عمل کی سر مو بھی مخالفت نہیں کرتے حضرت میاں صاحب کو جو اللہ تعالیٰ نے یہ کمال عطا فرمایا ہے وہ فقط محبت شیخ اور ہر طرح سے انکے عمل کی اقتداء اور کمال اتباع سنن سنیہ مصطفےٰ علیہ السلام کی وجہ سے ہے۔

جسکا سرٹیفکیٹ حضرت مبارک صاحب دامت برکاتہم العالیہ یہ عطا فرمایا کہ آپ ایک مکتوب فرماتے ہیں

میاں صاحب میرے قدم بقدم (نقش قدم پر) چلتے ہیں لہذا انکی معاونت اوران سے محبت ہر شخص کو کرنی چاہیے۔

الراقم احمد الدین توگیروی سیفی

جگر گوشۂ محدث اعظم حضرت علامہ حضرت مولانا عبداللہ قصوری رحمۃ اللہ علیہ

پیر طریقت حضرت علامہ مفتی صفدر علی قادری سجادہ نشین آستانہ عالیہ محدث اعظم قصوری حال لاہور

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت میاں محمد حنفی نقشبندی سیفی کی زیارت سے بہت لطف آیا۔ آپ کو شریعت مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیکر پایا۔ اور فیض جاری رکھتے ہوئے مریدین کو شریعت کا پابند پایا۔ ایسے پیر خانے کام کریں تو شریعت کو دن دگنی رات چوگنی ترقی حاصل ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ پیر کامل کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمین

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد حسین صدیقی کیلانی خطیب اعظم گوجرانوالہ

حضرت صاحب مخدوم المشائخ حضرت میاں محمد سیفی دامت برکاتہم کے پاس پہلے بھی چند مرتبہ حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ آپ علماء کرام کے ساتھ بہت شفقت فرماتے ہیں نیز مختصر وقت میں عظیم الشان مرکزی جامع مسجد کا قیام اور دینی ادارہ کا قیام روحانی طاقت اور روحانی فیض کا اثر ہے۔ مولا کریم معتقدین و متوسلین کو آستانہ عالیہ راوی ریان شریف سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

از قلم استاذ العلماء حضرت **نور احمد** جڑانوالہ مہتمم دار العلوم نور القرآن جڑانوالہ

نحمد ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد! بندہ کو آستانہ عالیہ راوی ریان شریف حضرت میاں محمد حنفی سیفی صاحب مدظلہ العالی کے آستانہ پر حاضر ہونیکا موقع ملا۔ میاں صاحب کے اخلاق نے مجھے بہت متاثر کیا ماشاء اللہ تمام ماحول سنت کے مطابق پایا میں نے خلاف شرع کوئی بات نہیں دیکھی۔

از قلم فقیر **سید علی اکبر بخاری** غزنوی چشتی عفی عنہ اچ شریف ضلع رحیم یار خان تحصیل لیاقت پور ساکن ایمن آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فقیر کا اتفاقاً گذر ہوا ادھر خوشبو مہک ایسی آئی بوجوہ کہ لاہور شریف کا پروگرام چھوڑ کر حاضر ہوا۔ الحمد للہ یہاں آکر تصوف علی طریق الاتم ایسا دیکھا کہ ظاہر باطنی روحانی دیکھی کہ قلبی مسرت ہوئی معلوم ہوا۔

آستانہ عالیہ چراغ

مقبلاں ہرگز نہ مرید

حضرت علامہ صاحبزادہ مقصود احمد کیانی صاحب

ادارہ منہاج القران لاہور

پیر طریقت رہبر شریعت ،صوفی کامل حضرت میاں محمد حنفی سیفی مدظلہ العالی کچھ بھی نہ تھے جب مرشد کامل کی نظر ہوئی تو راوی ریان شریف میں فیض طریقت کا وہ چشمہ جاری کیا جس سے خلقت کثیر سیرابی پارہی ہے اور یہ چشمہ بڑھتا جارہا ہے اس کا فیض پاکستان سے باہر کئی ممالک میں جاری وساری ہے۔ میاں صاحب کی زیارت کریں تو ان میں حضرت مجدد عصر قبلہ مبارک صاحب کی جھلک دکھائی دیتی ہے ان کو اپنے مرشد کے ساتھ اس درجہ کی فنائیت حاصل ہے کہ صورت وسیرت میں بھی مرشد کی اتباع کرتے نظر آتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔

خیارکم الذین اذارؤواذکر اللہ

تم میں سے بہترین وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھا جائے اللہ یاد آجائے

حضرت میاں صاحب کو دیکھنے سے باخدا اللہ یاد آتا ہے اور قلب ذکر میں مشغول ہو جاتا ہے اور مریدین صادقین پر وجد طاری ہوجاتا ہے۔ آپ اہل سنت کے ایک سچے مجاہد ہیں بدعقیدہ لوگوں کا مقابلہ کررہے ہیں اور گمراہ لوگوں کا سدباب کررہے ہیں۔ کئی دفعہ آپ پر گستاخ و بدعقیدہ لوگوں نے قاتلانہ حملے بھی کیے مگر اللہ تعالی نے اس مجاہد سے دین مبین کی خدمت لینا تھی اس لیے ان کی ناپاک تمنائیں پوری نہ ہوسکیں۔ اہل سنت کے لیے آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں سنی کانفرنس مینار پاکستان اور انٹرنیشنل کانفرنس منعقدہ ملتان کے انعقاد کے لیے اہم کردار ادا کیا۔

ملت اسلامیہ کے اتحاد کے لیے آپ کی کاوشیں قابل قدر ہیں۔ آستانہ عالیہ راوی ریان میں آپ نے اکابر علماء کو کئی دفعہ دعوت دی تا کہ امت مسلمہ کے اتحاد کے لیے کوئی بڑی خدمت سرانجام دی جاسکے۔

فقیر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے۔ کہ اسے حضرت میاں صاحب کا پیر بھائی ہونے کی نسبت اور شرف حاصل ہے اس لئے گاہے گاہے آپ کی زیارت سے مستفیض ہوتا ہوں۔

فقیر کی دعوت پر ''شاہ نقشبند سیمینار'' جو تحریک منہاج القرآن کے زیر اہتمام منایا گیا میں حضور مجدد عصر قیوم زماں قبلہ مبارک صاحب کے لخت جگر پیر طریقت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حمید جان مبارک اور ان کی معیت میں میاں محمد صاحب کثیر تعداد میں طالبان حق کے ساتھ منہاج القرآن مرکز میں تشریف لائے۔ آخر میں فقیر اس امر پر مفتی اعظم پاکستان پیر محمد عابد حسین سیفی صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہے کہ انہوں نے حضرت میاں محمد حنفی سیفی صاحب پر ''الطریقہ والارشاد نمبر'' شائع کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ وقت کی اہم ضرورت تھا۔

اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔

صاحبزادہ علامہ مقصود احمد کیانی
مرکزی راہنما قومی یکجہتی کونسل
منہاج القرآن مشائخ رابطہ کونسل لاہور

شیخ الحدیث والتفسیر جامع معقول والمنقول

حضرت علامہ مولانا مشتاق احمد چشتی گولڑوی

جامعہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم ملتان شریف

حضرت میاں صاحب جماعت اہلسنت کے سچے داعی ہیں سنی کانفرنس اپریل 2002 میں آپ نے صاحبزادگان غزالی زمان سے بھرپور تعاون فرمایا اللہ تعالی اپنے حبیب کے صدقے انکوان سچے جذبوں کو سلامت رکھے (آمین)

مشتاق احمد چشتی ملتان شریف

پیر طریقت پیر ڈاکٹر عمر فاروق عابدی سیفی

سرزمین پاکستان یا ہندوستان پر مسلمانوں کی حکومت ایک ہزار سال تک رہی ہے اس سے پہلے اس سرزمین پر ہندو اور سکھ سامراج کا مکمل تسلط تھا۔اولیاء کرام کی آمد کی برکات نے پاک و ہند یعنی برصغیر کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ جہاں پر ایک بھی کلمہ پڑھنے والا نہ تھا آج اس سرزمین میں مزارات اور مساجد کو اعداد و شمار میں نہیں لایا جاسکتا۔ ہندو، سکھ دھرم میں قبر یا مزار کا کوئی تصور نہیں، انکے مذہب میں مردوں کو جلا کر راکھ کو دریا میں بہا دیا جاتا ہے۔مساجد و مزارات ہونا یہ سراسر ہندو دھرم کے خلاف ہے جس مذہب میں قبر کا وجود ہی ممکن نہ ہو وہ مزارات اور گنبد کو کیسے تسلیم کرے گا۔مزارات پر گنبد اسلئے بنائے جاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے ''مومن کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے'' اور بخاری شریف کی حدیث میں جنت کے محلات پر گنبد کا ذکر ہے۔ پہلے جو پرانی مساجد ہیں انکے تقریبا گنبد موجود ہیں۔بات گنبدوں کی طرف چلی گئی یہ کثرت مزارات اولیاء کبار کی

شان وشوکت پر دلالت کرتے ہیں کہ انہی پا کباز لوگوں کی برکت سے آج تک رشد و ہدایت کا سلسلہ برصغیر پاک و ہند میں قائم ہے اور قیامت تک انہی لوگوں کے سبب قائم رہے گا تو جب جی ٹی روڈ سے گذر ہوتا ہے تو حسین ٹاؤن کی خوبصورت وادی مرشد آباد کی مرکزی جامع مسجد کا گنبد جب دور سے نظر آتا ہے جو فیضانِ اولیاء اور جنت کا منظر پیش کرر ہا ہوتا ہے۔ اسکو دیکھ کر شیخ العلماء میاں محمد سیفی حنفی دامت برکاتہ کی یاد تازہ ہوتی ہے تو یہاں پر اس کامل ومکمل ولی کا وجود اللہ کے ذکر کے پیاسوں کی پیاس بجھانے کا شب و روز سامان پیدا کر رہا ہے۔ اللہ کا شکر ہے میرے کامل و مکمل مرشد شیخ المشائخ حضرت شیخ القرآن والحدیث مولانا مفتی پیر محمد عابد حسین سیفی دامت برکاتہم عالیہ کی برکت سے اس راوی ریان حسین ٹاؤن کی پیاری وادی کی زیارت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے اولیاء کبار کے وجود کو سلامت رکھے اور ہمارے جیسے ناقص ان کے وجودِ مسعود سے فیوض و برکات کے جام بھرتے رہیں۔

گلزار ملت و دین بدر المشائخ حضرت پیر گلزار احمد سیفی

زیب آستانہ عالیہ گلزاریہ سیفیہ بابا فرید کالونی چونگی امرسدھو لاہور

حضرت میاں محمد سیفی صاحب کو میں عرصہ دراز سے جانتا ہوں۔ میرے مرشد کریم کے انتہائی مخلص احباب میں سے ہیں۔ پیر کے مرید تو سارے ہی بنتے ہیں اور مرشد سے اپنی وابستگی کا اظہار بھی کرتے ہیں لیکن ایسے چند لوگ ہیں کہ جن کو مرشد خود کہیں کہ یہ میرا ہے۔ میاں صاحب کے بارے میں سرکار اخندزادہ مبارک اور انکے صاحبزادگان کے تاثرات کے بعد مزید کسی اور تحریر کی ضرورت نہ تھی۔ میں انہی تحریروں کی تصدیق کرتا ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سرکار مبارک کے فیضان کو تا قیامت جاری رکھے۔

آمین

صاحبزادہ مفتی پیر **خورشید احمد** صدیقی نظامی ثم سیفی (ایم اے عربی و اسلامیات)

سجادہ نشین آستانہ عالیہ چشتیہ نقشبندیہ نظامیہ

محبوب ومخدوم المشائخ فنافی الشیخ عاشق رسول ﷺ حضرت الحاج میاں محمد صاحب حنفی سیفی مد ظلہ العالی آمیں دماغ عالماہ اور سینے میں دل صوفیانہ انکی محبت سے تصوف جھلکتا ہے۔آپ ایک انتہائی رقیق القلب ہیں جو محض صوفی ہو وگوشہ گیر ہوتا ہے مگر حضرت میاں محمد مدظلہ العالی پیر صاحب مرد میدان ہیں واضح ہے کہ بعض صوفی ایسے ہوتے ہیں کہ تسبیح کے دانے پھینے کے ماہر ہوتے ہیں دل کی دنیا بدلنے پر قادر نہیں ہوتے کچھ اوراد و وظائف میں لگے رہتے ہیں تاہم معارف و وظائف سے پرے رہتے ہیں کچھ شعبدے تو دکھاتے ہیں ،معجزے رونما نہیں کرپاتے کچھ اپنا حلقہء بیعت تو وسیع کر لیتے ہیں قرینہ تربیت نہیں رکھتے ،کچھ وجد ورقص کا پرچار کرتے ہیں ،تزکیہء نفس پر اصرار نہیں کرتے ،کچھ میں ملبوس رہتے ہیں قلندرانہ اداؤں سے محروم ہوتے ہیں، کچھ ویرانوں کو جاکر بساتے ہیں انسانوں سے نہیں کرپاتے اور کچھ فقط مزاروں پر چراغ جلاتے ہیں دلوں کے جوت نہیں جگاتے مگر حضرت میاں محمد کو 1996ء میں سرزمین مکۃ المکرمہ باب الفہد ترکی برآمدہ میں ملاقات ہوئی پہلی بار دیکھا کہ آپ کی شخصیت ہمہ پہلو تھی وہ بیک وقت عالمانہ صباع صوفیانہ جمال کے حامل و وارث ہیں اور میں کئی مرتبہ آپ سے ملاقات ہوتی رہتی تھی مگر ایک بار ادارہ منہاج القرآن لاہور میں مشائخ کنونشن میں تشریف لائے تو عرض کیا کہ اتنا عروج کیطرح میسر آیا ،ارشاد فرمانے لگے کہ یہ سب مرشد کامل غوث زمان حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب پیر ارچی مبارک کی تربیت کا نتیجہ ہے کہ اقبال کیطرح فقیر بھی کہتا ہے کہ

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوہ دانش فرنگ

سرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ ونجف

بلاشبہ امت مسلمہ میں صوفیاء کرام کا وجود اللہ جل مجدہ کا امت پر بڑا احسان ہے کہ یہی صوفیاء

ہر دور میں دین کے محافظ اور امت کے صحیح رہبر و رہنما رہے ہیں ،تاریخ شاہد ہے کہ ان حضرات نے دین کیلئے اپنی زندگیاں وقف کیں حضرت میاں محمد سیفی مدظلہ العالی نے اکثر حالات کی پرواہ کئے بغیر انہوں نے دین کے خلاف اٹھنے والی ہر تحریک کی بیخ کنی کی اور ہر طوفان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور کر رہے ہیں۔مسلمانانِ ہند و پاک پر یہ اللہ کا بڑا کرم ہے کہ صدیاں بیت جانیکے باوجود ان میں علماء دین اور صوفیاء کرام موجود ہیں۔1996ء سے آج تک حرمین شریفین کے بعد آج تک آپ کے ہمراہ سفر میں جو ذوق وشوق و مستی ،انوار تجلیات اور رحمتوں کی برسات ناچیز نے محسوس کی اسے نوک قلم تحریر کرنے سے عاجز ہے۔فقط اتنا کہوں گا کہ آپ ایک عظیم مدبر اور عظیم مجاہد ہیں۔فیصل آباد آپ اپنے مرشد کامل کے ہمراہ ڈاکٹر کرنل سرفراز احمد صاحب کی عظیم محفل میں فرمانے لگے....مولانا وہی آدمی کامیاب ہوتا ہے جسے اپنے مرشد سے محبت ہے۔

شباب اپنے لہو کی آگ میں جلنے کا نام
سخت کوشی سے ہے تلخ زندگانی انگبیں

ملتان انٹرنیشنل کانفرنس کے موقع پر جب شاہی جامع مسجد طوطلاں والی زیر سایہ بی بی پاکدامن ملتان اپنے مرشد کامل اور دیگر پیر بھائیوں کے ہمراہ تشریف لائے تو مسکرا کر فرمانے لگے الحمد للہ ۴۰۵ ہجری میں تعمیر ہونے والی مسجد کی زیارت نصیب ہوئی محفل میں جب حضرت میاں صاحب اور مرشد کامل بیٹھے ہوئے تو معلوم نہ ہوتا تھا کہ مرشد کون ہے اور مرید کون ہے۔واضح ہوا کہ آپ اہلسنت کی پہچان ہیں آپ نے ایک ملاقات میں فرمایا کہ گناہ سے نفرت کرو مگر گنہگار سے نفرت نہ کرو۔

وصلے اللہ تعالٰی علی خیر خلقہ محمد وآلہ اصحابہ وبارک وسلم

خیر اندیش

خورشید احمد صدیقی نظامی غزالی

مدرسہ اسلامیہ رومیہ، شاہی جامع مسجد طوطلاں (رجسٹرڈ) نزد سٹی ریلوے اسٹیشن ملتان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ازقلم: صاحبزادہ محمد آصف محمدی سیفی

ابن حضرت میاں محمد سیفی مبارک

میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے اپنے والدِ گرامی سے سوائے شریعت کی پابندی کے اور کچھ نہیں سیکھا۔ بچپن سے ہی نماز کی پابندی کا والدِ گرامی سے درس ملا۔ جب سے ہاتھوں میں گرفت پیدا ہوئی ہے سر پر تاج مصطفےٰ ﷺ سجانے کی تلقین ہوئی ہے تو اس وقت سے آج تک عمامہ شریف سر پر زیب تن کیا ہوا ہے۔ اسی طرح ذکر کی دولت بھی ہوش سے پہلے سے ہی سینہ میں موجزن ہے۔ یہ بھی قبلہ والد صاحب مبارک کی توجہ شریف کی برکت سے ہے۔ یہ پاکیزہ ماحول جو مجھے نصیب ہوا ہے۔ یہ والدِ گرامی کی عنایات تو جوہات لازوال کی برکات سے ہے۔ راقم نے **1993**ء میں اپنے والدِ گرامی سرکار میاں محمد صاحب مبارک کی معیت میں باقاعدہ باڑہ آستانہ عالیہ پیر پیراں قیوم زماں غوثِ جہاں سیدنا ومرشدنا اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور والدِ گرامی نے باقاعدہ سرکار اخندزادہ مبارک کی بارگاہ اقدس میں پیش کیا۔ سرکار نے مجھے بیعت فرمایا۔ اگرچہ میرے تمام اسباق باڑہ شریف کی حاضری سے پہلے والدِ گرامی کی توجہ شریف سے ذاکر تھے اور اسباق مکمل ہو چکے تھے۔ یہ میرے والدِ صاحب کی اپنے مرشد پاک سے محبت تھی کہ مجھے اپنی بیعت کے بعد دوبارہ مرشد کی بیعت کے بعد دوبارہ مرشد کی بیعت کروایا۔ میں نے ابتدائی سلوک کے دوران یعنی پہلی بیعت جب والد صاحب سے تھی بڑے عجیب وغریب احوال کا مشاہدہ کرتا رہا اور ذکر سے ایسی لذتیں حاصل ہوئیں مگر جیسے ذکر میں ترقی ہوتی گئی احوال عجیبہ کی مشاہدات بھی ترقی پذیر ہوتے گئے مگر جب بیعت ثانی سرکار مرشدی اخندزادہ مبارک سے ہوئی تو پھر کمالات کی انتہا ہوگئی۔ سنت کا شوق بڑھ گیا۔ بدعات سے نفرت بڑھتی گئی اور آج جس راہ پر میں گامزن یہ ساری والد صاحب کی برکات سے مبارک کی برکات سے حاصل ہوئیں اور مبارک صاحب کی توجوہات سے یہ سارے کمالات حاصل ہوئے۔ اس وقت الحمد للہ دسویں جماعت میں

ہوں اور ساتھ ساتھ گیارہ پارے قرآن کریم حفظ کر لیے ہیں اور ساتھ تجدید وقرأت کی مشق بھی جاری ہے۔اور ذکر وفکر کی محافل کی برکات اور والدِ گرامی کی تصرف اور توجہ سے نفی اثبات کا سبق جاری ہے۔انشاء اللہ عنقریب مراقبات کی بھی اجازت مل جائے گی۔اس دوران بہت لا جواب احوال مشاہدات میں آئے ہیں مگر اس چھوٹی سی تحریر میں قلم بند کرنا ممکن نہیں ۔جیسے جیسے سرکار والدِ گرامی اور مرشدی اخندزادہ مبارک کی توجوبات بڑھتی جائیں گی ۔احوال واقعات کی ترقیات ساتھ ساتھ شامل حال رہیں گی۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قبلہ والد صاحب اور مرشدِ گرامی سرکا اخندزادہ مبارک کو عمرِ خضری عطا فرمائے۔ان کی روحانی فیوض و برکات دن دُگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائے۔یہ مختصر سی تحریر مجلہ الطریقۃ والارشاد کی خصوصی اشاعت کے لئے برادرم حافظ عرفان اللہ عابدی سیفی کے حکم پر تحریر کردی۔والسلام واکرام خاکِ راہ اہل دل۔

صاحبزادہ محمد آصف محمدی سیفی

حضرت علامہ مولانا مفتی بشیر احمد محمدی سیفی

فاضل دارالعلوم جامعہ عالیہ مراڑیاں شریف گجرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم○

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ ﷺ

وعلیٰ آلك واصحابك یا حبیب اللہ

حمد وصلاۃ کے بعد واضح ہو کہ اللہ رب العزت نے انسانوں کو اپنی عبادت کیلئے پیدا فرمایا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے" وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون "ترجمہ: اور میں نے جنوں اور انسانوں کو نہیں پیدا کیا مگر عبادت کیلئے۔ پھر عبادت کے طریقے سمجھا۔ نیز اور راہ ہدایت واضح کرنے کیلئے انبیاء اور اولیاء پیدا فرمائے۔ مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے پتہ چلا کہ جو لوگ عبادت نہیں کرتے وہ اپنے

مقصد تخلیق ادا نہیں کرتے پھر جب ان لوگوں کے حالات پر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اسکے عبادت نہ کرنے کی وجہ کوئی نہ کوئی روحانی بیماری ہوتی ہے۔ جیسے جسمانی بیماری میں مبتلا آدمی اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے سے قاصر ہوتا ہے ایسے ہی روحانی بیمار بھی عبادت سے غافل اور قاصر رہتا ہے تو جیسے جسمانی بیماریوں کے معالج ہیں ایسے ہی روحانی بیماریوں کے معالج بھی اللہ پاک جل مجدہ نے پیدا فرمائے اور یہ فیضان اپنے پیارے محبوب ﷺ کے ذریعہ قیامت تک جاری فرما دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ رب العزت نے اپنے خاص فضل وکرم سے جن لوگوں کو اپنی مخلوق کی روحانی مرضوں کا معالج بنایا انہیں میں سے ایک عظیم شخصیت سرکار میاں محمد حنفی سیفی ہیں جو اپنے مرشد کریم مجدد عصر حاضر حضرت پیر سیف الرحمٰن پیرارچی خراسانی سے ملاقات سے پہلے بھی صوم وصلوٰۃ کے پابند اور اخلاق و معاملات میں کھرے تھے مگر حضرت سرکار پیر سیف الرحمٰن مجدد عصر حاضر کی تربیت اور توجہات کریمہ نے تو سرکار میاں صاحب مبارک پر ایسا رنگ چڑھایا ہے کہ سرکار میاں صاحب مبارک نے اپنے مرشد کریم حضرت پیر سیف الرحمٰن مجدد عصر حاضر کے عطا کردہ فیوض و برکات سے نہ صرف بے نمازی کو پکا نمازی اور تہجد خواں بنا دیا بلکہ سینکڑوں بے نمازیوں اور غیر شرع لوگوں کو نمازی اور شریعت کا پابند بنا دیا۔ نہ صرف یہاں تک بلکہ کئی چوروں راہزنوں اور شرابیوں کو نہ صرف ذاکر، نمازی اور پابند شرع بنا دیا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مسند ارشاد پر سرفراز فرما دیا کہ اب وہ اپنے اپنے علاقوں میں دین کا کام بہترین طریقے سے ادا فرما رہے ہیں۔ اور یہ سلسلہ رشد و ہدایت صرف پاکستان میں ہی نہیں بیرون ملک کئی ممالک میں کام جاری و ساری ہے۔ سچ ہے

نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

اللہ تعالیٰ رب العزت نے اپنی پاک کتاب قرآن مجید میں ایک مقام پر ارشاد فرمایا ان اولیاء ہ الا المتقون۔ کہ اللہ کے ولی صرف متقی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سرکار میاں صاحب مبارک میں صفتِ تقویٰ اتنی پختہ ہے کہ آپ ہر ہر کام میں سنت رسول پاک ﷺ کی پیروی کا خیال رکھتے ہیں اور آپ اپنے مریدوں کی تربیت بھی اپنے پیرومرشد پیرار چی خراسانی مدظلہ العالی کی طرح علی منہاج السنہ فرماتے ہیں اگر کوئی خدمت کرتا ہے مگر سنت رسول کریم ﷺ کا خیال نہیں رکھتا تو آپ اسے ڈانٹ دیتے اگر غریب مرید خدمت نہیں کرسکتا مگر حضور رحمۃ للعالمین کی سنت پر عمل کرتا آپ اس پر زیادہ شفقت فرماتے ہیں۔

آپ کی شخصیت مبارکہ کو دیکھ کر وہ اوصاف حمیدہ دیکھائی دیتے ہیں جو اللہ پاک جل مجدہ نے اپنی پاک کتاب میں جا بجا بیان فرمائے ہیں چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ھونا واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلماً o والذین یبیتون لربھم سجدا وقیاما o والذین یقولون ربنا اصرف عنا عذاب جہنم ان عذابھا کان غراما o انھا ساءت مستقراً ومقاماً o والذین اذا انفقوالم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذالک قواما o

ترجمہ: رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستگی اور عاجزی سے چلتے ہیں اور جاہل لوگ ان سے کلام کرتے ہیں۔ (الجھتے ہیں) تو وہ انہیں سلام مفارقت کہہ دیتے ہیں اور وہ لوگ اپنے رب کے حضور قیام اور سجدے کرتے ہوئے راتیں گزار دیتے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب ہم سے جہنم کا عذاب دور کردے کہ جہنم کا عذاب چمٹنے والا ہے اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی اور کنجوسی نہیں کرتے اور

اسکے درمیان راہ اعتدال ہے۔" جن لوگوں کو سرکار میاں صاحب مبارک کو راہ چلتے ہوئے دیکھا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ آپ کس طرح فروتنی کے ساتھ ہاتھ میں سر پر دستار کے اوپر چادر سنت کے مطابق نگاہیں جھکا کر چلتے ہیں اور جو لوگ کثرت سے آپ کے ساتھ رہنے والے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ آپکی راتوں کا اکثر حصہ اللہ پاک کی عبادت میں گزر جاتا ہے۔ اور کئی دفعہ راقم الحروف نے بھی بچشم خود مذکورہ حالات کا مشاہدہ کیا اور دعاؤں کے وقت اکثر آپ پر حالت گریہ طاری ہو جاتی ہے۔ مذکورہ آیات میں اللہ پاک اپنے بندوں کی صفتوں میں ارشاد فرماتا ہے کہ وہ اسراف اور فضول خرچی نہیں کرتے۔ یہ صفتیں بھی سرکار میاں صاحب مبارک میں واضح طور پر نظر آتی ہیں آپکے پاس جو روپیہ پیسا آتا ہے بار ہا دیکھا کہ آپ جیبیں جھاڑ کر مسجد کے چندہ میں دیتے ہیں یعنی وہاں نہ اسراف ہے نہ فضول خرچی۔ اور کئی مرتبہ تو یہ نظارہ بھی کیا جیسے اللہ پاک کتاب میں اپنے بندوں کی صفتیں بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا

"یؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصہ"

ترجمہ: اور وہ دوسروں کو اپنے پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں سخت ضرورت ہو۔ کہ سرکار باوجود اپنی ذاتی شدید ضرورتوں کے مستحق ضرورت مندوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور فقراء و علماء کی خدمت کا تو آپ بطور خاص خیال رکھتے ہیں اور احسان جتاتے ہوئے نہیں بلکہ بڑی عاجزی سے اگلے کی عزت نفس کا خیال رکھتے ہوئے آپ خدمت کرتے ہیں۔ اور یہ چیز تو بمطابق حدیث پاک رفعت درجات کا سبب بنتی ہے۔ من تواضع للہ رفعہ ہ اللہ" کہ جو اللہ کے لیے عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ پاک اس کا درجہ بلند کر دیتا ہے۔ اور حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس بات کو اپنے انداز میں خوب بیان فرمایا۔

تواضع بودمُایہ دوستی　　　کہ عالی بود پایہ دوستی

کہ عاجزی دوستی کا سرمایہ ہے

اور دوستی کا مرتبہ بلند ہوتا ہے

تواضع کند مردرا سرفراز　　　تواضع بود سروراں را طراز

کہ عاجزی آدمی کو سر بلند کر دیتی ہے اور عاجزی سرداروں کی زینت ہوتی ہے

ایضاً پیر اپنے مریدوں کی تربیت کا ذمہ دار ہوتا ہے سرکار میاں صاحب مبارک یہ ذمہ داری بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنے پیرو مرشد کی توجہات کریمہ سے احسن طریقے سے نبانے کے ساتھ ساتھ اپنے گھر والوں کیلئے بھی بہت اچھے ہیں اور ایک اچھے انسان کی خوبیوں میں اپنے گھر والوں کیلئے اچھا ہونا بھی ہے جیسا نبی پاک سرکار عالم ﷺ کا ارشاد پاک ہے"خیر کم خیر کم لاھلہ وانا خیر کم لاھلی" کہ تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کیلئے اچھا ہے اور میں تم سے اپنے گھر والوں کیلئے اچھا ہوں۔ چنانچہ آپ کے سب گھر والے آپ پر بڑے خوش ہیں۔

اور اللہ رب العزت کے مقرب بندوں کی صفتوں میں ایک صفت ذکر اللہ کی کثرت ہے اللہ جل جلالہ کے لطف و کرم سے یہ خوبی بھی آپ میں کمال درجہ پر ہے۔

واضح ہو کہ جو بندہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے۔ اسکے قلب، زبان، سانس اور نظر میں بھی ذکر کی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے پھر یہ حالت بڑھتے بڑھتے یہاں تک پہنچتی ہے کہ اگر کوئی شخص محبت وشوق سے اسی اللہ کے ذاکر بندے کی زیارت کرتا ہے تو اس پر بھی ذکر الٰہی کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ اور اس چیز کا مشاہدہ حضرت میاں صاحب مبارک کی زیارت کرنے والے ہزاروں لوگ بارہا کر چکے ہیں۔

اور حدیث پاک میں تو اسے اللہ کے ولیوں کی نشانی فرمایا گیا ہے جیسے مفردات القرآن

از بیروت صفحہ ۲۱٦ پر ہے قال رجل یا رسول اللہ من اولیاء اللہ؟ قال "الذین اذارؤ واذ کر اللہ" (اخرجہ البزاز)

ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول ﷺ اولیاء اللہ کون ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جنہیں دیکھا جائے تو اللہ یاد آجائے۔

جیسا کہ راقم الحروف نے بنفس نفیس مشاہدہ کیا چنانچہ بندہ ا توبر 1995ء میں سرکار میاں صاحب مبارک کے بارے مطلع ہوا تو چونکہ میں پہلے بھی کئی آستانوں خانقاہوں اور مزارات پر حاضری دیتا رہتا تھا اور اللہ تعالیٰ کے خاص لطف وکرم سے گجرات میں حضرت شاہ دولہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ حسین ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزاروں پر خاص طور پر حاضری ہوتی رہتی تھی اور یہ مذکورہ شخصیتیں بھی بڑی شفقت فرماتی تھیں تو میں سب سے پہلے حضرت شاہ دولہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہوا جب اپنے کمال شفقت اور توجہ کے ساتھ ساتھ اپنی زیارت سے مشرف فرمایا تو میں نے حضرت میاں صاحب مبارک کے بارے سوال کیا تو اچانک میں نے سرکار میاں صاحب مبارک کو اس شان میں دیکھا کہ ایک عظیم روحانی شخصیت میرے سامنے تشریف فرما ہیں اور آپکے جسم سے اسم ذات کے انوار کا ظہور ہو رہا ہے اور وہ انوار اوپر صعود کر رہے ہیں۔ اسکے بعد یہ کیفیت ختم ہوگئی اور حضرت شاہ دولہ صاحب میرے سامنے تشریف فرما ہیں اور سرکار میاں صاحب مبارک مدظلہ العالی کی خدمت حاضری کا ارشاد فرمایا پھر مجھے اسی طرح حضرت شاہ حسین ملتانی علیہ الرحمۃ سے بھی جواب موصول ہوا پھر آخر میں نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غوث صمدانی حسنی حسینی میراں محی کی درگاہ عالیہ یہی سوال کیا کیونکہ میرا یہ ایمان تھا کہ اگر سرکار غوث اعظم نے ہاں کر دی تو مجھے کوئی خطرہ نہیں تو چونکہ اللہ پاک جل مجدہ کے خاص فضل وکرم سے حضور غوث پاک کی بھی کبھی کبھی خاص نظر شفقت ہوتی تھی اور اب بھی ہے تو آپ علیہ الرحمۃ سے بھی اثبات

میں جواب ملا۔ تو میں سرکار میاں محمد حنفی سیفی اولیاء کی بارگاہ میں طلب فیض کیلئے حاضر ہوا نہ کہ کسی آزمائش کی نیت سے کیونکہ اولیاء کی بارگاہ میں مولا کی نیت سے حاضر ہونا چاہیے اس وقت محفل جمعہ کو ہوا کرتی دیکھا جو بھی آپکا مرید نظر آتا وہی سنت رسول پاک ﷺ سے مزین نظر آتا اور انکا آپس میں محبت و پیار اور خلوص تو اور مجھے متاثر کر رہا تھا کہ وہاں پیر بھائی بھی آپس میں ایک دوسرے کے ہاتھ چوم رہے اسی سے متاثر ہو کر بعد میں میں نے ایک کتاب بنام آداب پیر بھائی لکھی اللہ کرے کہ وہ جلدی منظر عام پر آجائے کئی دوستوں کو اسکا انتظار ہے۔ چنانچہ بعد نماز عشاء محفل ذکر اور توجہ کا وہ خاص طریقہ شروع ہوا جو حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی صاحب نے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کا طریقہ توجہ القول الجمیل میں بیان فرمایا ہے اور ساتھ ساتھ حضور رحمۃ للعالمین کی نعت پاک گویا ذکر خدا و نعت مصطفےٰ اور توجہ ذکر قلبی سب ایک ساتھ تھے۔ ایک غیر مرئی طاقت اپنے وجدان خاص اثر تھا۔ دربار میں دوسرے دن بوقت عصر آپکی خدمت میں حاضر ہوا ختم خواجگان میں شمولیت ہوئی کلمات طیبات کی پڑھائی کے ساتھ توجہ بھی رہی خلفاء کرام سرکار مبارک کے ساتھ بیٹھے ہوئے توجہ کرنے میں مشغول تھے عشاء کی نماز کے بعد پھر توجہ ہوئی اسکے بعد سرکار میاں صاحب مبارک اپنے گھر تشریف لے گئے میں مہمان خانے میں سو گیا کہ خواب میں میں اپنے قلب میں ذکر اسم ذات کو سنتا ہوں پھر ذکر اور تیز ہوا تو نیند کھل گئی لیکن قلب سے بدستور اللہ اللہ کی آواز آرہی تھی میں بہت خوش تھا کیونکہ خواب میں ذکر اللہ پہلی دفعہ اور وہ بھی قلبی نصیب ہوا تھا کہ پھر نیند آگئی اور ذکر کے عجیب نظارے جاری رہے صبح سرکار مبارک تشریف لائے تو پوچھا بتاؤ رات کیسے گزری تو بے ساختہ میری زبان سے یہ کلمات ادا ہوئے کہ بہت مزے سے رات گزری نہ تسبیح نہ مصلی بس اللہ ہی اللہ آپ سنکر بہت خوش ہوئے اور اللہ کا شکر ادا

کیا۔ اسکے بعد میں نے بیعت ہونے کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا اچھا محفل ذکر میں بیعت کریں گے چنانچہ آپ نے مجھے بروز جمعہ محفل ذکر میں بیعت فرما کر پہلا سبق لطیفہ قلبی عطا فرمایا پھر تو عجیب نظارے اور ذکر قلبی کی بہاریں اور مجھے اپنے قلب میں لفظ اللہ مزین نظر آتا کبھی یوں لگتا جیسے سرکار مبارک میرے قلب میں تشریف فرما ذکر اللہ کر رہے ہیں اور پہلے تو میں توجہ حاصل کرنے کیلئے مزارات پر حاضر ہوتا تھا لیکن پھر یہ کیفیت تھی کہ اکثر اوقات توجہ رہتی اور سرکار مبارک نے کمال شفقت فرماتے ہوئے میرے اسباق مکمل فرما کر مراقبات کا حکم ارشاد فرمایا اور اللہ پاک جل مجدہ کے فضل وکرم سے سلسلہ نقشبندیہ مکمل فرما کر پیر ومرشد نے سلسلہ چشتیہ کے اسباق شروع کر دیئے اور ساتھ ارشاد خط حاصل کرنے کے لیے اپنے ساتھ اپنی گاڑی میں بٹھا کر مجدد عصر حاضر پیر ارچی خراسانی مدظلہ العالی کی خانقاہ مرکز رشد وھدایت کی خدمت میں پیش کر دیا اللہ اکبر وہاں تو کمال ہی ذکر اللہ کے انوار کی بارش تھی اور بڑے بڑے علماء وصوفیا وہاں تشریف فرما تھے کئی ایک سے مسائل پر عربی زبان میں گفتگو کرنے کا موقع ملا کہ اچانک سرکار پیر ارچی خراسانی کی جلوہ گری ہوئی آپکی آمد تھی کہ ایسا تھا کہ کوئی مئے خانہ کھل گیا ہے اور ساقی نے ہر ایک کو مئے عشق سے مرغ بسمل کی طرح تڑپا کے رکھ دیا میں تو یہ بات کتابوں میں پڑھا کرتا تھا محفل وعظ کو سجانے کیلئے کبھی اسٹیج پر کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

طیبہ سے منگائی جاتی ہے	سینوں میں چھپائی جاتی ہے
توحید کی مئے پیالوں سے نہیں	نظروں سے پلائی جاتی ہے

وہاں یہ نظارہ صرف دیکھنا ہی نصیب نہ ہوا بلکہ حضرت کی نگاہ لطف نے خوب نوازا کمال عنایات تھیں بلکہ اگر میں بقول شاعر یوں کہوں تو بجا ہے

سیر دریا کرنے والے آب دریا پی کے دیکھ

آب دریا پینے والے صاحب دریا بن کر دیکھ

کہ وہاں حضرت کی نگاہ صرف فیض عطا نہیں کر رہی تھی بلکہ سالکوں کے لطائف کو فیض کے چشمے بنا کر آگے عطا کرنے والا بنا رہی تھی آپ کرسی پر جلوہ افروز ہوئے سرکار عالی کی ایک ایک ادا حضور نبی پاک ﷺ سے سجی ہوئی تھی اور آپ جس کی طرف توجہ کرتے وہی مست ہو جاتا جیسا کسی نے کیا خوب کہا

اے چشم یار تو نے مجھے کیا پلا دیا

میرے پیر و مرشد سرکار میاں صاحب مبارک کی نظر شفقت نے مجھے پیرارچی خراسانی مدظلہ العالی کے اور قریب کر دیا اور آپ نے بار ہا مجھے اپنی توجہات کریمہ سے نوازا اور یہ شفقتوں اور نوازشوں کا طریقہ بدستور قائم رہا کہ آپ نے مجھے مطلق ارشاد خط سے نوازا اور گجرات میں محفل ذکر جو پہلے سے جاری تھی کی سرپرستی کرنے کا حکم دیا اور بیعت کرنے کا حکم فرمایا بندہ تو اپنے آپ کو اس اہل نہیں سمجھتا تھا اور نہ ہے لیکن مرشد مبارک سرکار میاں صاحب کے فیوض و برکات مزید آگے کام کر رہے ہیں کہ محفل ذکر میں طلب ذکر اور محبت سے آنے والے اللہ کے فضل و کرم سے خالی نہیں رہتے اور دیکھتے دیکھتے کئی غیر شرع با شرع ہو کر بحمد اللہ ذاکر اور نمازی بن چکے ہیں اور سرکار پیرو مرشد میاں صاحب مبارک کی شفقتیں دن بدن بڑھ رہی ہیں اللہ پاک آپکو بمعہ آپکے پیرو مرشد حضرت سرکار پیرارچی خراسانی مدظلہ العالی اور آپکی اولاد اور آپکے پیر بھائیوں کو سلامت رکھے آمین آمین۔

خصوصاً حضرت قبلہ پیر طریقت رہبر شریعت پیر عابد سیفی صاحب زیب آستانہ عالیہ نادر آباد شریف لاہور جو سرکار میاں صاحب مبارک کے شانہ بشانہ چل کر دین کا کام اور

سلسلہ کی ترویج وترقی کا کام مسلسل کر رہے ہیں اور یہ بھی انہیں کے سر سہرا ہے کہ وہ سرکار میاں صاحب مبارک کے بارے میں مضامین جمع کر کے کتابی شکل میں لا رہے ہیں جو انشاء اللہ قیامت تک آنے والی نسلوں کیلئے مینارہ ھدایت ثابت ہو گا۔
اللہ پاک انکی مساعی جمیلہ کو درجہ قبولیت عطا فرمائے اور اللہ پاک پیر صاحب کو برکتیں عطا فرمائے۔

گذارش : بندہ اپنے آپکو اس قابل تو نہیں سمجھتا کہ مشائخ کی شان کے مطابق کچھ الفاظ قلم بند کر سکتا یہ جو کچھ لکھا گیا ہے اس میں جو خوبیاں ہیں وہ اللہ پاک کے کرم سے ہیں اور جو خامیاں ہیں وہ میری لغزشیں ہیں اللہ پاک معاف فرمائے قارئین کرم سے درخواست ہے کہ غلطیاں دیکھ کر اصلاح فرما دیں۔
آخر میں میں اپنے تمام پیر بھائیوں کا شکر گزار ہوں خصوصاً غلام مرتضیٰ صاحب محمدی سیفی کا جنہوں نے اصرار کر کے مجھ سے یہ چند سطور لکھوائیں ہیں ورنہ میں اپنی علالت اور کمزوری کی وجہ سے اپنے آپکو کچھ لکھنے کا اہل نہیں سمجھتا تھا۔ اللہ پاک قبول فرمائے۔

راقم الحروف بندہ ناچیز
بشیر احمد محمدی سیفی
ساکن شفیع آباد گجرات

اخلاق نبوی ﷺ اور زبدۃ اولیاء حضرت میاں محمد سیفی مبارک

4

پروفیسر محمد نواز ڈوگر پنجاب یونیورسٹی

اخلاق کا مفہوم:

اخلاق کا مادہ ''خلق'' ہے۔جس کے لفظی معنی پختہ عادت کے ہیں۔

اصطلاحاً خلق سے مراد وہ اوصاف ہیں جو کسی کی فطرت وطبیعت کا اس طرح لازمی جزو بن جائیں کہ زیادہ تر دد کے بغیر روزمرہ زندگی میں ان کا ظہور ہوتا ہو۔

امام غزالیؒ کے نزدیک خلق انسان کی ایسی کیفیت اور ہیت راسخہ کا نام ہے جس کی وجہ سے بغیر کسی فکروتوجہ کے نفس سے اعمال سرزد ہوں۔

ملا جلال الدین دوائیؒ فرماتے ہیں کہ جب انعال کسی فکروتردد کے بغیر نفس سے سرزد ہونے لگیں تو اس کیفیت کو خلق سے تعبیر کرتے ہیں۔

اخلاق نبوی ﷺ:

حضور اکرم ﷺ کی ذات مبارکہ حسن اخلاق کا وہ پیکراتم تھی جس کی نظیر پورے عالم میں ملنا ناممکن ہے۔ آپ ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے کوئی درہم و دینار آپ کے پاس نہ رہتا تھا۔ اگر کچھ رقم بچ جاتی اور کوئی لینے والا نہ ملتا تو اس رقم کو گھر نہ لے جاتے بلکہ تب تک گھر نہ جاتے جب تک اسے خرچ نہ کر لیتے۔ آپ ﷺ کی عام غذا چھوہارے تھی اور جو تھے اس کے علاوہ سارا کچھ راہ خدا میں خرچ کردیتے، اپنے جوتے خود گانٹھتے۔ کپڑوں پر خود پیوند لگاتے۔ یتیموں اور بیواؤں سے شفقت فرماتے الغرض اخلاق کا اعلیٰ پیکر تھے جس کے بارے میں قرآن فرماتا ہے۔

وانک لعلیٰ خلق عظیم (القلم:ع)

اور بے شک آپ اعلیٰ اخلاق سے متصف ہیں۔

مخالفین اسلام یہ پراپیگنڈہ بھی کرتے ہیں کہ اسلام کے پھیلنے میں تلوار کا بہت زیادہ ہاتھ ہے۔ حالانکہ تاریخ کے اوراق اس بات کے گواہ ہیں کہ مسلمانوں نے حتیٰ الامکان جنگ سے گریز کرنے کی کوشش کی اور چارہ کار نہ پاکر تلوار اُٹھائی، برصغیر پاک و ہند کا علاقہ بھی اسی طرح بزرگوں کے اخلاق کی وجہ سے اسلام کا قلعہ بن گیا۔ اور بیسویں صدی میں پیغمبرانہ اور خدائی اخلاق کی نمونہ بنا کر اللہ تعالیٰ نے پاکستان کے علاقے میں اخوند زادہ سیف الرحمٰن مبارک پیرارچی خراسانی اور بالخصوص پنجاب کے علاقے میں حضرت میاں محمد سیفی مبارک کو بھیجا۔

میاں صاحب مبارک کا اخلاق:

حضرت میاں صاحب مبارک اخلاق نبوی کا ایک کامل و مکمل نمونہ ہیں۔ آپ اخلاق نبوی ﷺ سے متصف اتباع رسول کا وہ عظیم پیکر ہیں جنہوں نے رسول اکرم ﷺ کے اقوال اور اعمال دونوں کی بھرپور اقتداء کی، جس کے نتیجہ کے طور پر آپ کے اندر اخلاق نبوی پوری طرح سے راسخ ہوگئے ہیں۔

حضرت انس بن مبارکؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا " اے میرے فرزند! اگر تم سے ہو سکے تو تم صبح وشام ایسی زندگی بسر کرو کہ تمہارے دل میں کسی کے خلاف میل نہ ہو" اور اس کے بعد مزید فرمایا " وہ یہی میری سنت ہے اور جس نے میری سنت کو زندہ کیا درحقیقت اس نے مجھے زندہ کیا اور وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا"

لہذا اخلاق اصلاح وتزکیہ نفس اور شریعت کی دل و جان سے قیادت تسلیم کرنے کے ساتھ مختص ہے، اور حضور میاں صاحب مبارک اس اعلیٰ مقام کے ہی راہی ہیں کہ تزکیہء نفس اور شریعت کی قیادت کو تسلیم کر چکے ہیں۔

خلق عظیم کے مالک:

6 شیخ واسطیؒ فرماتے ہیں کہ خلق عظیم کا مفہوم یہ ہے کہ نہ کسی کے ساتھ جھگڑا کیا جائے اور نہ اس کے ساتھ کوئی جھگڑا کرے۔

کچھ بزرگوں کے نزدیک خلق عظیم سے مراد تقویٰ کے لباس کو زیب تن کرنا اور خدا کے اخلاق کو اختیار کرنا ہے۔

حضرت جنید بغدادیؒ کے نزدیک خلق عظیم میں چار اوصاف سخاوت، الفت، نصیحت اور شفقت جمع ہوتے ہیں۔

شیخ ابن عطار کے نزدیک اپنا ہر اختیار ختم کر کے اور نفس اور خواہشات کو فنا کر کے خدا کے حکم کے ماتحت ہو جانا۔

حضرت میاں صاحب ان تمام عظیم اخلاق سے بہرور ہیں۔ آپ تقویٰ کے لباس کو زیب تن کئے اور اپنے اختیارات کو شریعت کے ماتحت کر چکے ہیں۔ چار عظیم اخلاق سخاوت ، الفت، نصیحت اور محبت آپ کے گھر کی لونڈی ہیں۔ الغرض آپ کا خلق ہر طرح سے خلق عظیم ہے۔

خدائی اخلاق کا نمونہ:

شیخ ابوسعید القرشیؒ کا قول ہے عظیم خدا کی ذات ہے اور اس کے اخلاق میں سخاوت کرم درگذر معافی اور احسان وغیرہ کے اوصاف شامل ہیں۔

جیسا کہ حضور نے ارشاد فرمایا'' خدا کے ایک سو سے زیادہ اخلاق ہیں ۔ جس نے اس کے کسی ایک خلق پر عمل کیا وہ جنت میں جائے گا۔''

حضور میاں صاحب بھی اتباع رسول میں ان تمام اوصاف سے متصف ہیں ، آپ حد درجہ سخی ہیں۔ دوسروں پر آپ کی ذات کے احسانات کا تو شمار ہی ممکن نہیں۔ درگزر اور

معافی آپ کے در پر ارزاں ہے۔ ہر طرح کے آدمی پر خواہ وہ امیر ہو یا غریب، چھوٹا ہو یا بڑا، ادنیٰ ہو یا اعلیٰ، عالم ہو یا جاہل، اس پر یکساں نظر کرم فرماتے ہیں۔ 7

بنیادی اخلاق سے مزین:

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا'' شریفانہ اخلاق دس ہیں، ممکن ہے یہ اخلاق باپ میں موجود ہوں، بیٹے میں موجود نہ ہوں، بیٹے میں موجود ہوں باپ میں نہ ہوں۔ غلام میں موجود ہوں آقا میں موجود نہ ہوں، آقا میں موجود ہوں غلام میں موجود نہ ہوں۔ سچ بولنا، دنیا سے قطعی نا امیدی، سائل پر بخشش کرنا، پڑوسی یا دوست بھوکے ہوں تو خود پیٹ بھر کر نہ کھانا، احسانات کا بدلہ دینا۔ امانت داری، صلہ رحمی، دوست کے حقوق ادا کرنا، مہمان نوازی، حیاء کرنا۔

میاں صاحب ان تمام شریفانہ اخلاق سے بدرجہ اتم مزین ہیں۔ آپ سچ بولتے اور سچ کو پسند فرماتے ہیں۔ سائلوں پر بخشش کی انتہا کرتے ہیں۔ دنیا سے کبھی امید نہیں لگاتے۔ احسانات کا بدلہ احسان کی شکل میں چکاتے ہیں۔ عزیزوں اور دوستوں کے حقوق کا پاس کرنے والے ہیں۔ حد درجہ مہمان نواز اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔ انسانوں کے علاوہ جانوروں پر بھی رحم کی ترغیب دلاتے ہیں۔ امانت کا پاس کرنے والے اور وعدہ پورا کرنے والے ہیں۔ اور انسانی حیادار انسان ہیں۔ بلکہ ایسے انسان ہیں جن کے بارے میں کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ

کچھ فرشتوں کا نام ہے انساں
میرے احساس کے نگینوں میں

پیغمبرانہ اخلاق سے بہرہ ور:

حضور اکرمﷺ نے حضرت معاذ سے فرمایا'' اے معاذ!'' میں تمھیں

ہدایت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور عہد و پیمان کو پورا کرو، امانت ادا کرو، خیانت چھوڑ دو، پڑوسیوں کی حفاظت کرو، اسلام کو پھیلاؤ، اچھے کام کرو، یتیم پر رحم کرو، نرم گفتگو کرو، امیدیں کم رکھو، حساب سے ڈرو، تواضع کرو، کسی شریف اور بردبار آدمی کو گالی دینے یا سچے انسان کو جھٹلانے سے پرہیز کرو، کسی گنہگار سے کوئی توقع نہ رکھو، انصاف پسند حاکم کی نافرمانی نہ کرو، زمین میں فتنہ نہ پھیلاؤ، میں تمھیں وصیت کرتا ہوں کہ ہر پتھر درخت یا مٹی پر سے گزرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ ہر گناہ پر توبہ کرو اور اگر گناہ پوشیدہ ہو تو پوشیدہ اور اگر اعلانیہ ہو تو اعلانیہ توبہ کرو۔" 8

حضور میاں صاحب مبارک میں یہ تمام پیغمبرانہ اخلاق جمع ہیں۔

آپ مندرجہ بالا تمام اخلاق و عادات کا مجموعہ ہیں۔ تقویٰ اختیار کرنے والے، عہد پورا کرنے والے، پڑوسیوں اور یتیموں کا خیال کرنے والے، نرم کلام کرنے والے، سلام کو پھیلانے والے، اچھے کام کرنے والے، زمین میں فتنہ فساد تو دور کی بات آپ ایسا کرنے والوں سے بھی اعراض فرماتے ہیں۔ انہی اخلاق کی وجہ سے شاعر کہتا ہے،

میاں سیفی کے آستانے پر
جذب و مستی کے پھول ملتے ہیں
راوی ریان کی راہ گزاروں پر
نقش پائے رسول ملتے ہیں

اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی اور دشمنی:

حضور میاں صاحب مبارک کے اخلاق کا اوج کمال یہ ہے۔ کہ آپ نے دوستی اور دشمنی کو اللہ کے لیے خاص کر رکھا ہے۔ اگر کسی کے ساتھ محبت فرماتے ہیں تو صرف اس وجہ سے کہ وہ دین اسلام کا خادم ہے۔ اور کسی سے اگر بالفرض کوئی اختلاف ہے تو صرف اسلام کے اصولوں پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے۔ یعنی کہ آپ کے محبین وہ

لوگ ہیں جو پوری طرح احکام شریعت کے پابند ہیں اور ناپسندیدہ لوگ وہ ہیں جو احکام الٰہی کی پابندی نہیں کرتے۔

9

سادگی اور بے تکلفی:

صوفیائے کرام کی ایک نمایاں خصوصیت سادگی اور بے تکلفی ہے، حضرت میاں صاحب مبارک بھی انتہائی سادگی سے زندگی گزارنے کو پسند فرماتے ہیں۔ ان کے ہاں تکلف، تصنع اور بناوٹ لوگوں کی خاطرنفس پر بے جاد باؤ کا باعث، تقدیر سے پوشیدہ نزاع اور تقسیم کرنے والے سے ناراضگی کا سبب اور انسان کے لئے مخلص راہ سے فرار کا ذریعہ ہے، آپ بھی سلف صالحین کے طریقہ کے مطابق سادگی اور بے تکلفی کو پسند فرماتے ہیں اور حد درجہ کوشش کرتے ہیں کہ تکلف سے اجتناب کیا جائے اور مریدوں کو بھی یہی فرماتے تھے۔

تحمل اور مدارت:

اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور صالح بندوں کی اخلاقی خصوصیت میں سے ایک یہ ہے کہ اگر انھیں مخلوق کی طرف سے کوئی تکلیف یا اذیت پہنچے تو اسکا انتقام نہیں لیتے بلکہ تحمل اور مدارت کے ساتھ اس کو بخوشی برداشت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ تورات میں حضورﷺ کی مدح یوں فرماتے ہیں'' محمدﷺ اللہ کے رسول اور میرے منتخب بندے ہیں، نہ بد مزاج و بدخو ہیں نہ بازاروں میں شور کرنے والے۔ آپ بدی کا بدلہ بدی سے نہیں دیتے بلکہ معاف فرمانے والے اور درگزر کرنے والے ہیں۔''

اسی طرح سے میاں صاحب مبارک بھی کسی سے برائی نہیں کرتے بلکہ برائی کا بدلہ بھلائی سے دینے کے اور ہر چیز کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی بھلائی چاہنے والے ہیں۔

مسلمانوں کی عزت وتوقیر:

اسلام کی کامل ضابطہ حیات اس بات کا متقاضی ہے کہ کسی عربی کو عجمی پر عجمی کو عربی پر اور کالے کو گورے پر گورے کو کالے پر کوئی فوقیت نہیں۔ اس لحاظ سے ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ دوسروں مسلمان کی عزت کرے۔

حضرت میاں صاحب اس فلسفے کے بھی پوری طرح اور اخلاقی طور پر پابند ہیں۔ آپ حتیٰ الامکان علماء صالحین بلکہ عام مسلمانوں حتی کہ مریدین کے ساتھ بھی عزت واحترام سے پیش آتے ہیں اور حضرت ابو ہریرہ کے اس فرمان کے مصداق نظر آتے ہیں کہ "وہ مومن اللہ تعالیٰ کی نظر میں بعض فرشتوں سے بھی زیادہ قابل احترام ہے"۔

یہ تو آپ مبارک کی ذات میں جمع چند فضائل تھے۔ آپ کے اخلاق کو مکمل بیان کرنے کے لئے ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہے۔ اور ایسی بلند اخلاق والی ہستیاں روز روز پیدا نہیں ہوتی اور ایسی ہستی کو بنانے والے بھی روز روز پیدا نہیں ہوتے۔ یہ سب فیضان نظر اور نگاہ کرم حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک پیرار چی خراسانی کی ہے اللہ ان ہستیوں کا سایہ تا دیر ہمارے سروں پر قائم ودائم رکھے۔ آمین

وآخر دعونا عن الحمد للہ رب العلمین

''یک بندۂ حق بین وحق اندیش''

از صاحبزادہ حافظ عرفان اللہ سیفی

گیتی پنجاب نہایت خوش نصیب گیتی ہے کہ بہت سے شہباز طریقت اس کے فلک پر محو پرواز رہے سینکڑوں دہقان شریعت اس کے سینہ میں علم وحکمت کا بیج بوتے رہے۔ ہزاروں عارفان حقیقت، معرفت خدا و رسول کا درس دیتے رہے اور لاکھوں شاہان ولایت اس کی آغوش میں آرام فرما فیض رسانی کر رہے ہیں۔ یہ دھرتی ایسی سعادت مند دھرتی ہے اور اس کے باسی ایسے مقدر کے سکندر ہیں کہ بہت سے اولیاء اپنے علاقوں کو خیر آباد کہہ کر پنجاب میں آمقیم ہوئے۔ یہی وہ پنجاب ہے جس میں مدینۃ الاولیاء ملتان جیسا شہر ہے جس میں حضرت خواجہ بہاؤ الدین زکریا ملتانی جیسے عارف محو آرام ہیں۔ حضور سیدنا داتا گنج بخش، حضرت بابا فرید گنج شکر، شیر پنجاب حضور میاں شیر محمد شرقپوری حضرت میاں میر، شاہ محمد غوث، حضور غریب نواز، قاضی سلطان محمود اعوانی رحم اللہ تعالٰی علیہم اور ہزاروں تاجداران ولایت نے اس گیتی کو سعادت بخشی۔ جو لوگ اختتام ولایت کا راگ آلاپ رہے ہیں ان کے لیے باعث صد یاس یہ امر ہے کہ ان بندگان خدا کا فیض آج بھی جاری ہے اور ان کے نائب آج بھی گم گشتگان راہ کے لیے خضر راہ کے فرائض انجام دے رہے ہیں کیونکہ

تو مگو اندر جہاں یک بایزیدے بود وبس
ہر کہ واصل شد بہ جاناں بایزید دیگر است

اور

آج بھی ہو جو ابراہیم کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا

انہی اسلاف کا ایک پیرو اسی پنجاب کی کھیتی پر جی ٹی روڈ راوی ریان میں جلوہ فگن ہے۔ حاھو کی صدائے دلنواز بلند کرنے والا یہ مرد قلندر مردہ دلوں کو دائمی حیات بخش رہا ہے رہزنوں کو رہبر بنا رہا ہے۔ سیاہ دلوں کو عشق رسول ﷺ کے آب حیات سے سپیدی عطا کر رہا ہے۔ لوگوں کی نظروں کا گرا ہوا جب خانقاہ محمدیہ سیفیہ سے ہو کر لوٹتا ہے تو لوگ اسے سروں پر بٹھاتے ہیں۔ اس کی راہ میں آنکھیں بچھاتے ہیں۔ سفید لباس زیب تن کیے ہوئے، سفید عمامہ سر پر سجائے اخوت ومحبت کا درس دینے والے اس بندۂ خدا کو لوگ میاں صاحب مبارک، سیفی مبارک کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ ان کی صحبت میں جائیں تو دل کرتا ہے کاش !واپسی کے سارے راستے مسدود ہو جائیں اور میں ان کی محفل میں انہی کا ہو جاؤں

ان کی محفل میں نصیر ان کے تبسم کی قسم
دیکھتے رہ گئے ہم ہاتھ سے جانا دل کا

انہی محبت وشفقت سے پیش آتے ہیں کہ بندہ انگشت بدنداں رہ جاتا ہے کہ کہاں میں اور کہاں ان کی ہستی یہی وجہ ہے کہ آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہونے والوں کی تعداد لاکھوں تک جا پہنچی ہے۔ نا صرف پاکستان میں بلکہ دنیا کے اکثر ممالک میں آپ کے مریدین خدمت اسلام کر رہے ہیں۔ بالخصوص یورپ میں شمع اسلام پھیلانے والوں میں آپ کی تربیت یافتہ مرید بھی شامل ہیں۔ صبح ومسا لوگ آتے ہیں اور دل کی پیاس بجھاتے ہیں۔ آپ کے آستانہ پر عاشقوں کا ایک ہجوم رہتا ہے جن کی مہمان نوازی آپ اپنے لنگر خاص سے فرماتے ہیں۔ آپ کی محبت اور ساحرانہ شخصیت لوگوں کو اپنی طرف کھینچے لے جاتی ہے بقول اقبال

ہجوم کیوں زیادہ ہے شراب خانے میں
فقط یہ بات کہ پیر مغاں ہے مرد خلیق

پیروں اور صوفیوں میں بھی فرق ہوتا ہے۔ بعض وہ ہوتے ہیں جو تعویزات و حکایت پر گزارا کرتے ہیں لیکن رموز و معارف سے نابلد ہوتے ہیں بعض کشف و کرامت تو کر لیتے ہیں دلوں پر حکومت نہیں کرتے بعض صوفی تسبیح کے دانے پلٹنے کے ماہر ہوتے ہیں۔ دل کی دنیا بدلنے پر قادر نہیں ہوتے کچھ اور ظائف میں لگے رہتے ہیں تاہم معارف و لطائف سے پرے رہتے ہیں کچھ شعبدہ بازی تو کرتے ہیں انسان سازی نہیں کر پاتے کچھ حلقہ بیعت تو وسیع کر لیتے ہیں قرینہ تربیت نہیں رکھتے کچھ لمبی عباؤں میں ملبوس رہتے ہیں لیکن قلندرانہ اداؤں سے محروم ہوتے ہیں۔

حضرت میاں صاحب کی ذات ایسی ہے جس میں ادائے دلربانہ بھی ہے انداز حکیمانہ بھی۔ آپ مرشد کے در کے دربان بھی ہیں اور بزم عشق کے محرم اور راز دان بھی، عاجز و انکسار بھی ہیں۔ پرہیز گار و تقویٰ شعار بھی، صاحب وصدق و یقیں بھی اور خادم دین مبین بھی، انداز میں تاثیر بھی ہے اور کاموں میں تدبیر بھی۔ بفرمان اقبالؒ

نگاہ بلند ، سخن دلنواز ، جاں پرسوز
یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لیے

راقم السطور کے ساتھ آپ انتہائی شفقت فرماتے ہیں جب آستانہ پر حاضری ہو تو اتنی محبت فرماتے ہیں کہ اپنی بے مائیگی کا حد درجہ احساس ہوتا ہے۔ پچھلے دنوں آستانہ عالیہ پر حاضری کا حکم ہوا تو راقم بسر وچشم وہاں پہنچا۔ عصر کی جماعت ہو رہی تھی۔ بعد از نماز میں نے دست بوسی کی آپ نے مجھے قریب بیٹھنے کا حکم دیا۔ آپ کی مسند کے بائیں طرف پروفیسر نواز ذوگر صاحب تشریف فرما تھے۔ میں ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ ختم

خواجگان کا آغاز ہوا۔ دوران ختم شریف کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ آپ نے میری طرف بغور دیکھا۔ جب بھی دیکھتے مسکرا دیتے۔ میں بھی مسکرا دیتا دل تھا کہ خوشی سے اچھلا جا رہا تھا۔ دل میں لڈو پھوٹ رہے تھے کہ چشم بددور کہ آج کیا خاص بات ہے۔ زہے نصیب کہ میں بھی نگاہوں میں ہوں۔ لیکن آپ کی متلاشی سی نگاہوں کو دیکھ کر حیران بھی ہوا۔ القصہ ختم شریف اپنے اختتام کو پہنچا۔ دل کر رہا تھا کاش محفل اور لمبی ہو جائے اور یہ کیفیت اسی طرح جاری رہے

بہت لگتا ہے جی صحبت میں ان کی
وہ اپنی ذات سے اک انجمن ہیں

آخر نہ رکنے والا وقت جاری رہا۔ سورج ڈوب گیا۔ مغرب کی نماز کے بعد آپ کے حجرہ میں حاضر ہوا میں متجسس تھا کہ خصوصی نظر عنایت کی وجہ کیا ہے؟ دل ہی دل میں عقدہ حل کرتا رہا مگر بے سود۔ آخر خود فرمانے لگے کہ "مجھے شکایت ملی تھی کہ تم داڑھی کٹواتے ہو مگر تمہاری داڑھی اس کا رد کر رہی ہے اس وجہ سے مجھے خوشی ہوئی" پہلے تو مجھے شکایت لگانے والے پر انتہائی غصہ آیا۔ دل میں نجانے کیا کیا باتیں آئیں مگر اسے یار لوگوں کی عنایت سمجھ کر غصہ تھوک دیا کہ رقیبوں کی مہربانی سے یہ چند گھڑیاں نصیب ہوئی ہیں۔

70 آپ کو اپنے شیخ مجدد عصر پیر طریقت، شیخ المشائخ حضور محبوب سجان اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک دامت برکاتہم العالیہ سے انتہا درجہ کی محبت ہے اپنے پیرو مرشد کے نام پر سب کچھ لٹا دینے کو تیار رہتے ہیں۔ جب آستانہ عالیہ باڑہ پشاور حاضر ہوتے ہیں تو حضور سیدی مبارک صاحب کی خدمت تو اپنی جگہ وہاں کے خدام وطلباء کی خدمت کرتے نہیں تھکتے۔ حضور محبوب سجان کی عزت و ناموس کی خاطر اپنا آپ قربان کرنے کو تیار رہتے ہیں۔

جب پیر محمد چترالی کا مسئلہ پیدا ہوا اور علماء کے ذہن میں غلط فہمیوں نے جنم لیا تو آپ نے ابا جان کو ساتھ لے کر قریہ قریہ گھوما شہر شہر گئے راتوں کو دن بنا ڈالا اور اپنے پیرو مرشد کے متعلق لوگوں کے غلط خیالات کا قلع قمع کیا۔

حضور سیدی محبوب سبحان بھی اپنے اس مرید صادق الیقین سے انتہا درجہ کا انس رکھتے ہیں۔ جب بھی میاں صاحب پشاور آستانہ عالیہ پر حاضر ہوتے ہیں تو حضور محبوب سبحان کمال محبت فرماتے ہیں اور کھانے پر اپنے ساتھ بٹھاتے ہیں، بوقت محفل اپنی مسند کے ساتھ بیٹھنے کو حکم فرماتے ہیں۔

سنت رسول ﷺ پر اتنی سختی سے عمامے کا عادی نہ ہو جائے بڑی بڑی محافل میں تارکین سنت رسول پر گہری ناراضگی کا اظہار فرماتے ہیں دوران محفل اگر کسی موضوع پر تقریر فرما رہے ہوں اور کوئی مولانا چھوٹی داڑھی والا نظر آجائے تو تقریر کا رخ موڑ کر خفگی کے اظہار میں سنت رسول سے محبت کا درس دیتے ہیں یقیناً یہ ناراضگی اللہ و رسول کی محبت کی وجہ سے ہوتی ہے۔

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے ہے

مسلک اہلسنت کا درد آپ کے اندر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے اکثر اپنے بیانات میں اتحاد اہلسنت پر زور دیتے ہیں۔ اسی حوالے سے آپ کی خدمات قابل ستائش ہیں۔ 30 اکتوبر کو موچی دروازہ میں ہونے والی سنی کانفرنس کی کامیابی کا سہرا آپ ہی کے سر سجتا ہے۔ کیونکہ اس کانفرنس میں اکثریت سیفیوں کی تھی جنکی آمد آپ ہی کے ایماء پر ہوئی۔ اس کے علاوہ پشاور اور دوسرے علاقہ جات سے آنے والے مہمانوں کے آپ ہی میزبان تھے اپنی نوکری سے حاصل ہونی والی پنشن کو بے دریغ اپنے مہمانوں کی مہمان نوازی پر صرف کر دیا۔ ان کی رہائش کا مناسب بندوبست خود کیا۔ اسی طرح

2اپریل 2000ء کو ملتان میں ہونے والی سنی کانفرنس میں بھی آپ نے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ اس کانفرنس میں حضور سیدی محبوب سبحان دام ظلہ کی آمد آپ کی کاوشوں کا نتیجہ تھی۔ اس کے علاوہ مہمانوں کو رہائش کے طور پر ہوٹلوں میں ٹھہرایا اور ان کا کرایہ خود ادا کیا۔ بعضوں کے لیے آپ کے مریدین نے اپنے مکان خالی کر دیئے جو کہ آپ کی اعلیٰ تربیت پر دال ہے۔

اس کے علاوہ یا رسول اللہ ﷺ ریلی ہو یا مسئلہ ختم نبوت، مسئلہ ناموس رسالت ہو یا ناموس ولایت (داتا دربار کا مسئلہ) آپ ہر جگہ اپنی خدمات کے لیے پیش پیش رہتے ہیں۔

اس دور پر فتن میں آپ کا آستانہ تربیت کا ایک بہترین مرکز ہے جہاں آنیوالا ہر پیاسا نہ صرف سیراب ہوتا ہے بلکہ ساقی بن کر دوسرے پیاسوں کو سیراب کرتا ہے۔ مخالفین حق کی مخالفت کے باوجود آپ کے کام میں نہ تو کوئی فرق آیا ہے نہ کمی ہاں البتہ دن بدن ترقی ضرور ہو رہی ہے

ہوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مرد درویش حق نے جس کو دیئے ہیں اندازِ خسروانہ

اللہ کرے آپ کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رہے اور آپ کا فیض تا قیامت جاری رہے امین بجاہ النبی الکریم ﷺ

رہے تا ابد فروزاں تیرا خاور درخشاں
تیری صبح نور افشاں کبھی شام تک نہ پہنچے

مقرر شعلہ بیاں واعظ خوش الحاں حضرت مولانا **مشتاق احمد** سلطانی گوجرانوالہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الحمدللہ آستانہ عالیہ راوی ریان شریف آستانہ حضور میاں محمد سیفی سرکار کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کیف سرور مستی اور سرکار کی سنت مبارکہ کا جلوہ نظر آتا ہے۔ آپکے وجود کی برکت سے ہزاروں لوگوں کو ہدایت نصیب ہورہی ہے۔ اللہ ہمیشہ آپکو سلامت رکھے (امین بجاہ سید المرسلین)

مشتاق احمد سلطانی گوجرانوالہ

فاضلِ نوجواں مقرر حضرت علامہ مولانا **حسنات احمد مرتضیٰ** ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنت ضلع لاہور

آج راوی ریان شریف حاضری ہوئی، جونہی آستانہ میں داخل ہوئے بلند و بالا وسیع و عریض اور نہایت خوبصورت مسجد دیکھ کر دلی، روحانی خوشی ہوئی، ہے کہ حضرت پیر طریقت رہبر شریعت قبلہ سرکار میاں محمد سیفی حنفی صاحب بڑی محبت پیار اور سچے عاشق رسول کا کردار ادا کرتے ہوئے اللہ کے گھر کی تعمیر کی ہے پھر سرکار قبلہ میاں صاحب نے طالبات اور طلباء کا الگ الگ مدرسہ بنانے کا جو پروگرام بنایا ہے۔ یہ بہت ہی عمدہ اور احسن ہے دعا ہے کہ رب کریم اپنے حبیب رحمت عالم ﷺ کے قدموں کی طفیل جلد پایۂ تکمیل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (امین)

حسنات احمد مرتضیٰ

ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنت ضلع لاہور

مجاہد اہلسنت عاشق رسول ﷺ حضرت علامہ مولانا **قاری سلیم زاہد**

امروز علماء کرام کے ہمارہ آستانہ عالیہ پر دوسری مرتبہ حاضری کا شرف حاصل ہوا تیسری مرتبہ شرف ملاقات ہے گستاخ رسول مولوی سعید آف بچلو کی موضع نوکھر کے خلاف قبلہ پیر کی دلچسپی ایک عاشق رسول ﷺ کی محبت کا مظہر ہے جو ہمارے لئے حوصلہ مند ہے۔آستانہ کا عاشقانہ غلامانہ خادمان رسول کا ماحول ہے آپ سے عرض بھی کیا گیا آپ اس قافلہ کی سرپرستی فرمائیں جو کہ اپنے شفقت کا اظہار فرمایا

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را ''امین''

حضرت علامہ مولانا **نصیر احمد** صاحب

حضرت مولانا حافظ **یعقوب فریدی** جنرل سیکرٹری تحفظ ناموس رسالت ایکشن کمیٹی گوجرانوالہ

آج مورخہ **11-10-2001** کو مقدمہ **135/2001** بجرم **295-C** تھانہ کوٹ لدھا ضلع گوجرانوالہ کے ملزم مولوی سعید کے خلاف ہائیکورٹ میں پیشی پر عدالت نے ملزم کی آئندہ پیشی **14-11-2001** مقرر کی ۔واپسی پر علماء اکرام پیر سید مراتب علی شاہ صاحب قاری محمد سلیم زاہد صاحب، مفتی محمد اشرف جلالی صاحب، مفتی محمد حسین صدیقی صاحب، حافظ محمد قاسم ضیاء صاحب، حافظ محمد یعقوب فرید، مولانا عبدالغفور رضوی اور مولانا نصیر احمد صاحب نے مشترکہ طور پر فیصلہ کیا کہ قبلہ پیر صاحب کی زیارت کی جائے آپکو پیروی مقدمہ سے آگاہ کیا گیا تو آپ نے خوشی کا اظہار کیا اور اپنے قلبی، عملی تعاون کا یقین دلایا اور سرپرستی کا فیصلہ فرمایا۔

پیر طریقت حضرت علامہ مفتی پیر **سید محمد عارف** شاہ اویسی محمدی سیفی (کراچی)

بسمه الله الذی اخرج ما ادرج فی اللوح بالقلم و علمه الانسان مالم یعلم

تذکرہ ءکرامت

ہم دو بھائی محترم علامہ سید عبدالقادر شاہ محمدی سیفی صاحب اور راقم الحروف از عقید تمندان میاں صاحب مبارک ہیں۔

بڑے بھائی جان اس دربار سے فیض یافتہ ہیں اور میرے ساتھ انکی نگاہ کام کرتی ہے ہمارے مرشد خانہ آستانہ عالیہ کنگرو یہ نقشبندیہ مانسہرہ میں غوث زمانہ پیر محمد کنگروی صاحب سے قبلہ سید عبدالقادر شاہ صاحب کے سنجیدہ مراسم تھے اور اس راقم الحروف کے ساتھ خوش کلامی سے چائے پیتے ہوئے وہ بھائی جان سے فرماتے تھے کہ چائے پیو اور مجھے فرماتے تھے کہ چائے اسکا (پشتو) خوش کلامی میں جب ہم راوی ریان حاضر ہوئے میرا پانچواں سبق تھا تو قبلہ قطب پنجاب میاں صاحب مبارک کے سامنے چائے آ گئی آتے ہی سید عبدالقادر شاہ صاحب سے فرمایا چائے پیو اور مجھے دیکھ کر اس خوشکلامی میں فرمایا کہ چائے اسکا نہ پوچھئے کہ اس وقت کیا کیفیت ہوئی۔

جوندیوں وی تیری آں مویاں مٹی وی غلام ہوسی

فقیر عارف محمدی سیفی اویسی کراچی

حضرت علامہ پیر طریقت جناب محمد شہزاد مجددی سیفی صاحب

بسم اللہ الرحمن والصلوۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم

"بحمد اللہ تعالیٰ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سے وابستہ مشائخ کی دینی و روحانی علمی اور سیاسی خدمات عالم اسلام میں ہمیشہ بنظر احترام دیکھی جاتی رہی ہیں۔ وسط ایشاء بلاد عرب اور سرزمین ہند کو اس نورانی بیج کی پرورش کا موقع امتیازی حثیت سے میسر آیا۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے جس علم حق کو باطل کے ایوانوں اور جابر سلطانوں کے سامنے سربلند کیا۔ آج ایک بار پھر مقام مجددیت کا وہ پرچم اپنے دست ولایت میں تھامے ایک مردحق آگاہ پیکر عرفان اور قاسم فیضان حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی دامت برکاتہم القدسیہ کی صورت میں مطلع جہان اور افق عالم پر آفتاب معرفت بن کر جلوہ گر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس ذات والا صفات کے کمالات کا احاطہ کرنے کے لیے دفتر کے دفتر بھی کم ہیں۔ گذشتہ دنوں حضرت نے اہلسنت کے اتحاد اور وسیع تر مفاد کے پیش نظر ملتان "سنی کانفرنس میں قدم رنجہ فرمایا اور عوام اہلسنت کی آنکھوں کی پیاس اپنے شربت دیدار سے بجھائی۔ آپ کے ہمراہ اکابر خلفاء اور علماء و مشائخ سلسلہ عالیہ سیفیہ بھی کثیر تعداد میں رونق افروز تھے۔ حضرت علامہ عبدالحیٔ زعفرانی حضرت پیر محمد شاہ روحانی سید نور علی شاہ، سید احمد علی شاہ اور حضرت میاں محمد سیفی کے علاوہ آپ کے صاحبزادہ شیخ الحدیث مولانا محمد حمید جان صاحب، صاحبزادہ اور دیگر بیٹوں اور پوتوں نے بھی اس کانفرنس میں شرکت کی۔

ملتان کی ولایت آشنا فضاؤں میں جب آپ نے اپنے انفاس کی خوشبو بکھیری تو اولیاء ملتان کی روحیں فرط مسرت سے جھوم اُٹھیں۔ اہل ملتان اپنی قسمت پر رشک کرنے لگے۔ مسجدیں ذکر الٰہی سے معمور ہوگئیں۔ ہر طرف خانقاہی تاثیر اور روحانی برکات

نے یوں اور روحوں کا احاطہ کر رکھا تھا۔ ملتان کی تاریخی مسجد، طوطاں والی، میں ایک
تاریخی محفل کا انعقاد اور کسی کو کیا مسجد کے در و دیوار کو بھی تا ابد یاد رہے گا۔ پیر طریقت
ڈاکٹر سرفراز احمد سیفی صاحب کے ارد گرد ارادتمندوں نے نہایت خلوص سے فیوض و
برکات اپنے دامان باطن میں سمیٹے۔ ملتان اور اہل ملتان کو قیوم زماں کا دیدار مبارک
ہو۔ اور پھر وہ لمحات سعید بھی آ پہنچے جب یہ ابرنیساں معارف سرزمین لاہور کو سیراب
کرنے کے لیے آمادہ لطف و کرم ہوا۔ حضرت سیدی و مرشد المبارک قدس سر آستانہ
عالیہ راوی ریان شریف تشریف لائے تو موٹروے سے ان کا عظیم الشان استقبال کیا
گیا۔ اللہ اللہ! ولایت کے سلطان کی سواری قدیم روایتی انداز سے چلی آ رہی تھی۔
افغانستان کے کوہساروں سے اتر کر پاکستان کے میدانوں کو زینت بخشنے والا یہ روحانی
شہزادہ بگھی پر سوار عقیدتمندوں مریدوں اور جانثاروں کے جھرمٹ میں اور بھی دلکش
اور دل نواز لگ رہا تھا۔ حضرت میاں محمد سیفی صاحب زید مجدہ نے ایک مخلص مرید کی
طرح اپنے احباب کے ساتھ اپنے شیخ کامل کا فقید المثال استقبال کیا۔ حضرت مبارک
مدظلہ نے تقریباً تین دن یہاں قیام کیا۔ روحانی علمی اور تربیتی نشستیں منعقد ہوئیں۔
سالکین اور مریدین کے علاوہ مختلف علماء کرام اور دیگر سلاسل کے مشائخ نے بھی
حضرت سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ آخری دن علماء کرام سے نہایت علمی اور
پرمعارف خطاب فرمایا جس کی ترجمانی کے فرائض راقم الحروف نے سرانجام دیے۔
اہل علم نے علم سے جھولیاں بھر لیں۔ اہل سلوک نے طریقت کی تعلیم حاصل کی۔ اہل
ذکر وفکر کا ادراک اور بڑھ گیا۔ مست اور بھی مست ہوگئے۔ جذب و حال والے کیف
و مستی کے عالم میں جام پر جام پیتے رہے۔ چشم فلک حیرت سے یہ منظر دیکھتی رہی۔

آخر وہ ساقی جام وصال عازم سفر ہوا۔ حضرت مبارک پوری شان وشوکت
سے نکلسن روڈ لاہور سے ہوتے ہوئے بذریعہ ہوائی جہاز واپس آستانہ عالیہ سیفیہ

کھوری باڑہ شریف تشریف لے گئے۔

ای ہم نفسان محفل ما رفتید ولے نہ از دل ما

راقم الحروف الحقیر محمد شہزاد مجددی

حضرت شیخ المشائخ زبدۃ السالکین میاں محمد حنفی سیفی ماتریدی

کے بارے میں مشاہیر اہلسنت کے تاثرات

پیر طریقت پروفیسر ڈاکٹر محمد سرفراز ڈوگر محمدی سیفی

تو مگو اندر جہاں یک بایزید بود و بس

ہر کہ واصل شد بہ جاناں بایزید دیگر است

ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی

پیر طریقت حضرت علامہ **حافظ والقاری محمد امین** عابدی حنفی سیفی

خطیب مرکزی جامع مسجد حنفیہ غوثیہ مدینہ چوک (بھٹہ چوک)

بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد اللہ رب اللعلمین

الصلاۃ والسلام علی رسولہ لامین الکریم

امابعد!

حضرت پیر طریقت عاشق ماہ رسالت حضرت میاں محمد سیفی حنفی ماتریدی جامع کمالات ظاہر و باطن کے مالک ہیں۔ انھوں نے بہت کم عرصہ میں شب و روز کی محنت سے اپنی

عظمت کا سکہ منوایا ہے۔آپ نے اپنے مرشد گرامی کی توجہ نظر وعنایت سے اور ذاتی کاوشوں سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ کے حلقہ ہائے ذکر پوری دنیا میں قائم کیے ہیں۔ انٹرنیٹ کے ذریعہ بھی سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ کو پوری طرح اجاگر کیا ہے۔ میاں صاحب مبارک کے مریدین نے ڈنمارک، لندن، جرمنی، عرب امارات میں ذکر کی ترویج کیلئے خاصا کام کیا ہے۔ اور ہر طبقہ فکر کے لوگ لسانی امتیاز کے بغیر اس مبارک سلسلے میں داخل ہوئے ہیں۔ اس وقت حضرت میاں محمد سیفی مبارک کے علاوہ بھی مرشدی اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک کے خلفاء و مریدین پوری دنیا میں کام کر رہے ہیں۔ اور خلفاء کے مریدین اور ان کے مریدین بھی اس سلسلے کو آگے بڑھانے میں شب و روز کوشاں ہیں۔ چونکہ اس سلسلے میں فیض و برکات بہت زیادہ ہیں۔ اس وجہ سے جو بھی کسی سیفی شیخ کی نظروں میں آجاتا ہے وہ مایوس نہیں ہوتا اور نہ وہ محروم رہتا ہے۔ حضرت میاں محمد سیفی حنفی ماتریدی حضرت مبارک کے سرکردہ اور معتبر خلفاء کرام میں سے ہیں۔ اور ان کے کمال کی وجہ اپنے مرشد گرامی سے محبت و اخلاص ہے۔ جس طرح میاں صاحب مبارک کا اپنے مرشد سے اخلاص بڑھتا جاتا ہے۔ اسی رفتار کے ساتھ ان کے کمالات اور شہرت میں روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے۔ میں تو اس کو مرشد کی نظر وعنایت ہی تصور کروں گا۔ اللہ تبارک سے دعا ہے کہ وہ میاں صاحب مبارک کے درجات و کمالات میں اور ترقی فرمائے۔

آمین

حافظ والقاری

محمد امین

8

حضرت علامہ مولانا محمد حسین اظہر چشتی صاحب

پیرطریقت امیر شریعت میاں محمد سیفی صاحب اس دور میں بڑی برگزیدہ شخصیت ہیں اور تصوف میں آپکا اعلیٰ مقام ہے۔

اور صوفیائے کرام میں ایک نمایاں حیثیت رکھتے ہیں انکا فیض عام ہے اور اہلسنت کیلئے بڑی خدمات ہیں۔ وہ ایک درویش کامل ہیں انکے پیر مرشد کی ان پر خاص نظر کرم ہے جسکی وجہ سے اہل ذوق حضرات کو فیض و برکات سے نواز رہے ہیں۔

محمد حسین اظہر چشتی قادری

ناظم مدرسۃ البنات اظہر الاسلام

چیئرمین بزم ذکر رسول ﷺ

حلقہ ٹاؤن شپ لاہور

علامہ مولانا غلام شبیر فاروقی

پرنسپل جامع اسلامیہ حنفیہ ٹاؤن شپ لاہور

امیر جماعت اہلسنت ٹاؤن شپ لاہور

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت میاں محمد سیفی صاحب ایک درویش منش صوفی انسان ہیں۔

اور ایک باکمال شیخ طریقت ہیں اور پیرو مرشد کے منظور نظر خلیفہ ہیں۔

مجھے ایک دفعہ اتفاق ہوا مدرسہ کے افتتاح کے موقع پر حضرت میاں محمد سیفی صاحب سے ملاقات اور گفتگو اس میں پاکستان کے جلیل القدر علماء اور مشائخ موجود تھے۔

میں نے محسوس کیا کہ حضرت میاں صاحب پر اپنے پیرو مرشد کی خاص نگاہ ہے۔

اور اگر صوفیاء میں بیٹھے ہوں تو ایک صوفی کامل لگتے ہیں۔ اگرچہ وہ کسی مدرسہ سے

فارغ نہیں لیکن پھر بھی جوانھوں نے دین کے کام کا بیڑا اُٹھا رکھا ہے یہ بہت بڑا کام ہے۔اسکے برعکس وہابیت کے مرکز میں اہل سنت اور یا رسول اللہ ﷺ کا نعرہ بلند کیا۔ 29 کہ میرے پیر کا کمال ان کے خود الفاظ ہیں کہ میں تو ایک مزدور تھا۔ پیر نے ایک نگاہ سے تقدیر بدل دی۔

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیریں دیکھی

میرے خیال کے مطابق پنجاب میں سلسلہ عالیہ سیفیہ کا جتنا کام انھوں نے کیا ہے شاید ہی کسی اور نے کیا ہو۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت اور ثابت قدمی کے ساتھ اپنے پیرومرشد کی نظر سے اشاعت دین کیلئے کام کرتے رہیں۔

احقر غلام شبیر فاروقی

صاحبزادہ فقیر **فیض رسول** ناظم اعلیٰ المدرسہ الاسلامیہ رحمت العلوم ملتان شریف

سجادہ نشین آستانہ عالیہ حسینیہ چشتیہ محمود کوٹ ضلع مظفر گڑھ

انہیں کی یاد رہتی ہے۔ میرے مرشد کریم لجپال نے ایسا کرم کیا ہے کہ میں ہر وقت شاد رہتا ہوں میں نے رب کو بھی یہ فریاد کی ہے کہ خدا کرے کہ فیض مرتے دم تک اسی طرح بستا رہے۔

شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ولایت اقبال چشتی (ساہیوال)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کے فرمان کی تعمیل میں ہر ذی شعور مسلمان میں یہ فطری تڑپ ہوتی ہے کہ وہ کسی بزرگ کامل کی صحبت میں کچھ عرصہ گزار کر صد سالہ اطاعت بے ریا سے بھی زیادہ ثواب حاصر کر سکے بقول مولائے روم

یک زمانہ صحبت با اولیاء بہتر از صد سالہ اطاعت بے ریاء

یہی فطری تڑپ تھی کہ بندہ ناچیز نے غزالی زماں رازی دوراں قطب الاقطاب حضرت علامہ مولانا سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی نور اللہ مرقدہ کی صحبت اور بیعت کی سعادت حاصل کی ان کی وفات حسرت آیات کے بعد جس بھی بزرک کامل کا چرچا سنا تو اسکی زیارت کی تڑپ پیدا ہوئی میرے عظیم دوست اور محسن جناب حضرت علامہ مولانا صوفی محمد مظہر فریدمحمدی سیفی دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے مرشد کامل عمدۃ السالکین زبدۃ العارفین سلطان العاشقین حضرت پیر میاں محمد سیفی مبارک دامت برکاتہم العالیہ اور اپنے دادا مرشد مجدد عصر حاضر حضرت علامہ مولانا سید اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک پیرارچی شریف کی کامل بزرگی اور ولایت کا کئی مرتبہ ذکر فرمایا تو ان بزرگوں کی زیارت کے شوق نے تڑپا کے رکھ دیا۔ اپریل کو ملتان میں عالمی سنی کانفرنس جماعت اہلسنت کے زیر اہتمام حضرت علامہ مولانا سیدنا پروفیسر سید مظہر سعید کاظمی دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ کاظمیہ سعیدیہ ملتان شریف کی زیر سرپرستی منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس پر یہ بزرگ بھی تشریف لائے۔ کانفرنس کے بعد جامع مسجد طوطلاں والی میں ان بزرگوں نے محفل کرائی بندہ ناچیز کو اس میں حاضری کا شرف حاصل ہوا جب ان بزرگوں پر پہلی نظر پڑی تو بندہ نے انہیں اپنے اس سرائیکی کالم کا مصداق پایا۔

جیندے سینے عشق رسول ہووے اوندے منہ توں کردے پھل ہن
توڑے سینے درد ہزار ہون پر دراوں کوں ویندے بھل ہن
راند ہن مست یاردے وچ تے تے وچ خوف خدا وجندے گھل ہن
جذاں ٹردن ملک عدم دو فیض لکھیں دنیا تے وبندے ہل ہن

ترجمہ:۔ جس شخص کے سینے میں عشق رسول ﷺ ہوتا ہے جب وہ بات کرتا ہے تو اسکے منہ سے پھول جھڑتے ہیں۔ اگرچہ ایسے لوگوں کے سینوں میں ہزاروں درد اور مصائب وآلام ہوتے ہیں مگر وہ ان دردوں کو بھول جاتے ہیں۔ وہ ہر وقت سنت رسول ﷺ کی ادائیگی میں مست رہتے ہیں اور خوف خدا میں وہ گھل جاتے ہیں۔ اے فیض جب یہ لوگ ملک عدم کی طرف چلے جاتے ہیں تو انکی شہرت کا یہ عالم ہوتا ہے کہ وہ پوری دنیا میں مشہور ہوجاتے ہیں یعنی ان حضرات کو بعد از وصال زیادہ شہرت نصیب ہوتی ہے۔ بندہ ناچیز نے حضرت سید نا اخندزادہ المبارک کی دست بوی کا شرف حاصل کیا اور ان سے سبق لیا اس کے بعد اس ناچیز پر پہلی توجہ سرکار میاں محمد سیفی صاحب نے فرمائی۔ حضرت سرکار میاں محمد سیفی صاحب ایک فنافی الشیخ بزرک کامل ہیں اور اپنے پیر کامل کی اداؤں میں ہر وقت مست رہتے ہیں۔ انہوں نے اپنے ظاہر کو مرشد کے رنگ میں رنگ دیا ہے اور ناواقف بندہ ان کے اور ان کے پیر کے درمیان فرق نہیں کرسکتا انہیں اپنے مرشد کامل کی طرف سے خصوصی عنایت حاصل ہے انہیں اس خاص کرم پر بڑا سکون حاصل ہوتا ہے اور ہر وقت خوش وخرم رہتے ہیں بقول شاعر

میکوں کوئی غم نی پیا خوش وسداں یار سنے آباد ہیی
میں ڈکھ تے ویردکوں کیا جانڑاں راندھی ہر ویلے اوندی یاد ہیی
لجپال ہے انجھاں کرم کنتا راندھا ہر ویلے تھوں شاد ہیی
شالا فیض دے ایویں مردیں تئیں کیتی فریاد ہیی

ترجمہ:۔ مجھے کوئی غم نہیں کیونکہ میرے سینے میں میرا مرشد ہر وقت آیا رہتا ہے اس لئے میں خوش وخرم بس رہا ہوں میں دکھوں اور مصائب و آلام کو کچھ نہیں سمجھتا کیونکہ مجھے ہر وقت بندہ ناچیز کو ماہ نور برکت ربیع الاول شریف آستانہ عالیہ سیفیہ ساہیوال شریف حاضری کا اتفاق ہوا۔ وہاں پر ایک عظیم الشان محفل میلاد النبی انعقاد پذیر تھی اس محفل کی روح رواں ہستی مخدوم المشائخ بقیۃ السلف اور حجۃ الخلف حضرت میاں محمد حنفی سیفی زیب آستانہ عالیہ سیفیہ محمدیہ راوی ریان شریف آف لاہور تھی ۔مصافحہ کرنے اور قریب سے زیارت کا شرف نصیب ہوا۔ نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق اذا روءا ذکر اللہ۔ جب انہیں دیکھا جائے تو اللہ کی یاد آجائے کا حقیقی منظر دیکھنے کا موقع ملا۔ حضرت فضیلۃ الشیخ قبلہ میاں صاحب صورتِ محمد اور سیرتِ احمدی علیہ التحیۃ والثناء کا عملی نمونہ نظر آئے۔ سامعین کا نظم ونسق اور مریدین کا اخلاق محبت دیکھ کر دل گواہی دینے لگا کہ واقعی اس سلسلہ کے بارگاہ سرورِ کون و مکان میں قبولیت ہے اور وہاں سے خصوصی فیضان کے ذریعہ ہمہ وقت پذیرائی ہو رہی ہے۔ حقیر نے آپکی زبان مبارک سے جو الفاظ سنے وہ یہی تھے ،دورنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا۔ سراسر موم ہو جا یا سنگ ہو جا اپنے لاکھوں طالبوں کو دینی خصوصی تربیت سے ساحل مراد پر پہنچا دیا ہے۔ ان صوفیاء کرام کا ملت اسلامیہ پر عظیم احسان ہے سچ ہے البرکۃ مع اکابرکم

پیر طریقت حکیم جواد الرحمٰن نظامی سیفی صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ

تمام تعریفیں اللہ عزوجل کی ہیں اور تمام صفات کا مالک وہ ذاتی طور پر ہے اور جسے چاہتا ہے اپنی صفتوں سے نواز دیتا ہے اور درود وسلام حضور آقا و مولا علیہ ﷺ پر کہ پوری کائنات کا حسن جمال اکٹھا کر لیا جائے تو آقا علیہ ﷺ کے نور کے حسن پاک کی ایک کرن کے برابر نہیں ہوسکتا۔

حضرت پیر طریقت راہبر شریعت گنج العرفان جناب میاں محمد حنفی سیفی دامت برکاتہم العالیہ وہ ہستی ہے جن کو رب کریم عزوجل اور محبوب کبریا علیہ ﷺ نے اتنا نوازا ہے کہ بیان کیلئے الفاظ نہیں ہیں بلکہ گلشن مصطفیٰ علیہ ﷺ کے وہ پھول ہیں جس کی خوشبو میں جو مستی ہے ہزاروں میل دور بھی کوئی سنتا ہے تو اس پر بھی حال طاری ہو جاتا ہے کبھی سنتے تھے کہ ولی کامل ومکمل جس کو ایک نظر پیار کی دیکھ لے تقدیر بدل دیتا ہے یہ وہ ولی کامل ہیں جو ایک نظر سے جام عشق مصطفیٰ علیہ ﷺ پلا کر قلب کی صفائی کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اس گلشن کی نسبت کو سلامت رکھے۔

حکیم جواد الرحمٰن نظامی سیفی

عالمی مبلغ اسلام مجاہد ملت آفتاب سادات

صاحبزادہ پیر سید **محمد علی** رضا بخاری سیفی آستانہ عالیہ بساہاں شریف

حضرت قبلہ میاں صاحب کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔آپ سلسلہ سیفیہ کے تابندہ ستارے اور صوفی باکمال ہیں۔درد اہلسنت سے لبریز دل کے حامل ہیں۔طریقت کی جو خدمات اللہ تعالیٰ نے آپ سے لی ہیں ایسی سعادتیں خال خال لوگوں کے حصے میں آتی ہیں۔آج راوی ریان روحانیت کا ایک مرکز ہے۔ایک وسیع وعریض آستانہ،دیدہ زیب مسجد اور(اس آستانہ ومسجد) اور اس دنیا کے،ناخدا حضرت میاں صاحب دن رات خدمت اسلام میں مصروف ہیں۔لوگ دن رات آتے ہیں اور چشمہ فیض سے سینوں کو لبریز کر کے لوٹتے ہیں۔حضرت قبلہ میاں صاحب کی شفقتیں اور محبتیں جو ہمارے ساتھ وابستہ ہیں وہ ہمارے لئے باعثِ صد افتخار ہیں۔اللہ تعالیٰ ایسی ہستیوں کا سایہ ہمارے سر پر تادیر قائم رکھے۔آمین۔بجاہ النبی الکریم

حضرت صوفی محمد عالم خان عابدی سیفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم

امابعد!

میں میاں صاحب کے پیر بھائی مفتی پیر محمد عابد حسین سیفی کا مرید ہوں اور انہی کی وساطت سے حضرت میاں صاحب مبارک کو جانتا ہوں۔ میاں صاحب ایک محبت والا دل رکھتے ہیں اور اللہ کے بندوں سے پیار کرتے ہیں یقیناً اللہ والوں کی یہی نشانی ہے کہ انہیں اللہ کے بندوں سے پیار ہوتا ہے۔ مجھے میاں صاحب سے ایک اور بھی نسبت حاصل ہے اور وہ یہ کہ وہ میرے ھم علاقہ ہیں۔ علاقہ کی قدر اس وقت زیادہ ہوتی ہے جب دونوں علاقہ سے دور ہوں میں بھی لاہور میں مقیم ہوں اور حضرت کا آستانہ بھی لاہور میں ہے جب ملاقات کا شرف حاصل ہوتا ہے تو اس میں علاقائی کشش قدرے زیادہ ہوتی ہے اس کے علاوہ ہمارے حضرت کے پیر بھائی تو کافی زیادہ ہیں مگر میاں صاحب کو حضرت کے پیر بھائیوں میں سے خاص مقام حاصل ہے ہم نے اپنے حضرت کی گفتگو مجالس ونشست اور میاں صاحب کے مریدوں کا آستانہ عالیہ عابدیہ سیفیہ پر آنا جانا فون و پیغام خود ہمارے حضرت کا آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان جانا اور میاں صاحب کا آستانہ عالیہ عابدیہ نادر آباد میں کثرت سے آنا جانا اس بات پر دال ہے کہ ان پیر بھائیوں کے آپس میں گہرے تعلقات ہیں اس نسبت کی وجہ سے حضرت میاں محمد سیفی کو انتہائی قدر وعزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جیسے ہمارے مرشد کو اپنے مرشد سے عظیم نسبت حاصل ہے یقیناً میاں صاحب مبارک بھی اسی باغ سیفیہ کے ایک پھول ہیں۔ جس بحر بے کنار میں ہمارے شیخ غوطہ

زن ہوئے اسی کے کاسہ بردار ہیں۔ حضرتِ مبارک نے صرف ہمارے شیخ اور میاں صاحب ہی کو سیراب نہیں کیا بلکہ وہ بحرِ بے کراں ہے جس سے عرب وعجم سیراب ہو رہا 41 ہے۔ اس دور میں حضرت مرشدی مجدد ملت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک کا وجود بہت بڑی نعمت ہے یہاں، پر میں شیخ الحدیث غلام رسول رضوی صاحب کے الفاظ نقل کرتا ہوں کہ'' اخندزادہ سیف الرحمٰن وہ ہیں جن سے لاکھوں انسانوں کی اصلاح ہو رہی ہے اور مجھے بھی انہیں کے بحرِ بے کنار سے قطرات حاصل کرنے والوں سے کچھ قطرے حاصل ہوئے اسی بحر کے چند موتی چننے کی مجھے بھی سعادت نصیب ہوئی ہے اللہ کرے کہ وہ لوگ جو ان سیفی بزرگوں کے مقام وکمالات سے بے خبر ہیں کو سمجھ عطا ہو جائے اور اس ذکر کی بدولت وہ لوگ بھی بہرہ مند ہوں اور ان کا سینہ بھی ذکر خدا سے لبریز ہو جائے۔ اور وہ ان بزرگوں کے دربار کے خوشہ چیں بن جائیں۔ امام ربانی نے فرمایا کہ'' قلب میں ذکر خدا جاری کرنا مردہ زندہ کرنے سے بہتر ہے'' اور سلطان العارفین حضرت سلطان فرماتے ہیں۔

بنا پڑھیاں پیا پڑھیوے ہو

حضرت امام ربانی کے مدتوں بعد یہ توجہ سے کمال صرف سیفی بزرگوں ہی سے حاصل ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت میاں محمد سیفی اور ہمارے شیخ مکرم اور دادا مرشد اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک کو عمر خضری عطا فرمائے اور اس آستانے کا فیض اسی طرح رواں دواں رہے۔ آمین بجاہ الحبیب الکریم ﷺ

حضرت صوفی ضیاء اللہ سیفی

ناظم جامعہ جیلانیہ رضویہ لاہور کینٹ

حضرت میاں محمد سیفی مبارک کو میں ان کے مریدوں کے حوالے سے جانتا ہوں۔ ایسے کئی بدقماش جو راہ راست سے بھٹکے ہوئے تھے۔ ان کی توجہ اور تربیت کی برکت سے وہ متبع سنت ہوگئے ہیں۔ چہرے پر داڑھی مبارک سجالی۔ سر پر تاج عمامہ پہن لیا ہے۔ دور سے اگر ان مریدوں کو دیکھا جائے تو ایسے لگتا ہے۔ جیسے محدث وقت آرہا ہو۔ یہ ان ہی کی تربیت کا کمال ہے۔ علماء کرام روز بروز سنت سے روگرداں نظر آتے ہیں۔ مگر صوفیائے کرام کی تربیت سے غیر علماء علماء کی شکل وصورت اپنائے جارہے ہیں۔ اصل میں میاں صاحب مبارک کے کمال ہیں۔

میں اگر اسی ہستی کا اسم گرامی یہاں پر ذکر نہ کروں تو یہ تاثرات ادھورے رہ جائینگے۔ میری مراد پیر طریقت شیخ المشائخ حضور اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک پیراچی وخراسانی ہیں۔ انہی کی تربیت وتوجہ کی برکت ہے کہ میاں صاحب اتنے باکمال ہیں میاں صاحب کی پہچان اور شناخت کے لیے ان کے چند درج ذیل مرید کافی ہیں۔

1- استاد العماء حضرت غلام فرید ھزاروی صاحب

2- جناب حضرت علامہ مولانا مجیب الرحمٰن

3- حضرت علامہ مفتی محمد بشیر صاحب

اور اس کے علاوہ سینکڑوں علماء حضرت میاں صاحب کے حلقہ بیعت میں شامل ہیں۔ جس سے آپ کی فیض ترسانی کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ میں نہ ان کا مرید ہوں۔ اور نہ زیادہ ان کی صحبت میسر آئی ہے۔ میں نے وہ حقیقت جس کا مجھے علم ہے۔ کو اپنے

الفاظ میں قلمبند کر دیا ہے۔

میاں صاحب مبارک کے کمال اور فیوضات میرے ادارک سے کئی حصے زیادہ ہیں۔ میں نے اپنی بساط کے مطابق حقیقت حال واضح کردی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے پاکباز اہل اللہ کے نقش قدم پر چل کر زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین) حافظ احمد نواز

پیر طریقت حضرت خواجہ خالد محمود عابدی سیفی کنجاہی

حضرت پیر طریقت قطب پنجاب شیخ العلماء، میاں محمد سیفی حنفی ماتریدی سیدنا ومرشدنا مجدد ملت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک کے معتبر خلفاء کرام میں سے ہیں۔ میں ان کو اپنے شیخ مفتی پیر محمد عابد حسین سیفی کے حوالے سے جانتا ہوں۔ حضرت میاں محمد سیفی مبارک نے سلسلہ عالیہ سیفیہ کے کام میں خدمت کا صحیح حق ادا فرما دیا ہے۔ حضرت میاں محمد سیفی حنفی پنجاب میں ہم سیفیوں کی پہچان بن کر سامنے آئی۔ میاں صاحب عاجزی اور فقر میں اپنی مثال آپ ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو صحت اور عمر خضر عطا فرمائے۔

خالد محمود عابدی سیفی کنجاہی کجاہ ضلع گجرات

پیر طریقت ڈاکٹر مہتاب عزیز عابدی

غوثیہ کالونی مین بازار غازی روڈ صدر لاہور کینٹ

پیر طریقت زبدۃ الاولیاء شیخ العلماء الحاج حضرت میاں محمد سیفی حنفی ماتریدی کو میں عرصہ دراز سے جانتا ہوں۔ غالباً میں چھٹی یا ساتویں کلاس میں پڑھتا تھا۔ اور سرکار میاں صاحب مبارک میرے پیرو مرشد استاد العلماء شیخ القرآن والحدیث مفتی اعظم پاکستان

علامہ پیر محمد عابد حسین سیفی کے پاس آیا کرتے تھے۔ ان دنوں میں سرکار عابد صاحب جامع مسجد سردار شریف بیگم پورہ میں خطیب وامام تھے۔

63

سرکار میاں صاحب مبارک جب تشریف لاتے تو اکثر اوقات آپ اکیلے ہوتے تھے۔ اور کبھی کبھار ایک دو آدمی آپ کے ساتھ ہوتے تھے۔ سرکار میاں صاحب پر اللہ تعالیٰ نے ایسا کرم وفضل فرمایا کہ آج وہ اکیلے میاں صاحب نہیں بلکہ کئی جماعتیں ان کی اقتداء میں کھڑی ہیں۔ بعد میں آپ سے اکثر اوقات ملاقات جامع مسجد شاہی فلیمنگ روڈ نزد فاروق سنٹر ہوتی تھی۔ یا کبھی کبھی دربار سید الہجویر حضور داتا گنج بخش سیدنا علی ہجویری کے دربار اقدس پر۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب کمالات اور عزت وتوقیر جو میاں صاحب کو ملی ہے۔ وہ ان کے مرشد گرامی حضرت سیدنا اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک مدظلہ عالیہ کی توجہ شریف کی برکت کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ میاں صاحب مبارک اپنے مرشد کے مخلص اور مرید صادق ہیں۔ جس قدر کوئی اپنے مرشد کا مخلص ہوتا ہے۔ اس وقت اس کے مرشد کی عبادت بھی زیادہ ہوتی ہیں۔

حضور سرکار عالم ﷺ کے صحابہ بہت زیادہ ہیں۔ مگر سیدنا صدیق اکبرؓ عنہ صرف ایک ہی ہیں کیونکہ سیدنا صدیق اکبرؓ کا اخلاص حضور سرور کار عالم ﷺ کے دوسرے صحابہ سے کئی حصہ زیادہ تھا یہی وجہ ہے کہ انہوں نے سب کچھ آپ پر قربان کیا اسی قربانی کی وجہ سے دو جہان کی عظمتیں اللہ تعالیٰ نے صدیق اکبرؓ پر نچھاور کیں۔ اسی سنت پر عمل کرتے ہوئے میاں صاحب مبارک نے اپنے مرشد گرامی کے لیے کبھی بھی بڑی سے بڑی قربانی دینے سے دریغ نہیں کیا۔ جب میاں صاحب باڑا تشریف لے جاتے ہیں۔ تو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کہ ان کا دل کرتا ہے کہ جو کچھ ان کے پاس ہے وہ مرشد گرامی پر قربان کردیں۔ اور سرکار سیدنا اخندزادہ صاحب مبارک بھی میاں صاحب پر بہت زیادہ شفقت اور محبت فرماتے ہیں۔ مجھے سرکار میاں صاحب سے

زیادہ محبت اس وجہ سے ہے۔ کہ میرے پیرومرشد سرکار عابد صاحب ان دونوں کی محبت اور دوستی دوسرے پیر بھائیوں سے کئی حصے زیادہ ہے۔ اور دونوں بزرگ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بہت مخلص ہیں۔ اور دونوں کو ایک دوسرے کا احساس اور درد ہے اور ایک دوسرے کے لیے کافی بڑی سے بڑی قربانی دینے سے دریغ نہیں کرتے راقم ان دونوں بزرگوں کا دل سے خادم ہوں۔ آپ جب بھی فرماتے ہیں۔ بندہ حاضر ہوجاتا ہے۔ اور میرے لیے یہ بہت بڑی سعادت ہے کہ مجھ سے یہ بزرگ خوش ہیں۔ اور اس جگہ میں اس تیسری ہستی کا ذکر بھی ضروری جانتا ہوں جن کی دعاوں کی برکت سے ان دونوں بزرگوں اور مجھ ناچیز کے باغ میں بہار آئی۔ 64

اس تیسری ہستی سے مراد حضرت سیدنا مرشدنا حضرت شیخ الحدیث مولانا حمید جان صاحب ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان اولیاء کرام کے فیض وکمالات میں اور زیادہ برکتیں فرمائے۔ اور ان کے مرشد گرامی حضرت سیدنا اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب مبارک مدظلہ عالی کے صدقے ان کے فیض وکمالات کو دنیا جہان تک پہنچائے آمین ثم آمین۔

خاک راہ اولیاء مہتاب عزیز عابدی سیفی

غوثیہ کالونی مین بازار غازی روڈ لاہور صدر کینٹ

4

حضرت علامہ جاوید اقبال لجپالی

آستانہ عالیہ اویسیہ قادریہ بہاولنگر

فقیر نے پہلی دفعہ حضرت میاں محمد حنفی سیفی مدظلہ العالی کی زیارت آل پاکستان مشائخ کنونشن منعقدہ مرکزی سیکرٹریٹ تحریک منہاج القرآن میں کی۔ وہاں تمام مشائخ کو اظہار خیال کا موقع دیا گیا۔ میاں صاحب کی گفتگو میں مرشد کی محبت کی شرینی ومٹھاس اتنی نمایاں تھی اور آپ جب اپنے مرشد حضرت قبلہ مبارک صاحب کا ذکر کرتے تو فرط جذبات سے ایک کیفیت وارد ہوتی اور حاضرین پر بھی ایک عشق ومستی کی اور جوش و خروش کی کیفیت طاری ہو جاتی۔

فقیر نے اس وقت اپنے احباب سے ذکر کیا کہ فنافی الشیخ کا مقام یہی ہے جس کا رنگ میاں صاحب میں نظر آ رہا ہے۔ دوسری بار جب حضرت قیوم زمان قبلہ مبارک صاحب مدظلہ العالی کی زیارت کے لیے 14 اپریل 2000ء میں آستانہ عالیہ راوی ریان شریف گیا۔ اس وقت آپ سنی کانفرنس ملتان سے واپس آ کر لاہور میں قیام فرما ہوئے تھے۔ تو میاں صاحب آپ کے دائیں طرف جامعہ مسجد راوی ریاں میں تشریف فرما تھے۔ جبکہ قبلہ مبارک صاحب کے بائیں طرف مولانا عبدالحی زعفرانی بیٹھے تھے اور میاں صاحب کے ساتھ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد حمید جان مبارک مدظلہ العالی تشریف فرما تھے۔

میں اس وقت پیر کامل مرید اور کو ایک ہی نشست میں دیکھا۔ تو یوں لگا قبلہ مبارک صاحب کے ہر رنگ کو آپ جذب کرتے جاتے ہیں اور اپنے حسب حال حضرت قیوم زماں مدظلہ کے نور باطن سے اپنی پیاس بجھا رہے ہیں۔

اس وقت ذکر آپ کروا رہے تھے اور حضرت پیرارچی مبارک صدارت فرما رہے تھے۔

حضرت قیوم زماں کی خدمت میں کسی نے بیعت ہونے کے لیے عرض کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہاں جس نے مرید ہونا ہے وہ میاں محمد صاحب کا مرید ہو۔ اور اگر ہمارا مرید ہونا ہے تو پشاور آ کر مرید ہو۔

25

اس وقت ان کے مقام فنافی الشیخ کے بارے میں مجھے ثبوت بھی مل گیا۔ کہ جو میاں صاحب کی بیعت کرتا ہے وہ بھی حقیقت میں حضرت قیوم زماں پیرارچی مبارک مدظلہ العالٰی ہی کی بیعت کرتا ہے۔

من تو شدم تو من شدی

میاں صاحب حضرت مبارک صاحب کا شیر ہے جو پنجاب کی سرزمیں پر حضرت مبارک کی امانت کو اس کے اہل لوگوں تک پہنچا رہے ہیں۔ اور حضرت خواجگان کے فیض کا ایک نور اپنے سینے میں جذب کیے ہوئے اور ہزاروں مردہ دلوں کو زندہ کر رہا ہے۔

دعا ہے کہ اس شیخ کامل سے اللہ تعالیٰ دین مبین کی مزید خدمت لے۔

صاحبزادہ علامہ جاوید اقبال لجپالی
آستانہ عالیہ اویسیہ قادریہ بہاولنگر

13

حضرت علامہ مولانا حنیف فردوسی صاحب

زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین شیخ المشائخ شیخ طریقت وشریعت امام العاشقین

جناب حضرت میاں محمد صاحب نقشبندی سیفی مدظلہ العالی

جنکی ذات محتاج تعارف نہیں ایسے بزرگ دنیا میں بہت کم نظر آتے ہیں کہ جنکا طریقہ اور سلیقہ سنت رسول ﷺ کے عین مطابق ہوتا ہے آپ ایک صوفی منشاء بزرگ ہیں اور اسکے ساتھ ساتھ علم وعمل اور سنت نبوی ﷺ کا پیکر ہیں اور طریقت کے راستے کے آفتاب ہیں جنکے بتائے ہوئے اصول سلف صالحین کے اصولوں کا آئینہ دار ہیں آپکی نگاہ سیف سے کئی گمگشتگان طریقت اور تصدیق کو راستہ حقیقت اور معرفت مل چکا ہے اور فیض کا سلسلہ جاری ہے مسلک اہلسنت و جماعت سے دل لگی کا یہ عالم ہے کہ جماعت اہلسنت پاکستان کی طرف سے ملتان میں یا رسول اللہ کانفرنس میں آپکا کردار نمایاں ہے آپ خود اور اپنے مریدین کے ہمراہ بڑے جوش جذبہ کے ساتھ معاون تھے اور آپ کی نگاہ کا یہ عالم ہے کہ جو ایک دفعہ توجہ سے آنے والے کی تقدیر کو بدل دیتے ہیں ذکر و اذکار آپکا اور آپکے خلفاء اور مریدین کا بہترین مشغلہ ہے جب ذکر و اذکار میں توجہ فرماتے ہیں تو بے شمار لوگ وجد کی کیفیت میں مبتلا ہو جاتے ہیں سنت نبوی کا اتنا احساس ہے کہ بندہ کو ایک دفعہ راوی ریحان شریف جانا نصیب ہوا تو ہزاروں کے اجتماع میں کوئی سنگی ایسا نہیں جسکا کوئی قدم سنت رسول ﷺ کے مطابق نہ ہو جدھر نظر پڑتی تھی ہر سنگی سنت کا آئینہ دار نظر آتا تھا اور آپکی نگاہ سے پروردہ نظر آتا تھا ایسے بزرگ بہت کم نظر آتے ہیں کہ جنکی نگاہ کیمیا سے ایک نگاہ میں سینکڑوں کی تقدیر بدل جاتی ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میاں صاحب مدظلہ کا سایہ عاطفت ہمارے سروں پر تا دیر قائم رکھے اور یہ فیوض و برکات کا سلسلہ جاری رہے جنکے عشق رسول ﷺ کا یہ عالم ہے

کہ بے ادب گستاخ رسول سے رابطہ تو کجا اس سے سلام لینا بھی گوارہ نہیں فرماتے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں آپ سے اور آپکے خلفاء سے اور انکی خصوصی توجہ سے مستفید فرمائے۔ آمین

طالب دعا

محمد حنیف فردوسی

مولانا شیخ الحدیث عبدالستار صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد

میں عرصہ دراز سے شیخ العلماء عارف باللہ جناب قابل صد احترام قبلہ میاں صاحب دامت برکاتھم العالیہ سے اپنے روحانی پدر قطعہ جگر یادل و جان برابر بلکہ بہتر سیدی و مرشدی قبلہ عالم قبلہ وکعبہ ما مبارک صاحب دامت برکاتہم وفیوضاتھم مادامت السموات والارض کے توسط سے واقف ہوں اور بار بار بالمشافہ دیدار کا شرف بھی ہوا حضرت قبلہ میاں صاحب کا طریقہ تبلیغ دین وطریقت بالکل اسلاف ومشائخ عظام سابقہ کے عین مطابق پایا اپنے مرشد کی اتباع کامل بدرجہ اتم نظر آئی اور اس پرخلوص اتباع کامل کی بدولت اللہ تعالیٰ نے آپکو ظاہر و باطن میں اپنے مرشد کامل کا نائب و آئینہ بنایا اور ظاہر و باطن میں اپنے مرشد کا ردیف الکمالات بنایا۔ نیز آپکے طریق دعوت و ارشاد میں حکمت کا پہلو بہت زیادہ محسوس کیا جو کہ مشائخ کے طریق تبلیغ میں اہم عنصر ہے اور اللہ تعالیٰ نے بھی دعوت وارشاد کیلئے سب سے پہلے نمبر پر حکمت کو بیان فرمایا (ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ الخ) حالانکہ موجودہ دور میں یہ عنصر بہت کم اہل

طریقت میں نظر آتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر خلوص محبت وفنائیت شیخ کامل نے اور حکمت کے ساتھ دعوتِ حق نے آج قبلہ میاں صاحب کو اس مقام پر پہنچایا کہ اپنے 75 مرشد کامل سے شیخ العلماء کے لقب سے سرفراز ہوئے اور زبان تو مرشد پاک کی ہے لیکن درحقیقت یہ لقب رب کائنات کی طرف سے عطا ہوا ہے کیونکہ

گفته او گفته الله بود

گرچه از حلقوم عبد الله بود

قبلہ میاں صاحب بہت سے اوصاف وکمالات کے حامل ہیں آپکا وجود یقیناً عالم اسلام کیلئے باعث رحمت وبرکت ہے میری صمیم قلب سے استدعا ہے کہ اللہ تعالی اہل اسلام پر رحم فرماتے ہوئے میاں صاحب اور بالخصوص ہم سب کے مرشد کامل قبلہ مبارک صاحب دامت برکاتھم اور بالعموم تمام اولیاء کرام کا سایہ تا قیامت ہمارے سروں پر قائم ودائم فرمائے انکی سیرت وصورت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین

خاک پائے اولیاء احقر العباد

مولوی عبدالستار سیفی

استاد جامعہ علیمیہ اسلامیہ (اسلامک سینٹر)

نارتھ ناظم آباد بلاک بی کراچی

حضرت علامہ مولانا محمد شوکت علی سیالوی

7

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

امابعد

حضرت برادرم مکرم وعزیز محترم علامہ محمد مظہر فرید سیفی صاحب زید مجدہ وفضلہ کے پیر طریقت و رہبر شریعت حضرت قبلہ میاں محمد حنفی سیفی صاحب دامت برکاتھم العالیہ کی زیارت سے بندہ دو مرتبہ شرف یاب ہوا۔

بندہ کس باغ کی مولی ہے؟

لیکن جو کچھ دیکھا۔ الحمد اللہ دین کا درد رکھنے والے۔ انتہائی عاجزی وانکساری اختیار فرمانے والے علماء وطلباء سے دین پر خصوصی نظر شفقت فرمانے والے اور ہر کس و ناکس پر نظر شفقت فرمانے والے بزرگ پایا۔

مکرمی مظہر فرید صاحب کے گھر پر منعقدہ محفل میں جب بندہ حاضر ہوا تو انکی جو گفتگو سنی تھی وہ دل میں گھر کرنے والی تھی اور انکی مجلس مبارک میں بیٹھتے کہ (اگرچہ وہ مختصر نشست بندہ کو میسر آئی تھی) دل ذکر الہی کی طرف مشغول ہوا اور اپنی خامیاں ایک ایک کر کے سامنے آنے لگ گئیں۔

حضرت قبلہ پیر صاحب انتہائی سادہ انداز میں پنجابی زبان میں گفتگو فرما رہے تھے۔ لیکن وہ باتیں جن پر ہم لوگ سالوں کے مطالعہ وجستجو کے بعد رسائی حاصل کرتے ہیں۔ پیر صاحب قبلہ ان عقدوں کو بڑی سادگی و روانی سے دوران گفتگو حل فرما رہے تھے۔

انکی شکل وصورت وضع قطع قرون اولی کے بزرگوں کی یاد کو تازہ کر دیتی ہے۔

مسلک اہل سنت وجماعت کی خدمات ملکی سطح پر اسوقت جو ہمیں نظر آرہی ہیں۔ اس

سے کوئی بھی صاحب خرد انکار نہیں کرسکتا۔

78 بزرگان تصوف دلوں کے طبیب ہوتے ہیں۔ وہ ہر دور میں مرض روحانی کی تشخیص کر کے طریقہ کار متعین کرتے ہیں۔ سلسلہ سیفیہ کا بھی اپنا ایک منفرد طریق کار جسے ثقہ و معتبر فی الدین دوستوں نے موثر تسلیم کیا۔ اور ان ثقہ اصحاب علم دوستوں کی زندگی میں بندہ کو باقاعدہ اسکا رنگ نظر آتا ہے۔ بندہ کے لیے کوئی وجہ انکار ومجال نقد نہ ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت پیر صاحب قبلہ کے فیوض و برکات کو عام فرمائے اور جملہ معتقدین و متوسلین کو فیضیاب ہونیکی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین)

ادنی ترین خادم غلام بزرگان محمد شوکت علی سیالوی

شاہی جامع مسجد خانیوال

پیر طریقت حضرت علامہ مولانا **سید عمر دراز شاہ** مشہدی نقشبندی سیفی صاحب

باسمہ تعالیٰ و تقدس گلستان سیفیہ کا ایک درخشاں پھول

صوفی باصفا خلیفہ مطلق دباغ ثانی قطب پنجاب

حضرت میاں محمد صاحب حنفی سیفی مدظلہ العالی

آپ سے میری ملاقات لاہور خانقاہ راوی ریان میں ہوئی جب میں نے آپکے حلقہ ارادت کو دیکھا تو دنگ رہ گیا۔ ہزاروں مریدان بارادت کے جھرمٹ میں آپ کا چاند کی طرح درخشاں چہرہ۔ بڑے بڑے علماء آپکے مریدوں میں شامل ہیں۔ ہزاروں تشنگان بادہ طریقت شب و روز فیضاب ہورہے ہیں۔ مجھے یقین ہوگیا کہ یہ امام الاولیاء مجدد مأۃ حاضرہ حضرت خواجہ سیف الرحمٰن صاحب پیرارچی مدظلہ العالی کی نگاہ کیمیاء اثر کی کرامت ہے کہ امی کو استاد العلماء بنادیا ایک پتھر کو ہیرا بنادیا۔

تو نے ذرے کو دیکھا تو زر کر دیا
تو نے حبشی کو رشک قمر کر دیا

گر تو سنگ خارای مرمر شوی — چون صاحب دل رسی گوھر شوی

حضرت میاں صاحب کے فیضان کو اللہ تعالی چار سو پھیلائے۔ آمین

فقط السید عمر دراز شاہ سیفی کراچی

حضرت پیر طریقت رہبر شریعت قاطع النجدیت شیر اہلسنت

علامہ سید احمد علی شاہ سیفی دامت برکاتھم العالیہ

خطیب جامع مسجد غوثیہ و مہتمم وبانی جامع امام ربانی ومدرسہ خواجہ غریب نواز

فرنٹیئر کالونی نمبر 3 کراچی

حضرت پیر طریقت رہبر شریعت میاں محمد سیفی مدظلہ العالی کو میں عرصہ دراز سے جانتا ہوں۔ آپ میرے مرشد کریم حضرت قیوم الزمان غوث دوران مجدد عصر حاضر اخندزادہ سیف الرحمان مبارک قدس سرہ کے خلیفہ مطلق ہیں اور پنجاب کی سطح پر بیعت وارشاد کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ شریعت مطہرہ پر بڑی سختی سے عمل پیرا ہیں۔ اور خود سنت رسول ﷺ کے پیکر ہی نہیں بلکہ ہر مرید کو سنت نبوی ﷺ پر چلنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ آپ کے سینے میں علوم و معارف کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر موجزن ہے اور محبت الہی اور عشق رسول ﷺ سے لبریز دل اپنے سینے میں رکھتے ہیں۔ آپ اعلی سیرت و کردار کے مالک ہیں اور بہت عمدہ اخلاق رکھنے والے ہیں۔ آپ سے جو شخص ایک مرتبہ ملتا ہے۔ وہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ان سب باتوں کے علاوہ ایک منفرد بات یہ ہے کہ آپ اپنے شیخ مبارک کی محبت میں بالکل مستغرق ہیں اور ان پر دل و

بان سے قربان ہیں۔ اسی استغراق وفنائیت نے آپ کو اپنے مرشد مبارک کی کامل شبیہ بنا دیا ہے۔ مبارک صاحب علیہ الرحمتہ سے بیعت کے بعد آپ کی ساری زندگی دین اسلام کی خدمت میں مصروف ہوئی ہے لاکھوں بے دینوں نے آپ کے ہاتھ پر دین اسلام قبول کیا۔ اور بہت سے گمراہ وگناہگار آپ کی صحبت کی وجہ سے نیکوکار سچے اور پکے مسلمان بن گئے۔ اب بھی یہ خدمت دین جاری وساری ہے اور راوی ریان میں علم وحکمت کے موتی لٹا رہے ہیں۔

آپ اپنی بے مثل عظمتوں کے باوجود انکساری و عاجزی کا مجسمہ ہیں اور آپ کو خلق محمدی ﷺ کا مظہر کامل کہا جا سکتا ہے۔

یہ چند سطور ''ذکر الصالحین کفارۃ الذنوب'' کی بنا پر تحریر کی ہیں اللہ اسے قبول فرمائے اور میاں صاحب کو عمر دراز عطا فرمائے اور ان کی خدمات میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ تمام سالکین ومریدین سیفیہ کی صفوں میں اتحاد واتفاق کو قائم رکھے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اولیاء کرام سے محبت ان کی صحبت سے مستفید اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین

الفقیر سید احمد علی شاہ سیفی

10-08-2002 بروز جمعہ

شیخ القرآن والحدیث علامہ مولانا غلام حسین نقشبندی سیفی ملتان شریف

الحمد للہ علی نوالہ والصلوۃ والسلام علیٰ آلہ

علم و دانش اس حقیقت سے آشنا ہیں کہ کسی کامل معلم کی صلاحیت کا اندازہ ان سے

استفادہ کرنے والے شاگردوں سے ہوتا ہے۔ شاگردوں کی اہلیت ہی استاذ کی علمی و فنی قابلیت پر دلیل ہوتی ہے میرے مرشد کامل عارف حقائق کاشف دقائق شریعت و طریقت کے بحر عمائق سیدی حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک دامت برکاتہم العالیہ سے ہزاروں استفادہ کرنے والوں میں سے ایک ہستی پیر طریقت منبع فیوض وبرکات حضرت قبلہ میاں محمد حنفی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی ذات بابرکات ہے صوبہ پنجاب میں آپ ایک منفرد مقام رکھتے ہیں آپ کی امتیازی شان ہے کئی بد مذھب یا موجودہ دور کی فحاشی وعریانی کی گندگی میں آلودہ یا مئے نوشی کا رسیا کوئی شخص مقدر سے آپ کی محفل میں آجائے۔ اس پر آپ کی توجہ ہو جائے تو کایا پلٹ جاتی ہے۔ شقاوت سعادت میں بدل جاتی ہے اس کی زندہ مثالیں اس وقت بھی موجود ہیں۔ بسا خوش نصیب لوگ ہدایت پر آچکے ہیں۔ بطور تحدیث قبلہ میاں صاحب کبھی کبھی یوں بھی ارشاد فرماتے ہیں۔ جس نے میرے مرشد کی کرامت دیکھنی ہو تو مجھے دیکھ لے۔ یہ بندۂ عاجز بھی قبلہ میاں صاحب کی توجہ سے اس سلسلہ عالیہ سیفیہ سے وابستہ ہوا اور میرے کافی شاگردوں کو بھی یہ سعادت حاصل ہوئی۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں کہ آپ کی ذات کے بارے میں کچھ عرض کرسکوں البتہ میرے جذبات کی ترجمانی بقول حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ ہے

اگر چنیں جلوہ کند مغ بچہ بادہ فروش
خاك روب در میخانہ کنم مژگاں را

غلام حسین غفرلہ نقشبندی سیفی مدرس جامعہ
خیر المعاد ملتان
مہتمم مدرسہ عربیہ بحر العلوم جامع مسجد کھجور والی ملتان

30

رشک صد فردوس آستان یار

ازقلم: صاحبزادہ سید فیض احمد شاہ گیلانی ایڈیٹر ابن سینا میگزین طبیہ کالج لاہور

قابل تھا نار کے میں جنت ہوئی نصیب
اس در کی حاضری سے میری قسمت بدل گئی

آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف بظاہر تو اینٹوں کا مکان دکھائی دیتا ہے لیکن بباطن یہ روحانی دنیا کا ایک عظیم مرکز ہے اس مقدس سرزمین کا ذرہ ذرہ نور بداماں، رشک آسماں اور عشاق کی آنکھوں کا سرمہ ہے۔ یہ مقدس خاک رشک ہفت افلاک ہے۔ یہ آستانہ عالیہ ایک ایسا دھوبی گھاٹ ہے جس میں میلی روحیں دھوئی جاتی ہیں۔ گناہوں کے داغ دھبے ذکر الٰہی کے صابن سے دور کئے جاتے ہیں اور درود پاک کے نور سے چمک پیدا کی جاتی ہے اور شیخ کامل کی توجہ بدنما کو خوشنما بنا دیتی ہے کسی عظیم ہستی نے کیا ہی خوب کہا ہے

ہم نور کی کرنوں کو بکھیریں گے ہر اک سمت
ہم پیروی شمس حرا کرتے رہیں گے

یہ آستانہ عالیہ ایک ایسا منبع نور ہے جس میں ذکر الٰہی کا نور تقسیم کیا جاتا ہے۔ درود پاک کی برکتوں سے دامن بھرے جاتے ہیں۔ بے نور آنکھوں کو حقائق اشیاء تک پہنچنے والی بصارت مل رہی ہے بے بال و پر روحوں کو پرواز کی طاقت مل رہی ہے مرشد کامل کی توجہ مردہ دلوں کو نئی زندگی بخش دیتی ہے سانسوں کے کشکول ذکر الٰہی سے لبریز ہونے لگتے ہیں شاید اسی لیے علامہ اقبال نے کہا تھا

جلا سکتی ہے شمع کشتہ کو موج نفس ان کی
الٰہی کیا چھپا ہوتا ہے اہل دل کے سینوں میں

اس آستانہ عالیہ میں ایک ایسی ہستی تشریف فرما ہے جس کی ایک نظر زندگی کی کایا پلٹ کر رکھ دیتی ہے جس کی ایک نظر کیمیا اثر ذرے کو آفتاب، قطرے کو دریا، پست کو اعلیٰ، سرنگوں کو سرفراز، بے مراد کو بامراد، کام کو کامیاب اور حرماں نصیب کو ہمایوں نصیب بنا دیتی ہے۔

تیری نسبت نے سنوارا میرا انداز حیات

میں اگر تیرا نہ ہوتا سگِ دنیا ہوتا

راوی ریان کی سرزمین نے اس ولی کامل کے قدموں کو چوما ہے جنہیں دنیا مخدوم المشائخ، قطب المشائخ، تاجدار روحانیت، پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت میاں محمد حنفی سیفی برکاتہم القدسیہ کے نام سے جانتی ہے جو اپنے میخانہ روحانیت سے ساقی بندہ نواز بن کر ے کشانِ علم وحکمت کو کیف ومستی بخش رہے ہیں۔ جو اپنے چشمہ ولایت سے تشنگانِ معرفت کے دلوں کو سیراب فرما رہے ہیں۔ جو اپنے آفتاب فقر و درویشی کی نورانی کرنوں سے بندگانِ خدا کے سینوں کو منور فرما رہے ہیں۔ جو اپنے کمالاتِ روحانی سے گناہ ومعصیت کے سمندر میں غوطہ کھانے والے لوگوں کو ساحل مراد پہ پہنچا رہے ہیں۔ جو اپنی مشعل حق پرستی سے گم کردہ لوگوں کو نشانِ منزل عطا کر رہے ہیں۔ جو اپنے وجود کے نور سے ملتِ اسلامیہ کی شب دیجور کو سحر آشنا کر رہے ہیں۔ ہزاروں افراد جو کبھی بے کمال تھے اس باکمال ہستی کی صحبت ان بے کمالوں کو باکمال بنا رہی ہے۔

اکو ضرب دے نال کریندے دور، دل دی سب بے کیفی

سدا ای جیون مرشد کامل میاں محمد سیفی!

پیر طریقت مولانا قاری محمد عباس سیفی

پرنسپل جامعہ سیفیہ تعلیم القرآن لاہور

شیخ المشائخ فخرِ اہلسنت حضرت میاں محمد سیفی مبارک اپنے اسلاف کی یادگار ہیں اور برِاعظم ایشیاء میں صوفیائے کرام نے انسانیت کا جو درس دیا وہ انسانی اخلاق کی معراج ہے انکے نزدیک چھوٹے بڑے ادنیٰ و اعلیٰ کالے گورے امیر غریب اور عربی و عجمی میں کوئی فرق نہیں۔ یہاں تک صوفیائے کرام کی صحبت سے غیر مسلم بھی مستفیض ہو رہے ہیں۔ صوفیائے کرام کی محبت و اخلاق کا نتیجہ ہے کہ وہ جہاں پر بھی تشریف لے جائیں لوگ ان سے بہ صورت میں مانوس ہو جاتے ہیں اور اللہ والے جس علاقہ کو چھوڑ جائیں یا حالات کی بنا پر ہجرت فرمالیں اُس علاقہ سے اللہ کی رحمت چلی جاتی ہے۔

اسلاف کی تاریخ اور حالات اس بات پر شاہد ہیں کہ انہوں نے دنیاوی اغراض و مقاصد یا ذاتی مفاد کی خاطر کبھی امراء یا سلاطین کے درباروں میں حاضری نہ دی بلکہ انکا امیر و غریب سے میل جول رکھنا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہوتا ہے وہ اس بات کا خاص خیال رکھتے ہیں کہ امراء وسلاطین سے راہ و رسم کے باعث کہیں کوئی یہ خیال نہ کرے کہ انکے درمیاں تعلقات اور روابط میں کسی دنیاوی مفاد کا دخل ہے۔ حضرت میاں صاحب مبارک کو فرماتے عاجز نے خود سنا کہ تم کسی کے گھر مت جانا وہ وقت آئیگا کہ لوگ خود تمہارے پاس چل کر آیا کریں گے۔ جیسا کہ اللہ والوں کا ہی فرمان ہے ''بئس الفقیر علی باب الامیر نعم الامیر علی باب الفقیر''یعنی وہ فقیر برا ہے جو کسی امیر کے گھر پر جا کر دستک دے اور سلام کرے۔ حضرت میاں صاحب مبارک اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور اس کے دروازے پر ہر وقت دستک دینے والے اعلیٰ اولیاء کرام میں اور اپنے اسلاف کی حقیقی یادگار ہیں۔

پیرِ طریقت الشاہ سید عمیر علی زنجانی سیفی

اللہ تعالیٰ صوفیا کے دلوں کو مخلوق کی محبت و خیر خواہی میں اس حد تک نرم فرما دیتا ہے کہ وہ خود تو مخلوق کو کیا نقصان پہنچائیں بلکہ مخلوق کی جانب سے خود کو نقصان پہنچانے پر بھی اسکو فائدہ پہنچانے کا ہی جذبہ اپنے دل میں بیدار رکھتے ہیں۔اسی جذبہ کے تحت وہ مخلوق کی بدزبانی و گستاخی کو بھی صبر و تحمل سے برداشت کرتے رہے ہیں۔ہم نے بہت قریب سے حضرت میاں محمد صاحب مبارک کو دیکھا کہ وہ دوسروں کی وجہ سے کئی بار اپنے آپ کو تکلیفات میں ڈالتے ہیں انکے عروج کا سبب بھی یہی صبر ہے۔اللہ آپ کی عمر رحمت میں برکت فرمائے۔آمین۔

خاکِ راہ مبارک السید عمیر علی شاہ زنجانی

پیرِ طریقت صوفی محمد اصغر سیفی، اکبری منڈی لاہور

ہمارے اچھے اور اعلیٰ برادرانِ طریقت میں سلسلہ کی خدمت کے حوالے سے وہ پہلے نمبر پر ہیں۔میرے ساتھ انکو ایک خاص محبت ہے۔پیر طریقت حاجی منیر صاحب سالانہ میلادِ مصطفیٰ ﷺ کانفرنس کرواتے ہیں جس کا اہتمام میرے ذمے ہوتا ہے اور اس میں میری دعوت پر حضرت میاں صاحب مبارک ہر سال تشریف لاتے ہیں۔اگر کوئی اس تاریخ کو دعوت دے تو ہر صورت میں نظر انداز فرماتے ہیں بندہ ہر وقت انکا مشکور ہے۔

حافظ مدثر رضوی مرکزی کنوینر سُنی تحریک نادر آباد لاہور کینٹ

ماہنامہ الطریقۃ والارشاد مخدوم الاولیاء فخر اہلسنت حضرت میاں محمد سیفی پر نمبر نکال رہا ہے جس پر مجھے انکی شخصیت پر اظہار کیلئے کہا گیا ہے۔اگرچہ میری ان سے ملاقات نہیں پھر بھی میں انکے دوست، احباب اور مریدین کے توسط سے انکو جانتا ہوں۔حضور پر نور علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ اگر تم کسی شخصیت کو جاننا چاہو تو اسکی پہچان اسکے دوست احباب سے

ہوتی ہے۔ اُنکے دوست احباب بہت اچھے طبقے کے لوگ ہیں۔ علم وعمل میں بے مثال ہیں اور طریقت میں کام کے حوالے سے انکے مرید انکی شخصیت کا مظہر ہیں۔ شریعت کی پابندی ظاہری سیرت وصورت لاجواب ہے۔ باطنی احوال کو تو میں جانتا نہیں، ظاہری صورت بھی آسانی سے نہیں سنورتی۔ حضرت میاں صاحب کی نظر میں کوئی ایسا کمال تو ضرور موجود ہے جو تھوڑے سے وقت میں آدمی کو بدل کرر کھ دیتے ہیں۔ چونکہ برصغیر پاک وہند میں اسلام کی کرنیں اولیاء کبار کی نظرِ کرم سے پھوٹیں اور اسکے محافظ بھی یہی پاکباز لوگ ہیں۔ اللہ تعالی سے دُعا ہے کہ ان اولیاء کرام کے فیضان کو تا قیامت جاری وساری رکھے اور ہمارے جیسے لاکھوں اسی فیضان سے بہرہ ور ہوتے رہیں۔ آمین

حضرت علامہ مولانا قاری محمد یوسف سیالوی ابن حافظ علی محمد مرحوم

خطیب جامع مسجد محمد شریف کوٹ سرور تحصیل بھٹیاں ضلع حافظ آباد

پیر طریقت الحاج میاں محمد سیفی عمدہ اور بہت اچھے اخلاق کے مالک ہیں۔ کوٹ سرور میں چند باران کی تشریف آوری پر تفصیلی ملاقاتیں ہوئیں مسلک کا درد رکھنے والے احباب میں سے ہیں جو درد کے ساتھ تڑپ بھی رکھتے ہیں۔ اللہ تعالی سے دُعا ہے کہ انکو مسلک کی خدمت کی مزید توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شیخ الحدیث پیر طریقت حضرت علامہ محمد انور سیفی

صدر مدرس جامعہ جیلانیہ نادر آباد لاہور کینٹ

مبارک کی بارگاہ عالیہ میں صحبت وحاضری کی سعادت حاصل ہے اور افغانستان سے پاکستان جب آپ مبارک نے ہجرت فرمائی تو اردو بولنے والے احباب بہت کم تھے اس وجہ سے مجھے

پیر طریقت حضرت میاں محمد سیفی اور امام خراسانی مجدد ملت حضور محبوب سبحانی سرکا اخندزادہ سیف الرحمن مبارک کے درمیان ترجمانی کی سعادت حاصل رہی اور میاں صاحب مبارک کی میرے ساتھ شفقت بھی زیادہ ہونے کی وجہ مذکورہ ترجمانی تھی۔ میاں صاحب کی سرکار مبارک سے محبت اور سرکار کی میاں صاحب مبارک سے ازحد شفقت کی برکات اور سرکار مبارک کی توجہ نے میاں صاحب کے علم، حلم، فیض، توجہ میں روز بروز اضافہ فرما دیا جس سے دین اور دنیا کی کامیابیاں میاں مبارک کے قدم چومنے لگی اور کم وقت میں میاں صاحب کو مشائخ کے اعلیٰ طبقے میں پہنچا دیا۔ اللہ تعالیٰ میاں صاحب کا رابطہ سرکار اخندزادہ مبارک سے اور زیادہ فرمائے اور ان فقراء سے زیادہ سے زیادہ فیض حاصل کرنے اور ان اولیاء کی پیروی کی توفیق عطا فرمائی تاکہ ہماری دنیاوی اور اخروی زندگی اُن پاکان اُمت کی برکت سے اچھی ہوجائے اور سرکار اخندزادہ مبارک اور حضرت میاں محمد سیفی مبارک کی عمر اور صحت میں برکات نازل فرمائے۔ آمین

پیر طریقت علامہ محمد سرفراز احمد سیفی

خطیب اعظم سبچپال لاہور کینٹ

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت میاں محمد سیفی صاحب کو میں زمانہ طالب علمی سے جانتا ہوں۔ اس وقت حضرت میاں صاحب مبارک مبتدی سالکین میں سے تھے مرشد کی محبت اور رابطے نے انکو چار چاند لگا دیئے۔ سالک جس قدر اپنے پیر و مرشد کے ساتھ اخلاص رکھتا ہو اس قدر شیخ کامل و مکمل کی توجہ اسے ترقی سے نوازتی رہتی ہے تو میاں صاحب مبارک کا شمار ان مریدین صادقین میں سے ہوتا ہے جو اپنے مرشد کے ساتھ ہمہ جہت اور یکتا ہوں۔ ہمہ جہت سے مراد حقوق پیر کے تمام امور کو بجالانے کی پوری کوشش کرنا اور یکتا سے مراد مرشد کامل مکمل کی نظر خاص کا ہونا ہے جس سے وہ انفرادی مقام تک پہنچ جاتے ہوں اب یہ تو مجھے یاد

نہیں کہ امام خراسانی مجدد ملت حضور محبوب سبحان سیدی مرشدی اخندزادہ سیف الرحمن مبارک سے ذکر بیعت کی سعادت میں نے پہلے حاصل کی ہے یا میاں صاحب نے بہر حال یاد ہے کہ زمانہ ایک ہی تھا اس وقت سے لے کر آج تک جیسا میاں صاحب مبارک کا رابطہ اپنے شیخ کامل ومکمل سے تھا ویسا ہی ہمارا رابطہ میاں صاحب مبارک سے چلا آ رہا ہے کبھی ہم دربار سیفیہ میں داخل ہو رہے ہوتے ہیں اور یہاں سے نکل رہے ہوتے ہیں اور کبھی ہم حاضری سے فارغ ہو کر آ رہے ہوتے اور میاں صاحب وہاں دربار عالیہ میں پہنچ رہے ہوتے اور اکثر آستانہ عالیہ ملاقات ہوتی رہتی۔ بہر کیف ہیرے کی چمک اسکے تراشے جانے کے بعد ہی بڑھتی ہے تو میاں صاحب مبارک میں ہر طرف سے چمک کیوں نہ ہو کہ اس کے تراشنے والے امام خراسانی ہیں اور انہوں نے جس کو بھی تراشا ہے اس میں ایک انوکھی ہی چمک نکھار پیدا ہوا ہے۔

ماہنامہ الطریقۃ والارشاد میاں صاحب مبارک کی شخصیت پر انکی ظاہری حیات طیبہ میں نمبر نکال رہا ہے۔ اہلسنت میں اپنے بزرگوں کی ظاہری زندگی میں پذیرائی بہت کم دی جاتی ہے۔ اگرچہ ان کے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد پھولوں کی روش پرانی ہے تو یہ میاں صاحب مبارک کی شخصیت کو انکی اچھی کارکردگی اور خدمت کے صلہ میں نذرانہ عقیدت پیش کرنا اچھی روش ہے۔ اس پر میں رسالہ کے بانی وسرپرست پیر طریقت رہبر شریعت جامع علوم ظاہر وباطن شیخ القرآن والحدیث حضرت پیر محمد عابد حسین سیفی صاحب ناظم اعلیٰ دارالعلوم جیلانیہ نادر آباد کو اپنے دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

خراجِ تحسین

بخدمت جناب غوث جہاں شیخ المشائخ
حضرت میاں محمد سیفی
حنفی ماتریدی دامت برکاتہم العالیہ

کلام: خادم القرآن والابرار
حضرت سید پیر ظہور اسمعیل شاہ
بغدادی دامت برکاتہم العالیہ

حضرت میاں محمد نیکوں کے پیشوا ہیں　　جنکے مرید تابع فرمانِ مصطفیٰ ہیں
حنفی و ماتریدی سیفی ہے انکی نسبت　　ہے فیض قبلہ سیف الرحمٰن کی عنایت
جو دل کی سلطنت کے سلطان وشہنشاہ ہیں

دنیا میں اب بھی کامل اور صاحب نظر ہیں　　نظر کرم سے کرتے پتھر کو جو گہر ہیں
مجھ جیسے پر خطا کو کرتے جو باخدا ہیں

ہے زندگی کا مقصد اللہ کی عبادت　　خلقِ خدا کی خدمت اسلام کی اشاعت
محبوب ہیں جہاں کے مقبولِ بارگاہ ہیں

پیارا ہے نام انکا اعلیٰ مقام انکا　　ذکرِ خدا تعالیٰ ہر وقت کام انکا
اس دورِ پرفتن میں احسان کبریاء ہیں

سائل کبھی نہ لوٹا اس در سے کوئی خالی　　فیضان کا سمندر اخلاق بھی ہیں عالی
اسلاف کا نمونہ سخیوں کے بادشاہ ہیں

جس دل میں ہو اندھیرا کرتے ہیں یہ اجالا　　ہر وقت دین حق کا کرتے ہیں بول بالا
ہوتی ہے رب کی رحمت کرتے یہ جب دعا ہیں

غفلت میں سب حیاتی گذری ظہور تیری　　دنیا میں دل لگا نہ منزل ہے دور تیری
چل انکے پیچھے پیچھے جو واقفانِ راہ ہیں

حسب فرمائش: سید واجد الرحمٰن محمدی سیفی

حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ ساجد الرحمٰن بغدادی صاحب

مہتمم مرکز اسلامی المبارک آستانہ عالیہ بغداد شریف ضلع خانیوال

مرشد طریقت کی مناسبت سے مولانا رومی نے اسطرح ارشاد فرمایا ہے

چوں بہ بینی برلب جو سبزہ مست

پس بداں ار دور کہ اینجا آب ہست

جب تجھے ندی کے کنارے سبزہ لہلہاتا نظر آئے تو دور ہی سے یقین کرلو یہاں پانی موجود ہے۔ یعنی اللہ والے پانی کی مانند ہیں جو باعث حیات ہے۔ جسطرح ندی کے گرد اگا ہوا سبزہ پانی کی موجودگی کا پتہ دیتا ہے اسطرح اللہ والوں کے گرد بھی نور اور معرفت کا گلستان لہلہاتا نظر آتا ہے جو انکے قلب میں موجزن معرفت الٰہی کے سمندر کا پتہ دیتا ہے۔ جسطرح آپ حضرت صاحبؒ کے اردگرد متبع سنت لوگوں کی موجودگی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس بہار کا کوئی تو سبب ہے کوئی تو سرچشمہ ہے جو اس گلستان کو مسلسل اپنی آہوں اور پرسوز دعاؤں سے سیراب کررہا ہے۔

سلطان العاشقاں پیر طریقت رہبرِ شریعت عاشقِ رسول

سرکار حضرت میاں محمد حنفی سیفی ماتریدی دامت برکاتہم العالیہ

از قلم استاذ العلماء، عالم معقول والمنقول پیر طریقت رہبر شریعت سید محمد سرور شاہ بخاری

(سابق مدرس جامعہ امینیہ رضویہ فیصل آباد)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم الامین وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔ امابعد

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی

بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

میرا تعلق سید اور پیر فیملی سے ہے میں نے مذہبی ماحول میں پرورش پائی اور پھر علوم عقلیہ و نقلیہ ،صرف ونحو ،فقہ ،اصول فقہ ،تفسیر ،اصول تفسیر وغیرہ علوم سے فراغت کے بعد کچھ عرصہ اسی مدرسہ جامعہ امینیہ رضویہ فیصل آباد میں انہی علوم کی تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ پھر عصری تعلیم کمپیوٹر وغیرہ کی طرف راغب ہوا اور پھر دنیاداری میں پھنس گیا۔ یہاں تک کہ میری سوچ یقین کی حد تک پہنچ چکی تھی کہ جن بزرگوں (اولیاء کرام) کے واقعات کتابوں میں موجود ہیں اب ایسے بزرگوں کا ہونا ناممکن ہے۔ اسی دورانیے میں اللہ رب العزت کی نعمت عظمیٰ ولی کامل شیخ المشائخ سرکار حضرت میاں محمد حنفی سیفی صاحب مدظلہ العالی کا تذکرہ سنا اور زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ اس وقت کلین شیو اور پینٹ کوٹ پہنے ہوئے تھا۔ آستانہ عالیہ پر آپکے مریدین اور ماحول کو دیکھ کر کتابوں میں جو واقعات نظر سے گذرے تھے انکی عملی تصویر نظر آئی اور دل نے گواہی دی واقعی یہ ویسے کامل کا آستانہ ہے۔ پھر جب آپکی زیارت ہوئی تو آپکی ایک نگاہ نے میری دنیا ہی بدل دی۔ مجھے ایک نگاہ نے سنت اور شریعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پابند بنادیا۔ میرے علم اور تجربہ کے مطابق اس ظلم و بربریت

اور مادہ پرستی کے دور میں آپ کا وجود بجود عالم اسلام کے لئے نعمت عظمیٰ کا درجہ رکھتا ہے۔ اللہ تعالی میرے مرشد حضرت میاں محمد صاحب حنفی سیفی کو عمر طویل عطا فرمائے اور اس آستانہ عالیہ کو تا قیامت شادو آباد رکھے۔ آمین

بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

☆ ☆ ☆

از قلم: پیر طریقت استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا الحافظ القاری محمد شیر سیفی

(صدر مدرس جامعہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف)

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم الامین وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجھے سرکار میاں محمد حنفی سیفی مبارک کے ساتھ کچھ عرصہ گزارنے کا شرف حاصل ہوا۔ سفر حضر خلوت، جلوت ہر لحاظ سے میں نے انکو قریب سے دیکھا اور ہر حال میں سنت مصطفیٰ ﷺ کا پابند پایا۔

مجھے بندہ ناچیز کو سرکار کو کتب پڑھانے کا بھی شرف حاصل ہوا جن میں قرآن کریم تفسیر القرآن اور حدیث مبارکہ کتب فقہ اور فارسی وغیرہ شامل ہیں۔ اس دوران بھی میں نے آپکو ہر لحاظ سے صاحب کمال پایا۔ میں نے دیکھا کہ جو صفات اللہ تعالی نے قرآن کریم کے اندر اولیاء کرام کی بیان فرمائی ہیں۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ کَانُوْا یَتَّقُوْنَ میں نے الحمد للہ مرشد کریم مجدد عصر حاضر قیوم زماں مجدد دوراں حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک کی نگاہ عنایت سے سرکار میاں محمد حنفی سیفی مبارک کو ان صفات کا مظہر پایا۔ اللہ تعالی آپکے علم وعمل اور تقویٰ میں برکت عطا فرمائے۔ دینی خدمات میں عروج اور آپکو عمر طویل عطا فرمائے۔ آمین

☆ ☆ ☆

59

پیر طریقت حضرت صوفی **محمد منشاء عابدی سیفی** زیب آستانہ عابدیہ سیفیہ شاہ پور ملتان روڈ لاہور

کسی بھی شیخ کی اصلی شناخت اس کی تربیت یافتہ مرید ہوتے ہیں۔ حضرت میاں محمد سیفی حنفی کے مریدوں میں ڈاکٹر پروفیسر سرفراز شیخ الحدیث مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی پروفیسر نواز ڈوگر مولانا مفتی محمد بشیر گجراتی صوفی غلام مرتضی محمدی سیفی مولانا سید امتیاز شیرازی جیسی شخصیات شامل ہیں۔ یہ تو راقم الحروف نے بطور مشت قلیل سنانے اور حوالے کے طور پر ذکر کیے ہیں۔ حضرت میاں محمد سیفی حنفی کے مریدوں کے حلقہ ذکر صرف پاکستان میں نہیں بلکہ دنیا کے بہت سے ممالک میں ہو رہے ہیں۔ اس میں یورپ اور عرب امارات کے علاوہ بہت سے ملک شامل ہیں۔ میرے پیرومرشد پیر محمد عابد حسین مبارک میاں محمد سیفی حنفی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ نے اپنے مرشد گرامی سیدنا اخندزادہ مبارک کے نام کو زندہ کیا اور محمد سیفی حنفی اپنے شیخ سرکار اخندزادہ مبارک کی تصویر ہیں۔ اور اپنے شیخ کے قدم پر قدم رکھ کر چلتے ہیں۔ بلکہ اپنے شیخ کا نقش ثانی ہیں۔ یہ بات سننے میں آئی کہ کسی پروگرام میں میاں صاحب مبارک تشریف لے گئے یہ لوگ سمجھتے رہے کہ شاید سرکار مبارک اخندزادہ صاحب تشریف لائے ہیں۔ جب وضاحت فرمائی گئی تو معلوم ہوا کہ سرکار مبارک سیدنا اخندزادہ صاحب نہیں تھے۔ بلکہ سرکار مبارک کے خلیفہ حضرت میاں محمد سیفی حنفی ماتریدی تھے۔

یہ سب کچھ مرشد گرامی کی محبت اور اپنے آپ کو اس ذات میں ضم کرنے کی وجہ سے ہے۔ اللہ تعالی میاں صاحب مبارک کے درجات مزید بلند فرمائے (آمین)

محمد منشاء عابدی سیفی

شاہ پور ملتان روڈ لاہور

صاحبزادہ **محمد شبیر عابدی** کنجاہی سجادہ نشین آستانہ عالیہ شاہدرہ لاہور

اگر کچھ مرتبہ چاہئے تو کر خدمت فقیروں کی

نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

میں راقم الحروف مفسر قرآن ابوالعرفان پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ پیر محمد عابد حسین سیفی کا ادنیٰ سا مرید ہوں۔ اس نسبت سے میں نے آپکے بھائی پیر طریقت واقف رموز حقیقت حضرت میاں محمد سیفی حنفی مبارک آستانہ عالیہ راوی ریان شریف سے کافی دفعہ ملاقات ہوئی میں نے ان کو بہت نرم دل اور محبت کرنے اور عشق رسول سے سرشار پایا میں جب بھی آپ کی صحبت میں گیا تو آپ کو منہ سے میں نے اکثر یہی سنا کہ وقت بہت تھوڑا ہے دنیا فانی کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔ میں نے ان کا کوئی مرید ایسا نہیں دیکھا جو شریعت کا تارک ہو بلکہ آستانہ عالیہ پر ہندوؤں کو بھی دیکھا جو کہ آپ کی صحبت میں آکر مسلمان ہو گئے۔ اسی طرح سینکڑوں علماء مفتی حافظ و قاری آپکے مرید ہیں۔ یہ سارا فیض آستانہ سیفیہ پشاور سے ملا۔ آپ نے مجدد ملت حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مدظلہ عالیہ کی خدمت کی اسطرح مرشد کا رنگ آپکے چہرے پر نظر آتا ہے۔ اور آج راوی ریان سے لوگ دن بدن فیض یاب ہو رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین حق کے لیے اس آستانہ عالیہ کو علم شریعت و روحانیت اور مسلک حق اہلسنت کا مرکز بنائے۔ (آمین)

میں حیران ہوں

از میجر ڈاکٹر محمد اکرام شاہد محمدی سیفی

گرین ٹاؤن لاہور

میرا مذہبی تعلق غیر مقلد لوگوں سے ہے۔ میں پیروں فقیروں کو نہیں مانتا کیونکہ میرے نزدیک یہ سب فراڈ ہے۔ داڑھی والے سے مجھے چڑ ہے۔ اس کے ساتھ تو ہاتھ ملانا بھی پسند نہیں کرتا۔ انگریزی ماحول میں رہتا ہوں۔ انگریزی لباس پہنتا ہوں۔ کبھی کبھار نماز بھی پڑھ لیتا ہوں خصوصاً عید کی۔ دنیاداری میں مست ہوں مگر رات کو نیند نہیں آتی۔ دو چار نیند کی گولیاں باقاعدگی سے کھالیتا ہوں۔ فلمیں، ڈرامے اور گانے سنتا ہوں مگر سکون نہیں۔

آج میں گوجرانوالا سے لاہور آرہا ہوں۔ جونہی گاڑی مرید کے سے آگے نکلی میرے ساتھ بیٹھے ہوئے عزیزم رانا طاہر مبین نے کہا کہ راوی ریان کے پاس ایک بزرگ ہستی کو سلام نہ کرلیں۔ گاڑی راوی ریان کی آبادی کی طرف مڑگئی ہے۔ وہاں ایک مسجد میں ایک خوبصورت اور بارعب ہستی کے سامنے بیٹھے ہیں جو مکمل سراپا تبع محبت مصطفیٰ ﷺ نظر آرہے ہیں۔ ایک صاحب نے میرے کان میں سرگوشی کی ہے کہ سامنے جو ہستی ہیں انکے چہرے پر تکتے رہیں۔ چند لمحے میں نے سوچا کہ چہرہ تکنے سے کیا ہوگا۔ یکایک میری نظریں اس مبارک ہستی کے چہرۂ اقدس پر جم گئیں ہیں۔ کچھ ہی دیر بعد میری آنکھوں سے آنسوؤں کا ایک سیلاب جاری ہوگیا ہے۔ میں حیران ہورہا ہوں۔ اس مبارک ہستی کی زبانِ قدسیہ سے یہ الفاظ نکلے ''میجر صاحب ہمیں پسند آگئے ہیں'' میرا سارا جسم کانپ رہا ہے۔ میں حیران ہوں۔

گھر آگیا ہوں۔ پھر بھی رو رہا ہوں۔ آتے ہی وہ سیفٹی جس سے روزانہ شیو کرتا تھا توڑ دی ہے۔ گاڑی سے گانوں کے کیسٹ نکال دیئے ہیں۔ نماز پڑھ رہا ہوں تو رو رہا ہوں۔ سو رہا ہوں تو رو رہا ہوں۔ نعت سن رہا ہوں تو رو رہا ہوں۔ میں بہت حیران ہوں۔

تقریباً روزانہ راوی ریان کے طواف کر رہا ہوں اور رو رہا ہوں۔ پندرہ دن کے بعد اس مبارک ہستی نے آغوشِ بیعت میں لے لیا ہے۔ میرا چہرہ بدل چکا ہے۔ میرا لباس بدل چکا ہے۔حتیٰ کہ خیالات بدل چکے ہیں۔

آج اس تبدیلی کو چار سال گزر گئے ہیں۔اب بھی میری نظریں اس مبارک ہستی کے چہرۂ اقدس پر جمی ہیں اور میں رو رہا ہوں۔ میں بہت حیران ہوں۔ جتنا روتا ہوں۔ اتنا ہی دل کو سکون اور راحت ملتی ہے۔ یہ سب کیا ہے۔ میری عقل سے باہر ہے اور اس لئے میں حیران ہوں۔ یہ مبارک ہستی جس کی نگاہِ کیمیا نے اس حیوان کو انسانی صف میں کھڑا کیا ہے، حضرت میاں محمد حنفی سیفی مبارک ہیں۔

آپ مبارک کی حیاتِ مبارکہ کا ہر انداز اتباعِ رسول ﷺ ہے۔آپ کی گفتگو کا ہر لفظ سالک کے دل پر نقش ہوتا ہے۔آپ ہمہ تن ذکر و فکر میں مشغول رہتے ہیں۔آپ جس طریقہ سے سالک کی تربیت کرتے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاص نگاہ اور خاص کمالات سے نوازا ہے۔ یوں تو سلوک کی منزل میں مرشدِ پاک کی بے شمار کرامات دیکھی ہیں مگر ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔

بیعت کے چند ماہ بعد میرے ایک خاص اور غیر مقلد پرانے دوست حاجی محمد صادق صاحب نے مجھے ظاہر پیر (ضلع رحیم یار خان) بلایا۔میں نے اپنے مرشدِ پاک کی اجازت سے وہاں گیا۔جس کمرے میں ہم سوتے تھے وہاں گھڑی نہیں تھی۔ایک وال کلاک اونچی دیوار پر لگا تھا جو عرصہ دراز سے بند تھا۔اس روز شام کو ہم گھڑی کے دو سیل لائے تاکہ اس بند گھڑی کو چلایا جائے میں نے سیل ہاتھ میں پکڑے اس گھڑی کو تکنے لگا کہ اس میں سیل کیسے ڈالے جائیں۔اچانک گھڑی کی سوئیاں چلنا شروع ہوگئیں اور صحیح ٹائم پر چلنے لگیں۔ہم دونوں بہت حیران ہوئے۔میرے دوست نے پوچھا یہ کیا ہے؟۔میں نے کہا یہ میرے مرشدِ پاک کی کرامت ہے۔وہ اس کرامت سے بہت متاثر ہوا اور میرے مرشدِ پاک کی زیارت کرنے راوی ریان شریف آیا۔اللہ تعالیٰ مرشدِ پاک کو عمرِ خضر عطا فرمائے۔آمین

حضور قیوم زماں غوث جہاں واقف رموز و اسرار طریقت و حقیقت بحرالعلوم و المعارف سلطان الاولیاء والاتقیاء والعلماء والاصفیاء سرفراز مقام صدیقیت وعبدیت وفردیت واحسان سیدنا ومرشدنا محبوب سجان اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک پیرارچی وخراسانی دامت برکاتہم کے

مکتوبات شریف

بنام: سراج السالکین شیخ العلماء والاتقیاء حضرت میاں محمد حنفی سیفی ماتریدی

اردو ترجمہ: ڈاکٹر تنویر زینب سیفی جامعہ جیلانیہ نادر آباد بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

مسئلہ حلق شوارب (لبیں مونڈنا)

کسی سالک نے یہ مسئلہ (یعنی لب کو مونڈنا) پیر طریقت راہبر شریعت شیخ الشیوخ حضرت میاں محمد حنفی سیفی ماتریدی کو خط لکھا کہ لبیں مونڈنا ممنوع اور بدعت ہے لہذا اسے ترک کرنا چاہیے) اسے بدعت اور ممنوع قرار دیا اور رسید دو حوالے پیش کیے۔

نمبرا: لیس منا من حلق الشارب (الحدیث) وہ ہم سے نہیں جو لبیں مونڈے (غنیۃ الطالبین ص۱۴ مطبوعہ مصر)

نمبر۲: والسنۃ تقصیر الشارب فحلقہ بدعۃ۔ لبوں کا پست کرنا سنت اور اسکا حلق بدعت ہے (روح البیان ص۲۲۲ ج۱)

مجدد عصر ۱۴۲۲ھ ق، قیوم زماں فقیہ العصر شیخ المشائخ حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیرارچی خراسانی دامت برکاتہم العالیہ کی جناب میں پیش کیا تو آپ نے درج ذیل افادہ صادر فرمایا۔

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

عزیزم حضرت میاں محمد حنفی سیفی ساکن راوی ریان لاہور

اسلام علیکم وعلی من لدیکم والسلام علی من اتبع الھدی علی عبادہ الذین اصطفیٰ

مسئلہ اول:

غنیۃ الطالبین صلی اللہ علیہ وسلم ۱۴ کا جو حوالہ درج ہے انکی ولایت و بزرگی مسلم ہے لیکن وہ امام احمد بن حنبل کے مقلد ہیں اور اپنے مذہب کے ثقہ ہیں ۴۷۱ ق ھ میں ان کی ولادت باسعادت ہوئی لیکن ہم امام الائمہ سراج الامہ امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی کے مقلد ہیں۔

منقول ہے کہ مقلد کیلئے اپنے امام کا قول ہی حجت ہوتا ہے ہم مقلدین کیلئے دوسرے امام کے قول پر بلا ضرورت عمل کرنا جائز نہیں چنانچہ اس کے متعلق ابن عابدین شامی تحریر فرماتے ہیں۔

فاما المقلد فانما ولاہ لیحکم بمذھب ابی حنیفۃ فلا یملک المخالفۃ فیکون معزولاً بالنسبۃ الی ذالک الحکم (رد المحتار ص ۳۴۷ ج ۳) (جدید ایڈیشن ص ۴۵۸ ج ۵) مقلد کو قاضی صرف اس لیے بنایا گیا ہے کہ وہ اپنے امام ابو حنیفہ کے مذہب کے مطابق فیصلہ کرے آپ کے مذہب کی وہ مخالفت نہیں کرسکتا اگر کرے گا تو وہ اس فیصلہ میں معزول ہوگا۔

علامہ ابن نجیم مصری جنکا لقب ثانی ابو حنیفہ ہے شرح کنزل الدقائق کتاب المفقود میں رقمطراز ہیں والعجب من المشائخ المشائخ کیف یختارون خلاف ظاھر المذھب مع انہ واجب الاتباع علی مقلدی ابی حنیفہ (بحر الرائق ص ۱۶۵ ج ۵) ان مشائخ پر تعجب ہے ظاہر مذہب کے خلاف اختیار کرتے

ہیں (فتوٰی دیتے ہیں) جبکہ ابوحنیفہ کے مقلدین کے لیے صرف آپکی ہی اتباع لازم ہے نہ کہ کسی دوسرے مذہب کی۔ (انفع المسائل فی متفرقات المسائل ص ۳۳ صد مسائل قاری)

حصہ دوم:

کہ روح البیان میں ہے لبوں کا تراشنا سنت اور مونڈنا بدعت ہے

روح البیان کے مصنف علوم ظاہری و باطنی کے جامع اور جمیع علوم کے منبع مولانا الشیخ اسماعیل حقی بروسوی قدست اسرارہ ہیں روم میں پیدا ہوئے اور سن وفات ۱۱۳۷ھ ق ہے۔

یہ حضرت نہ طبقہ مجتہدین فی شرع سے ہیں نہ ہی طبقہ مجتہدنی المذھب، نہ مجتہد فی المسائل نہ اصحاب تخریج، نہ اصحاب ترجیح اور نہ مفتی فی المذھب ہیں۔

وقد استقر رائی الاصولیین ان المفتی ھو المجتھد (درالمختار ص۱۵ ج۱ اور جدید مطبوعہ ص ۶۹ ج ۱).

دوسرے مقام پر علامہ ابن عابدین فرماتے ہیں

لا بد للمفتی ان یعلم حال من یفتی بقولہ ولا یکفیہ معرفتہ باسمہ ونسبہ بل لا بد من معرفتہ فی الروایۃ ودرجتہ فی الدرایۃ وطبقتہ من طبقات الفقہاء لیکون علی بصیرۃ بین القائلین المتخالفین قدرۃ کافیۃ فی الترجیح بین القولین المتعارضین (ردالمختار ص ۵۷ ج۱ جدید مطبوعہ ص ۷۷ جلد۱)

مفتی کیلئے ضروری ہے کہ اسے معلوم ہو کہ کس کے قول پر فتوٰی دے رہا ہے صرف اسکے نام ونسب سے واقفیت کافی نہیں بلکہ یہ بھی جانتا ہو کہ روایت اور درایت (عقل وفہم)

میں وہ کون سے درجہ میں ہے اور طبقات میں سے وہ کون سے طبقہ سے تعلق رکھتا ہے تا کہ دو مخالف اقوال کے درمیان امتیاز کر سکے اور دو متعارض اقوال کے مابین ایک قول کو ترجیح دینے میں قدرت کاملہ رکھتا ہو۔

پھر اسکے بعد متصل ہی ابن عابدین نے طبقات فقہاء بیان کیے ہیں کہ وہ سات ہیں۔

نمبرا- الاولیٰ طبقہ المجتہدین فی الشرع کالائمۃ الاربعۃ
شریعت میں مجتہدین جیسے ائمہ اربعہ (امام ابو حنیفہ، مالک بن انس، محمد بن ادریس شافعی، امام احمد بن حنبل وغیرھم

نمبر۲- الثانیہ طبقۃ المجتہدین فی المذھب کابی یوسف و محمد سائر اصحاب ابی حنیفۃ القادرین علی استخراج الاحکام من الادلۃ علی مقتضی القواعد۔ مذہب کے مجتہدین جو احکام شرعیہ کو دلائل شرعیہ سے استنباط کرنے کی قدرت رکھتے ہیں ان قواعد کے مطابق جو انکے امام نے احکام کے متعلق مقرر کیے ہیں اگرچہ فروعی مسائل میں اپنے امام کی مخالفت بھی کر سکتے ہیں اور کرتے بھی ہیں جیسے امام ابو یوسف، امام محمد، زفر، حسن بن زیاد وغیرھم۔

الثالثہ نمبر۳ طبقۃ المجتہدین فی المسائل التی لانص فی عن صاحب المذھب۔ ان مسائل کو حل کرنے والے جو اپنے امام سے منصوص نہیں جیسے امام ابو جعفر، خصاف، ابوالحسن کرخی، شمس الائمہ سرخسی اور قاضی خان وغیرھم جیسے الرابعۃ نمبر۴ طبقۃ اصحاب التخریج من المقلدین۔ مقلدین میں سے جو مجمل اور مبہم مسائل کو حل کر سکتے ہیں۔ ابو بکر رازی، کرخی وغیرھم

نمبر۵- الخامسۃ طبقۃ اصحاب الترجیح من المقلدین وہ طبقہ جو بعض مسائل اور بعض اقوال کو دوسرے بعض پر ترجیح دے سکے۔ ابو الحسن قدوری صاحب ہدایہ علی بن برہان وغینانی وغیرہما جیسے وہ کہتے ہیں ھذا اولی ھذا اصح روایۃ ھذا اوفق للناس۔

نمبر۶- السادسۃ طبقۃ المقلدین القادرین علی التمیز بین الاقوی والتقوی و ظاھر الروایۃ والنادرۃ مقلدین فقہاء کا وہ طبقہ جو صحیح، ضعیف، قوی، اقوی، ظاہر الروایت اور نادر کے درمیان فرق کر سکے۔ جیسے صاحب کنز، صاحب در مختار، صاحب وقایہ وغیرھم

نمبر۷- السابعۃ طبقۃ المقلدین لا یقدرون علی ما ذکر ولا یفرقون بین الغث والثمین

مقلدین کا طبقہ جو مذکورہ بالا امور میں نہ ہو صرف اقوال کا ناقل ہو (رد المختار ص ۷۷ ج ا جدید مطبوعہ)

علامہ سید احمد طحطاوی حنفی جو کہ طبقات مجتہدین سے تعلق رکھتے ہیں وہ درمختار کی شرح میں رقمطراز ہیں" وقع فی بعض العبارات التعبیر بالقص و فی بعضھا التعبیر بالحلق ففی الھندیۃ ذکر الطھاوی فی شرح الآثار ان قص الشارب حسن وتفسیرہ ان یوخذ منہ حتی ینقص من الاطار وھو الطرف الاعلی من الشفۃ العلیا قال و الحلق سنۃ وھو احسن من القص ھذا قولہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ و صاحبیہ و کذا فی المحیط الرخسی وعبارۃ المجتبیٰ وحلق الشارب بدعۃ و السنۃ فیہ القص

صح حلقہ سنۃ نسبہ الی ابی حنیفۃ و صاحبیہ (طحاوی علی در المختار ص ۲۰۳ ج ۴)

بعض عبارات میں لبوں کی تراشنے کو قص سے تعبیر کیا ہے اور بعض میں حلق (مونڈنے) سے تعبیر کیا گیا ہے فتاوی ہندیہ (عالمگیری) میں ہے کہ امام طحاوی نے شرح معانی الآثار میں بیان کیا ہے کہ لبوں کے بالوں میں قص کرنا حسن ہے اور اسکی تفسیر کہ اوپر والے ہونٹ کے اوپر والے بالوں کو اتنا باریک اور کم کیا جائے کہ چمڑا نظر آئے اور ان کا مونڈنا سنت ہے اور یہ تراشنے سے احسن ہے یہ امام ابو حنیفہ اور صاحبین (ابو یوسف، امام محمد) تینوں آئمہ کا قول ہے اور اسی محیط سرخسی میں ہے اور مجتبیٰ کی عبارت ہے لبوں کا مونڈنا بدعت ہے اور قص سنت ہے لیکن حلق (مونڈنے) کا سنت ہونا صحیح ہے یہ قول امام صاحب اور صاحبین کی طرف منسوب ہے۔

(مترجم عرض کرتا ہے کہ شرح معانی کی عبارت اور احادیث کے الفاظ پہلے نقل کر دیئے جائیں تو زیادہ مناسب ہوگا)

نمبر ۱- دو اسناد کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنھما سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا لا احفو الشوارب واعفو اللحی کہ لبوں میں احفاء نہ (جڑوں سے (اکھیڑنا) کرو اور داڑیوں کو بڑھاؤ۔

نمبر ۲- حضرت انس کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے" ولا تشبھوا بالیھود "اور یہود سے مشابھت نہ کرو۔

نمبر ۳- ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا" جزو الشوارب وارخوا واعفوا اللحی (مسلم ص ۱۲۹ ج ۱)

لبوں کو پست کرو اور داڑھیوں میں نرمی کرو یا فرمایا انکو بڑھاؤ۔ (شرح معانی الآثار ص ۱۳۴-۱۳۳ ج ۲)

نمبر۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا" الفطرۃ خمس الختان والا ستحداد وقص الشارب تقلیم الاظفار ونتف الابط (متفق علیہ بخاری ص ۸۷۵ ج ۲ ومسلم ص ۱۲۹ ج ۱) پانچ چیزیں فطرت سے ہیں ختنہ کرنا، شرمگاہ کے بال مونڈنا، لب کا تراشنا، ناخن کاٹنے اور بغل کے بال نوچنے

نمبر۵- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا رسول ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ دس چیزیں فطرت سے ہیں

قص الشارب واعفاء اللحیۃ والسواك واستنشاق الماء وقص الاظفار وغسل البراجم ونتف الابط وحلق العانۃ وانتقاص الماء قال ذکریا قال مصعب ونسیت العاشرۃ الا ان تکون المضمضۃ (مسلم ص ۱۲۹ ج ۱)

لب تراشنے، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، پانی سے ناک صاف کرنا، ناخن کاٹنے، شرمگاہ کا دھونا، بغل کے بال نوچنے، شرمگاہ کے بال مونڈنے اور استنجاء کرنا ذکریا بن ابی زائدہ مصعب سے بیان کرتے ہیں کہ دسویں چیز بھول گیا ممکن ہے کہ کلی کرنا ہو اسی حدیث کو امام مسلم نے ایک اور سند سے بھی روایت کیا ہے۔ (مذکورہ بالا حوالہ)

حافظ الحدیث شیخ ابن حجر عقلانی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں

اما القص فھو الذی فی اکثر الاحادیث کما ھنا وفی حدیث عائشہ وانس کذالك کلاھما عند مسلم وکذا حدیث حنظلۃ

عن ابن عمر فی اولی الباب وورد الخبر بلفظ الحلق وھی زوایۃ النسائی عن محمد بن عبداللہ بن یزید عن سفیان بن عینیۃ بسند ھذا الباب رواہ جھور اصحاب عینیۃ بلفظ القص وکذا سائر روایات عن شیخہ الذھری ووقع عند النسائی من طریق سعید المقبری عن بن ھریرۃ بلفظ تقصیر الشارب نعم وقع الایما یشعر بأن روایۃ الحلق محفوظۃ کحدیث العلاء بن عبد الرحمن عن ابیہ عن ابی ھریرۃ عند مسلم بلفظ "جزوا الشوارب وحدیث ابن عمر المذکور فی الباب الذی یلیہ بلفظ احفو الشوارب وفی الباب الذی یلیہ بلفظ وانھکوا الشوارب لفظ قص اکثر احادیث میں مروی ہے جیسا کہ یہاں مذکور ہے امام مسلم کی دو روایات حضرت عائشہ اور انس میں بھی قص مذکور ہے اس باب کی ابتداء میں حضرت ابن عمر کی روایت میں بھی قص ہے اور امام نسائی نے حلق (مونڈنا) کی روایت اپنی سند سے ابن عیینہ سے بیان کی ہے وہ سند باب کی ابتداء میں مذکور ہے محمد بن عبد اللہ بن یزید کے علاوہ دیگر اصحاب جمہور اصحاب ابن عینیہ نے قص ذکر کیا ہے اور اسکے شیخ امام زہری سے جو روایات ہیں ان میں بھی قص ہی مذکور ہے اور جو اس سے معلوم ہوا کہ حلق کی روایت محفوظ ہے علاو بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے جو الفاظ نقل کئے ہیں جزوا الشوارب اور باب کی ابتداء میں حضرت ابن عمر سے روایت ہے وہ احفو الشوارب اور آئندہ باب میں آرہا ہے اس میں ہے" انھکوا الشوارب "احفاء، انہاک، تقصیر، حلق) ان تمام الفاظ کا مفہوم بنتا ہے اوپر والے لب پر اگنے والے بالوں کے ازالہ میں خوب مبالغہ کرے (فتح الباری ص ۲۸۵ ج ۱۰)

ملا علی قاری حنفی فرماتے ہیں

الشارب کہتے ہیں اوپر والے ہونٹ پر اگنے والے بالوں کی الشارب الشعر النابت علی طرف الشفۃ العلیاء. اور نسائی کی روایت میں حلق الشارب اور تقصیر الشارب ہے امام نوری نے کہا کہ مختار یہ ہے کہ لب کے بالوں کو اتنا تراشا جائے کہ اس کے کنارے ظاہر ہو جائیں اور احفو کا معنٰی ہے کہ لب سے لمبے ہونے والے بالوں کو دور کر دیا جائے۔

قطبی کہتے ہیں قص الشارب ان یاخذ ماطال علی الشفۃ بحیث لا یؤذی الاکل ولا یجتمع فیہ الوسخ کہ قص الشارب کا معنی ہے کہ لب سے لمبے ہونے والے بالوں کو کاٹ دیا جائے تا کہ کھانے والے کو اذیت نہ دے اور نہ اس میں میل کچیل جمع ہو اور کہا کہ احفاء کا معنی بھی یہی ہے جڑوں سے ختم کرنا نہیں یہ امام مالک کا مذہب ہے وذھب الکوفیون ای بعضھم الی انہ الاستئصال کوفیون کا مذہب استئصال (جڑوں سے ختم کرنا) ہے تمام کوئی مراد نہیں بلکہ بعض اور طبری نے کہا دونوں میں اختیار ہے جسے چاہے کرے اور اہل لغت کے نزدیک احفا کا معنی جڑ سے اکھیڑنا ہے اس طرح نھک کا معنی بھی بال دور کرنے میں مبالغہ کرنا ہے چونکہ سنت سے دونوں چیزیں ثابت ہیں لہذا کوئی تعارض نہیں قص میں بعض کا ختم کرنا اور احفاء میں سب کو ختم کرنا اور دونوں ہی ثابت ہیں اور امام عسقلانی نے دونوں میں اختیار کو ترجیح دی ہے کہ دونوں ہی احادیث مرفوعہ سے ثابت ہیں اسی طرح امام سیوطی نے تحقیق کی ہے (مرقات ص ۲۸۹ ج ۸)

علامہ قسطلانی فرماتے ہیں:

اکثر احادیث میں قص ہے نسائی نے حلق اور تقصیر روات کیا مسلم نے جز اور قص

روایت کیا امام بخاری نے اس باب میں قص اور اگلے باب میں نھک روایت کیا ہے جن سے مقصود ازالہ میں مبالغہ ہے احفاء کا معنی ازالہ اور استقصاء ہے انہاک کا مبالغہ فی الازالہ ہے اور جز کا معنی اتنا کم کرنا کہ چمڑا نظر آئے۔

(ارشاد الساری ص۴۶۲ ج ۸)

ائمہ اربعہ کے مذاھب: امام ابو جعفر احمد طحاوی حنفی فرماتے ہیں امام مالک اور اہل مدینہ قص کو احناء پر ترجیح دیتے ہیں حلق اور احفاء مثلہ جو کہ ممنوع

احناف کا مسلک: امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں قص پست و کوتاہ کرنا حسن اور احفاء افضل و احسن ہے اور یہی قول امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد کا ہے۔

صحابہ کرام: عثمان بن عبد اللہ بن رافع مدنی فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ عبد اللہ بن عمر، ابو ہریرہ، ابو سعید خدری، ابو اسید ساعدی رافع بن خدیج، جابر بن عبد اللہ انس بن مالک اور سلمہ بن اکوع تمام لبوں میں احفاء کرتے تھے۔

دوسری روایت میں ہے ابو سعید خدری، ابو اسید ساعدی، رافع بن خدیج، سہل بن سعد، عبد اللہ بن عمر، جابر بن عبد اللہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنھم لبوں کا احفاء (جڑوں سے اکھیڑتے تھے) کرتے تھے۔

ثیر واثر: عثمان بن ابراھیم حلبی (حاطبی) بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر کو دیکھا کہ لبوں کو اتنا کوتاہ کرتے تھے گویا کہ انہیں نوچتے ہیں۔

(شرح معانی الآثار ص۳۳۵،۳۳۲ ج ۲)

امام شافعی: امام طحاوی فرماتے ہیں کہ میں امام شافعی سے اس

بارے میں کوئی منصوص شــــی نہیں دیکھی البتہ اسکے اصحاب میں سے جن کو میں نے دیکھا ہے جیسے شیخ مزنی اور ربیع وغیرھا کو وہ احفاء کرتے تھے میرے خیال میں انہوں نے آپکو دیکھ کر یا آپ کے متعلق یہ قول پڑھکر ہی یہ عمل کرتے ہونگے۔

اور ابن عربی نے عجیب بات کہی کہ کہ انہوں نے امام شافعی سے نقل کیا ''انــــــہ یستحب حلق الشارب'' امام شافعی کے نزدیک لبوں کا مونڈنا مستحب ہے۔

امام طحاوی نے لکھا ہے امام ابوحنفیہ اور صاحبین (ابویوسف، محمد) کے نزدیک حلق ہے۔

امام احمد بن حنبل: اقوم نے بیان کیا کہ'' وکان احمد یحفی احفاء شدیدا' امام احمد بہت سخت احفاء کرتے تھے۔ اور یہ نص ہے کہ قص سے احفاء افضل ہے۔

کوفیوں کے نزدیک جزو احفاء کا معنی استصال ہے اور امام مالک کے نزدیک دونوں کا معنی لب سے جو لمبے ہوں انکا تراشنا اور بعض علماء دونوں کے درمیان اختیار کے قائل ہیں (جو چاہے کرے) امام طبری نے اسکو اختیار کیا ہے اور امام مالک اور کوفیوں کا قول نقل کیا اور اہل لغت سے نقل کیا کہ احفاء کا معنی استصال ہے۔

پھر طبری نے کہا سنت دونوں امور پر دلالت کرتی ہے اور دونوں میں تعارض بھی نہیں کیونکہ قص میں بعض کا اخذ ہے اور احفاء میں کل کا اخذ لہذا یہی مختار ہے کہ دونوں احادیث صحیحہ مرفوعہ سے ثابت ہیں۔

پھر ابن حجر نے بیہقی وطبرانی کے حوالہ سے نقل کیا کہ سرجیل بن مسلم خولانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے پانچ صحابہ کرام کو دیکھا کہ وہ لبوں کو کوتاہ کرتے تھے ابو امامہ باھلی مقدام بن معدی کرب کدنی، عتبہ بن عوف سلمی، حجاج بن عارم تمالی اور عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنھم تھے۔

بیہقی وطبرانی نے عبداللہ بن ابی رافع کے حوالہ بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو سعید خدری، جابر بن عبداللہ، ابن عمر رافع بن خدیج، ابوا سید انصاری، سلمہ بن اکوع اور ابو رافع اپنی لبوں کو خوب تاہ کرتے تھے۔ یعنی حلق موںڈنے کی مانند (ھذ القفظ الطبری، یہ طبری کی روایت کے الفاظ ہیں)

طبری نے عروہ، سالم، قاسم اور ابو سلمہ کی اسناد سے لکھا ہے "انھم کانو یحلقون شوادبھم" اپنی لبوں کو مونڈتے تھے (مخلص فتح الباری ص ۲۸۶ ج ۱۰)

علامہ بدر الدین عینی حنفی رقمطراز ہیں

بل یستحب احفاء الشوارب ونراہ افضل من قصھا کہ امام طحاوی نے کہا دونوں نے کہا احفاء شوارب مستحب ہے بلکہ یہ قص سے افضل ہے قلت اراد بقولہ الآخرون جمھور السلف منھم اھل الکوفۃ ومکحول ومحمد بن عجلان ونافع مولی ابن عمر وابو حنیفہ وابو یوسف ومحمد رحمھم اللہ فانھم قالوا المستحب احفاء الشوارب وھوا افضل من قصھا وروی ذالک من فعل ابن عمر وابی سعید خدری ورافع بن خدیج وسلمہ بن اکوع وجابر بن عبد اللہ وابی اسید وعبد اللہ بن عمر وذکر ذالک کلہ ابن ابی شیبہ باسناد ھم الیھم

(عمدۃ القاری ص ۴۴ ج ۲۲)

میں کہتا ہوں کہ طحاوی کے قول الآخرون سے مراد جمہور سلف ہیں جن میں سے اہل کوفہ، مکحول، محمد بن عجلان حضرت ابن عمر کے غلام نافع، امام ابو حنیفہ، ابو یوسف اور محمد بھی ہیں حضرت ابن عمرؓ کے فعل سے ابو سعید خدری، رافع بن خدیج، مسلمہ بن اکوع، جابر بن عبد اللہ ابو اسید اور عبد اللہ بن عمر سے یہ عمل مروی ہے۔ ابن ابی شیبہ اپنی سند کے

ساتھ انکے عمل کو روایت کیا ہے۔ (القاری ص ۴۸ ج ۲۲)

اقوال فقہاء:

علامہ ابوالاسفار علی محمد صاحب نے انفع الوسائل فی متفرقات المسائل میں، اس سوال ''لبوں کا تراشنا سنت ہے یا بدعت ہے'' کے جواب میں شرح مشکوۃ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ملا علی قاری حنفی فرماتے ہیں (مرقات ص ۳۰۱) کہ اس میں تین قول ہیں (نمبرا مکروہ نمبر۲)

حرام نمبر۳ سنت:

حرام اس بناء پر کہتے ہیں کہ یہ مثلہ کی ایک شکل ہے اور یہ حرام ہے شرح سفر السعادت ۴۹۴ اور نووی شرح مسلم ص ۱۲۹ ج ۱) میں ہے یہ امام مالک کا قول ہے

شیخ عبد الحق محدث دہلوی شرح سفر السعادت صفحہ مذکورہ میں فرماتے ہیں کہ مذھب حنفی میں لبوں کا مونڈنا اسکا افضل ہونا محل تردد ہے اس مذکورہ کتاب کی ظاہری عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ سنت کوتاہ کرنا یعنی قص ہے چنانچہ ہدایہ کی کتاب الحج باب الجنایات میں بھی یہی مذکور ہے۔

لیکن یہ کلام قابل تحقیق ہے کیونکہ فتح القدیر شرح ہدایہ ص ۴۴۶ ج ۲ میں ہے صاحب کتاب نے وان اخذ من شاربه فعليه طعام حكومة عدل (جس سے لبوں سے بال اخذ کئے تو اسیر عادل کے فیصلہ کے مطابق طعام ہے) کہا ہے اور حلق شاربه (اگر لب مونڈے) نہیں کہا اس لیے کہ ہمارے کچھ فقہاء فرماتے ہیں اگر لب کا حلق کیا تو دم لازم نہیں آتا کیونکہ یہ داڑھی کا کچھ حصہ ہے لب اور داڑھی ملکر ایک مکمل عضو بنتا ہے اور صرف لب عضو کے چوتھائی حصہ سے کم ہیں۔

اس صفحہ پر کچھ آگے رقمطراز ہیں

صاحب ہدایہ کا حلق کی بجائے اخذ کا لفظ ذکر کرنے سے مقصود امام طحاوی کا رد ہے حلق سنت نہیں اخذ اور قص سنت ہے کہ انہوں نے فرمایا ہمارے تینوں ائمہ (ابوحنیفہ، ابو یوسف اور محمد) کے نزدیک حلق احسن اور افضل ہے اور متاخرین میں سے بعض کے نزدیک قص سنت ہے۔

اور مصنف نے امام محمد کی الجامع الصغیر سے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے (قص والا) قص حلق سے عام ہے اس لیے کہ حلق بھی اخذ میں شامل ہے اور جو اخذ میں شامل نہیں اسے نتف (نوچنا) کہتے ہیں۔

اگر مصنف کی مراد ہے کثرت استعمال میں قص حلق کو شامل نہیں تو اسے ہم تسلیم نہیں کرتے اگر تسلیم کر بھی لیں تو امام محمد کا الجامع الصغیر میں سنت کا بیان کرنا مقصود نہیں بلکہ جنایت ہے خواہ تمام بالوں کو دور کرے یا بعض کو اسی لیے بغل کے مونڈنے کا ذکر کیا اور اسکا سنت ہونا بیان نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ احرام کی حالت میں تمام بالوں کو دور کرے یا بعض کو مقصود صرف ازالہ ہے جس طرح بھی ازالہ ہو سکے اس پر حکم متعین ہو جایگا۔

باقی رہا ہے کہ حدیث شریف پانچ چیزیں فطرت سے ہیں جیسا کہ پہلے مذکور ہوئی تو اس میں قص الشارب کا لفظ ہے تو یہ حلق کے منافی نہیں کیونکہ استصال میں مبالغہ ہے بخاری و مسلم کی حدیث احفوا الشوارب قطع میں مبالغہ کرنا مقصود ہے جس طرح بھی حاصل ہو قینچی سے ہو یا استرے البتہ استرے سے مبالغہ فی الازالہ آسان ہے۔

امام طحاوی کا بھی مقصد یہی ہے جسطرح بھی ہو ازالہ میں مبالغہ کرنا ہے اور اہل حرف کے نزدیک قص حلق کو بھی شامل ہے اسکو کہتے ہیں قص الحلاقۃ۔

اور عنایہ شرح ہدایہ علی حاشیہ فتح القدیر صفحہ مذکورہ میں ہے کہ بعض متاخرین کے نزدیک

کوتاہ کرنا سنت ہے۔

علامہ بدر الدین عینی حنفی شارح بخاری فرماتے ہیں

امام طحاوی نے احادیث مذکورہ بالا کی روایات کے بعد ان احادیث متعارضہ کے مابین یوں تطبیق ہوگی کہ احفاء قص سے افضل ہے پھر باب حلق الشارب عنوان دینا پھر اسکی طرف مشیر ہے۔ اور احفاء اتنا ہو کہ حلق کی طرح ہو جائے۔ (جس طرح آجکل باریک مشین کے ذریعے چھوٹے کیے جاتے ہیں اور وہ حلق کی طرح ہی ہوجاتے ہیں) اور مختار میں ہے حلق سنت ہے اور باریک کوتاہ کرنا حسن ہے اور محیط میں حلق قص سے احسن ہے اور یہ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد کا قول ہے (بنایہ شرح ہدایہ ص ۳۵۵ ج ۴)

ابن ہمام اور صاحب عنایہ کے اقوال معتمدہ تصریح کر رہے ہیں کہ قص بعض فقہاء احناف کا قول ہے

علامہ ابن نجیم جنکا لقب ثانی ابو حنیفہ ہے شرح کنز میں وضاحت کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ صاحب ہدایہ نے امام محمد کے قول جو کہ الجامع الصغیر میں مذکور ہے سے گمان کیا ہے کہ کوتاہ کرنا سنت ہے اور امام طحاوی جو کہ حلق کے طرفدار ہیں کا رد کیا ہے لیکن صاحب ہدایہ کا یہ گمان درست نہیں کیونکہ الجامع الصغیر میں زیر بحث قول میں سب کا سنت بیان کرنا مقصود نہیں بلکہ جنایت اور اسکا حکم بیان کرنا مقصود ہے کہ جس طرح بھی لبوں کے بال دور کرے اور انکار کرے اس میں جنایت ثابت ہوگی (بحرالرائق ص ۱۱۰ ج ۳)

علامہ ابن عابدین شامی حنفی جو کہ مفتی بہ اقوال بیان کرنا اسکا مقصود ہے رقمطراز ہیں ذکر الطحاوی ان الحلق سنۃ ونسب ذالک الی العلماء الثلاثۃ (درالمختار کتاب الحظر و الاباحۃ

وجاب الاستبراص ۲۸۹ج ۵) الطحاوی نے ذکر کیا کہ حلق سنت ہے اور اس قول کی نسبت تینوں علماء کی طرف کی ہے۔

شیخ عبد الحق دہلوی کے مطابق امام طحاوی قدوۃ العلماء علماء متقدمین سے ہیں مذھب حنفی کو سب سے بہتر جانتے ہیں

اور علامہ عبدالحی لکھنوی مزید فرماتے ہیں کہ

امام طحاوی مجتھد ہیں اور ان کا مرتبہ امام ابو یوسف اور امام محمد سے کم نہیں (فوائد البھیہ فی تراجم الحنفیہ ص۳۲)

فتاوی عالمگیری میں ہے

امام طحاوی نے بیان کیا لبوں کا کوتاہ کرنا حسن ہے اور تراشنا افضل واحسن ہے اور امام صاحب اور صاحبین کا قول ہے۔ (عالمگیری ص۳۵۸ ج ۵ باب الکراھیہ باب نمبر ۱۹)

محدث شہیر بدر الدین عینی شرح کنز میں فرماتے ہیں

کہ امام طحاوی فرماتے ہیں لبوں کا حلق (مونڈنا) امام ابو حنیفہ کے نزدیک سنت اس حدیث کے مطابق احفوا الشوارب اعفوا اللحی رواہ مسلم (ص۱۲۹ ج ۱) لبوں میں احفاء کرو اور داڑھیوں کو لمبا کرو (رمز الحقائق ص ۱۰۲ ج ۱)

امام زیلعی نے حاشیہ کنز میں حدیث ابو ہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنھم کی احادیث کو قص والی حدیث پر ترجیح دی ہے ملاحظہ فرمایئے (حاشیہ زیلعی علی کنز الاقائق ص ۵۵ ج ۲)

سوال آپکی گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ امام طحاوی کے نزدیک حلق افضل ہے جبکہ انہوں نے "شرح معانی الآثار" میں احفاء کو ترجیح دی ہے۔

جواب انہوں نے اپنی مذکورہ کتاب میں کتاب الکراھیہ کے تحت باب حلق الشارب

قائم کیا ہے۔

اس میں مختلف الفاظ سے متعدد روایات جمع کی ہیں اور تحقیق کے بعد مزید حلق کو حدیث احفاء سے ثابت کیا ہے کیونکہ احفاء کا معنی استیصال ہے جسکا اردو میں معنی ہوگا جڑ سے اکھیڑنا، بیخ و بن کرنا یہ اسی صورت میں ہوگا جب قص میں اتنا مبالغہ کیا جائے کہ حلق کی طرح نمایاں ہو۔

چنانچہ منتخب اللغات میں ہے احفاء بروت را بسیار گرفتن لبوں کا بہت زیادہ دور کرنا اور بسیار فارسی میں مبالغہ کے لیے آتا ہے امام طحاوی اس مقام کو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جو کہ صحابہ کرام میں ایک خاص مقام و مرتبہ رکھتے تھے کہ فعل سے نقل کرتے ہیں کہ احفاء اس حد تک ہو کہ نتف (نوچنا) محسوس ہو کہ لوگ گمان کریں کہ ہاتھ کے ذریعہ بغل کے بالوں کی مانند کیا ہوا ہے اور دوسری روایت ہے کہ چمڑے کی سفیدی نظر آتی تھی۔ تیسری روایت میں اشد احفاء مذکور ہے ان سب میں احفاء حلق کے بالکل مشابہ ہے احفاء اور حلق میں اتنا فرق ہے کہ احفاء قینچی اور مشین کے ذریعہ ہوتا ہے اور حلق استرا اور بلیڈ کے ذریعہ ابن عمر کے علاوہ دیگر صحابہ کرام سے بھی احفاء مذکور ہے جیسا کہ پہلے شرح معانی الآثار، فتح الباری اور عمدۃ القاری کے حوالہ جات میں مذکور ہیں اور قص کو بھی درست قرار دیا ہے اور کہا ہے قص حسن ہے اور تنہا حلق میں زیادہ ثواب ہے چنانچہ امام طحاوی باب حلق الشوارب کے آخر میں فرماتے ہیں کہ احفاء میں جو فضیلت ہے وہ قص میں نہیں۔

نیز امام طحاوی نے عقلی دلیل دی ہے کہ حج و عمرہ میں قصر سے حلق افضل ہے اس بناء پر بھی قص سے حلق و احفاء افضل ہونا چاہیے۔

امام ابو داؤد وسلیمان بن اشعث نے باب السواک من الفطرۃ کے تحت ام المومنین

حضرت عائشہ کی حدیث روایت کی ہے عشر من الفطرۃ قص الشارب و اعفاء اللحیۃ (الحدیث) جو پہلے مسلم کے حوالہ سے نقل ہو چکی ہے قص الشارب پر حاشیہ میں محشی نے فتح الباری سے ابن حجر کے کلام کا خلاصہ پیش کیا ہے اور طبری کے قول کو ترجیح دی کہ اس میں روایات متعددہ پر عمل ہو جاتا ہے کہ مذکورہ عمل احادیث مرفوعہ سے ثابت ہیں۔ اسیر محشی کہتا ہے کہ ترجیح اسی قول کو ہونی چاہیے کہ اس میں سنت پر محافظت پائی جاتی ہے۔ کہ کبھی اس پر عمل کر لے اور کبھی اس پر اور افراط سے محفوظ رہے گا (ابوداؤد ص ۹ ج ۱ حاشیہ نمبر ۴)

اور صاحب کتاب حدیقہ الابرار الی طریقہ الاخیار نے اس مسئلہ پر کافی بحث کی ہے۔ شرح معانی الآثار کا پورا باب نقل کیا ہے اور محیط السرخسی کا حوالہ دیا کہ اس کے صفحہ نمبر ۱۳۷ ج ۵ میں بھی اسی طرح ہے۔ (مترجم نے وہ پہلے نقل کر دیا ہے اور حامدیہ کے حوالہ سے ابن حجر کا قول نقل کیا جو مترجم نے فتح الباری کے حوالہ سے پہلے ذکر کیا ہے۔)

عینی شرح بخاری اور بنایہ شرح ھدایہ کا حوالہ بھی مذکورہ ہو چکا ہے۔

ردالمختار میں علامہ شامی فرماتے ہیں

اختلف فی المسنون فی الشارب ھل ھو القص او الحلق لبوں میں قص (کوتاہ کرنا) سنت ہے یا حلق؟ تو اس میں مشائخ کا اختلاف ہے بعض متاخرین کے نزدیک مذہب قص کوتاہ کرنا ہے ملک العلماء علامہ کاسانی بدائع الصنائع میں فرماتے ہیں یہی صحیح ہے اور امام طحاوی نے کہا قص حسن اور حلق احسن ہے اور یہی ہمارے ائمہ کا قول ہے (بحوالہ نہر الفائق) (ردالمختار جدید مطبوعہ ص ۵۵۰ ج ۲)

جلد سادس میں قبیل سنۃ کے تحت لکھتے ہیں

شی علیه فی الملتقی و عبارة المجتبیٰ بعد مارمز للطحاوی حلقه سنة ونسبه الی ابی حنیفة وصاحبیه والقص منه حتی یوازی الحرف الاعلی من الشفة العلیا بالاجماع ا ه (رد المختار ص ۴۰۷ ج ۲)

ملتقی میں اسی طرف گئے ہیں اور مجتبیٰ میں امام طحاوی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا مونڈنا سنت ہے اور یہ امام ابوحنیفہ اور صاحبین کا قول ہے اور قص کا بالاتفاق معنی ہے بالوں کو تاہ کرنا اوپر والے ہونٹ کا کنارہ نظر آئے اور ظاہر ہو جائے۔

امام طحاوی فرماتے ہیں کہ امام شافعی سے اس بارے کوئی نص نہیں دیکھی انکے اصحاب میں سے مزنی اور ربیع کو دیکھا ہے وہ احفاء کرتے تھے ظاہر ہے کہ انہوں نے اپنے امام سے ہی یہ عمل لیا ہوگا۔

لیکن امام ابوحنیفہ اور صاحبین کا مذھب سر اور لبوں کے بارے میں احفاء ای حلق تقصیر سے افضل ہے ابوبکر اثرم نے کہا ہے امام احمد کو دیکھا سخت احفاء کرتے تھے۔ الحدیقہ الندیہ میں "احفوا الشوارب" حدیث شریف کے تحت رقمطراز ہیں

کہ اسی معنی میں انہکو الشوارب دوسری روایت ہے اور اس سے مراد "بالغوا فی ازالة ماطال منها حتی یتبین الشفعة تبیانا ظاهراً ندباوقیل وجوبا واما حلقه بالکلیة فمکروه علی الاصح عند الشافعیة وصرح مالك بدعة واخذ الحنفیة بظاهر الحدیث فسنوا حلقه (ص ۳۹۶ ج ۲) جو بال ہونٹ پر ظاہر ہوں انکو زائل کرنے میں مبالغہ کرو تا کہ ہونٹ بالکل واضح نظر آئے یہ مستحب ہے اور بعض نے کہا واجب ہے شوافع کے نزدیک بالکل مونڈنا اصح قول کے مطابق مکروہ ہے اور امام مالک نے اسکے بدعت ہونے کی تصریح کی اور احناف نے ظاہر حدیث پر عمل کرتے ہوئے اسے سنت کہا۔

سوال عالمگیری میں محیط سے نقل کرتے ہوئے کہا لب کے بال مونڈنے سنت ہیں یہ امام ابو حنیفہ اور صاحبین کا قول ہے اور شرح معانی الآثار میں ہے کوتاہ کرنے سے حسن اور احفاء احسن اور افضل ہے اور یہ ہمارے تینوں ائمہ کا قول ہے۔

جواب تنقیح الحامدیہ میں ہے امام اعظم فرماتے تھے کہ احفاء تقصیر سے افضل ہے اور عمدۃ القاری میں ہے احفاء قص سے افضل ہونے کی وجہ سے امام طحاوی نے باب حلق الشارب سے تعبیر کیا ہے اور اس میں فرمایا جمہور سلف احفاء الشارب کو کوتاہ سے افضل ہے (الی آخرہ) عینی علی الھدایہ میں (جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے) حلق سنت اور کوتاہ کرنا حسن ہے اور محیط میں ہے کہ قص سے حلق احسن و افضل ہے یہی ہمارے تینوں ائمہ کا قول ہے اور ردالمحتار کوتاہ کرنا حسن اور مونڈنا افضل ہے یہی تینوں ائمہ کا قول ہے حدیقہ میں ہے ظاہر حدیث پر عمل کرتے ہوئے احناف نے حلق کو سنت کہا

خلاصہ کلام فتح القدیر، بحرالرائق، کفایہ علی الھدایہ، عنایہ علی الھدیہ اور متخلص میں ایک ہی قول ہے شارب کا مونڈنا مقصود ہوتا ہے جیسا کہ "یفعلہ الصوفیہ وغیرھم" صوفیائے کرام اور انکے علاوہ لوگ کرتے ہیں بحرالرائق اور فتح القدیر میں پہلے آچکا ہے مقصود بالوں کا زائل کرنا ہے جس چیز سے بھی ہو قینچی ہو یا استرا لیکن استرے سے آسانی ہوتی ہے۔

اور اس بیان سے بدائع کی تردید ہوگئی کہ قص سنت ہے حلق نہیں۔

اور احکام المذاھب میں ہے امام اعظم اور صاحبین کا مذہب سر اور لبوں کے بالوں کے بارے میں احفاء یعنی حلق ہے جو کہ تقصیر سے افضل ہے اس سے صراحۃ معلوم ہوتا ہے کہ مذہب حنفیہ میں کوتاہ کرنا کہ ہونٹ کے کنارے ظاہر ہو جائیں اور ان کا مونڈنا

دونوں مشروع ہیں (ھدایہ الابرار الی طریقۃ الاخیار ہ ص ۲۷)

نوٹ: حلق کو بدعت کہنا درست نہیں کیونکہ بدعت سیءہ کی اصل نہیں ہوتی قرآن مجید میں اور نہ حدیث نہ ظاہراً اور نہ اشارۃً جب کہ حلق کی اصل موجود ہے جیسا کہ نسائی شریف ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے ''احلقو الشوارب ''لبوں کے بالوں کو حلق کرو (کذا فی تنقیح اور احکام المذاہب) لبوں کے بال مونڈنے پر بدعت کا اطلاق کرنا کتب معتبرہ کی تصریحات کے خلاف بھی ہے ''ان الشارب مقصود بالحلق کما یفعلہ الصوفیہ وغیرھم (کما فی فتح القدیر وبحرائق وغیرھم) جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے۔

اور حدیث ''لیس منا من حلق الشارب '' جو لبوں کے بال مونڈے وہ ہم سے ہیں '' فتح الباری میں حافظ ابن حجر فرمایا کہ حلق کی نفی میں اس حدیث سے استدلال کرنا غلو ہے۔

پس اسکو نسخ پر محمول کیا جائیگا یا اسکی تاویل ہوگی یا اس پر دیگر احادیث کو ترجیح دی جائیگی۔

محقق صاحب! وقت، حال، مکان اور زمان تقاضا نہیں کرتا کہ کچھ لکھا جائے آپ کی شدید خواہش پر بحکلف اہل اللہ کی خدمت کیلئے یہ چند سطریں تحریر کی ہیں والباقی عند التلاقی ان شاء الباقی۔ باقی انشاء اللہ ملاقات پر وضاحت ہوگی دوسرے یہاں کے باشندے بخریت ہیں للہ الحمد والمنۃ علی ذالك النعماء والالاء وبالخصوص علی نعمۃ الاسلام ومتابعۃ سید الانام ﷺ فانہ ملاك الامر ومدار النجاۃ ومناط الفوز بالسعادات الانبویۃ والاخرویۃ ثبتنا اللہ سبحانہ وایاکم علی ذالك

فقیر سیف الرحمٰن

مکتوب سیفیہ

بطرف قدوۃ السالکین حضرت میاں محمد سیفی ریان الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ ﷺ عزیز الوجود میاں محمد سیفی راوی ریان اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کی طرف سے چند سوالات موصول ہوئے جس میں آپ نے بزرگوں اور والدین کے ہاتھ پاؤں چومنے کے بارے میں دریافت کیا۔ جواب درج ذیل ہے۔

کسی صالح مومن متقی عالم، حاکم، والدین، اولاد اور پیرومرشد یا استاد کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز بلکہ سنت ومستحب ہے، اس بارے میں روایات احادیث اور اقوال فقہاء بکثرت وارد ہیں اور تعاملاً تواتر بھی چلا آرہا ہے۔

واورد الامام داؤد فی کتاب الادب باب فی قبلتہ بین العینن فاخرج فیہ حدیث جعفر رضی اللہ عنہ واقام باب فی قبلۃ الخد فاخرج حدیث قبلۃ الخد الحسن رضی اللہ عنہ واقام باب قبلۃ الیدو اذکر حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قال فدنونا یعنی من النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم فقبلنا یدہ ثم اقام باب فی قبلۃ الجسد فذکر فیہ حدیث قبلۃ کشحہ قال انما اردت ھذا یارسول اللہ ثم اقام باب قبلۃ الرجل وذکر حدیث وفد عبدالقیس قال یعنی زارع لماقد منا المدینۃ فجعلنا نتبادر من رواحلنا فنقبل ید رسول اللہ صلیٰ اللہ وآلہ وسلم ورجلہ (الحدیث)

(سنن ابوداؤد جلد آخر کتاب الادب ص ۳۵۳)

ترجمہ: امام ابوداودؒ نے کتاب الادب میں تقبیل کے مسئلہ میں پانچ باب مسلسل ذکر

کئے ہیں اور باب کا ترجمہ الباب اس طرح ہے۔ دونوں آنکھوں کے درمیانی حصے کا بوسہ دینا۔ اور پھر وہ حدیث شریف لایا ہے جس میں حضرت ﷺ نے حضرت جعفرؓ کا دونوں آنکھوں کے درمیانی حصہ کا بوسہ لیا تھا۔ اور دوسرے باب کا ترجمہ الباب اس طرح بیان فرمایا۔ گال کا بوسہ لینا۔ اور اس باب میں وہ حدیث شریف لایا کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت سیدنا حسنؓ کے خد مبارک (گال مبارک کا بوسہ لیا تھا) پھر باب قائم کیا جس میں ہاتھ کا بوسہ مذکور ہے اور حدیث ابن عمرؓ کو لایا کہ فرمایا انہوں نے پس ہم نبی کریم ﷺ کے قریب ہوگئے اور ہم نے ان کے ہاتھ مبارک کا بوسہ لیا اس کے بعد باب قائم کیا۔ پہلو کو بوسہ دینے میں اور وہ حدیث شریف لایا کہ ایک بندہ نے حضرت ﷺ کے پہلو مبارک کا بوسہ لیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میرا مقصد صرف یہی تھا اس کے بعد وہ باب لایا جس میں پاؤں کا چومنا مذکور ہے اور حدیث وفد عبدالقیس کو استدلالاً ذکر کیا راوی کہ جب ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے تو ہم ایک دوسرے سے سبقت کرنے لگے تا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک اور پاؤں مبارک کا بوسہ لیں۔

وکذا اوردالا حادیث من مسئلة التقبیل صاحب الشکواة فی باب المصافحة المعانقة۔ (ص ۴۰۲)

اسی طرح کی روایات اور احادیث ابوداؤدوغیرہ سے صاحب مشکوۃ نے بھی نقل فرمائی ہیں اور ان احادیث مبارک کو باب المصافحہ والمعانقہ میں نقل کیا ہے۔

اور علامہ بدر الدین عینی وغیرہ نے بکثرت روایات اس بارے میں نقل کی ہیں علامہ شیخ محمد عابد سندھیؒ نے اس مسئلہ پر مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے۔ بخاری کی ادب المفرد، طبرانی کی معجم اوسط، حاکم کی مستدرک، ترمذی کی جامع، نسائی کی اور ابن

ماجہ کی سنن، طبری کی کتاب الریاض اور ابن حجرؒ کی اصابہ میں زیر بحث عنوان پر صحیح اور جید وحسن روایات موجود ہیں۔ فقہ حنفی کی کتب متداولہ میں سے چند حوالے ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

تنویر الابصار میں ہے انہ علیہ الصلوۃ والسلام کان یقبل راس فاطمۃؓ وقال علیہ الصلوۃ والسلام من قبل رجل امہ فکانما قبل عتبہ الجنۃ (تنویر الابصار علی ہامش ردالمختار جلد خامس فصل فی النظر والمس ص ۲۵۹ مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ) ثم قال بعد ذالک فی باب الاستبراء وغیرہ مانصہ لاباس بتقبیل ید الرجل العالم المتورع علی سبیل التبرک" درر "ونقل المصنف عن الجامع انہ لاباس بتقبیل ید الحاکم والمتدین (السلطان العادل) وقیل سنۃ " مجتبی" وبتقبیل راسہ ای العالم اجود کمافی البزازیہ ولارورخصۃ فیہ ای فی تقبیل الید لغیرھما ای لغیر عالم وعادی ھو المختار مجتبی وفی المحیط ان لتعظیم اسلامہ واکرامہ جاز وان الدنیا کرہ (طلب من عالم وزاھد ان یدفع الیہ قدمہ ویمکنہ من قدمہ یقبلہ اجابہ......... اھ ثم قال العلامہ السید محمد آمین بن عابدین فی شرح التنویر (قولہ وقیل سنۃ) ای تقبیل ید العالم والسلطان العادل قال الشر بنلالی وعلمت ان مفاد الاحادیث سنیہ اوندبہ لما اشار الیہ العینی و (قولہ یدفع الیہ قدمہ) یعنی عنہ مافی المتن شامی۔ ج ۵، ص ۲۷۱)

وقال الشیخ احمد الطحطاوی وفی غایۃ البیان عن الواقعات

تقبیل ید العالم والسلطان العادل جائز و ورد فی احادیث ذکر ها البدر العینی ما یفید ان النبی ﷺ یقبل الحسن وفاطمة رضی الله تعالیٰ عنها وقبل ﷺ عثمان ابن مظعون بعد موته وکذالك قبل الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه رسول اللهﷺ بعد موته وقبل رسول اللهﷺ ابن عمه جعفراً بین عینیه ثم قال البدر العینی فعلم من مجموع ماذکرنا اباحة تقبیل الید والرجل والکشح والراس الجبهة والشفتین وبین العینین لکن تبرکا لا شهوة

(طحطاوی علی المراقی ص۱۷۴، ۱۷۵)

نبی اکرم ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سر مبارک کا بوسہ لیتے تھے اور نبی اکرم ﷺ نے ہی فرمایا کہ اگر کسی نے اپنی ماں کے پاؤں کو بوسہ لیا تو ایسا ہے کہ جیسے کہ جنت کا چوکھٹ چومنا۔ (اس کے بعد فرمایا) جائز ہے کہ کسی عالم یا متقی شخص کے ہاتھ تبرک کے واسطے چوم لے اور حاکم متدین (سلطان عادل) کے ہاتھ چومنا بھی جائز ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایسے لوگوں کے ہاتھ چومنا سنت ہے اور عالم کا سر چومنا زیادہ اچھا ہے اور عادل، متقی کے علاوہ اور کسی کا بوسہ جائز نہیں۔ ہاں اگر اس کے سلام کی تعظیم اور اکرام کے واسطے بوسہ لیا تو پھر جائز ہے اور گر دینوی غرض کے لیے تھا تو جائز نہیں۔ اگر کسی نے عالم اور پرہیز گار بندہ سے طلب کیا کہ وہ اس کو اپنا پاؤں دے تا کہ وہ بوسہ کرے تو چاہیے کہ وہ نیک بندہ اس بات کو قبول کر لے اور بوسہ کی سنت ہونے میں علامہ شرنبلالی نے فرمایا ہے کہ احادیث سے اس کا سنت و مستحب ہونا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ عینی نے بھی اشارہ فرمایا ہے۔

اور ہمارے علمائے حنفیہ میں سے شیخ احمد طحطاویؒ نے فرمایا ہے کہ عالم اور سلطان عادل

کے ہاتھ کو بوسہ دینا جائز ہے اور اس باب میں احادیث وارد ہوئی ہیں۔ جن کو علامہ بدر الدین عینی حنفی رضی اللہ عنہ نے ذکر فرمایا ہے اور ان روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ اور پاؤں چومے جاتے تھے اور وہ خود حسن رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بوسہ لیا تھے اور عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد آپ ﷺ نے بوسہ لیا تھا اور اسی طرح حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول اکرم ﷺ کو چوما تھا۔ وصال مبارک کے بعد اور اسی طرح رسول اکرم ﷺ نے اپنے چچا زاد بھائی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا تھا دونوں آنکھوں کے درمیان ....

اس کے بعد علامہ بدر عینی نے فرمایا

کہ ان تمام احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ہاتھ، پاؤں، پہلو، سر، پیشانی، ہونٹ آنکھوں کے درمیان یہ ساری چیزیں تبرکاً یا اکراماً وتعظیماً جائز ہے کہ چومے ہاں شہوت کے ساتھ اپنی بیوی اور کنیز کے علاوہ جائز نہیں۔

پس واضح ہوا کہ اہل اللہ کے ہاتھ پاؤں وغیرہ کا چومنا جائز ثابت بالسنہ اور مستحب عمل ہے اس کا انکار شریعت کا انکار ہے۔

وماتوفیقی الا باللہ وما علینا الاالبلاغ

والسلام

فقیر اخندزادہ سیف الرحمٰن

پیرارچی وخراسانی

۱- علم ظاہر اور علم باطن میں کیا فرق ہے اور علم باطن کو کس طرح علم ظاہر پر فوقیت حاصل ہے۔

۲- حضرت شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد کہ" تینوں سلسلہ عالیہ کی انتہا میرے سلسلہ کی ابتداء میں درج ہے" کی وضاحت فرمائیں۔

جواب: از شیخ المشائخ قیوم زماں خلیفہ مطلق نائب حضرت مرشدنا

حضرت سیدنا محمد شاہ روحانی بی پشاور

شرافت علم باندازۂ شرف ورتبہ معلوم است۔ معلوم ہر چند شریف تر علم آن عالی تر پس علم باطن کہ صوفیہ کرام بآن ممتاز نداشرف باشد از علم ظاہر کہ نصیب علمای ظواہر است۔ برقیاس شرافت علم ظاہر برعلم حجامت و حیاکت۔ پس رعایت آداب پیر کہ علم باطن را از او اخذ کنند باضعاف زیادہ باشد از رعایت آداب استاد کہ علم ظاہر از او استفادہ نمایند و ھمچنین رعایت آداب استاد علم ظاہر باضعاف زیادہ است از رعایت آداب استاد حجام وحائك وھمین تفاوت دراصناف علوم ظاھری جاریست، استاد علم کلام وفقہ اولیٰ واقدم است از استاد علم نحو و صرف واستاد نحوو صرف اولیٰ است استاد علوم فلسفی باآنکہ علوم فلسفی داخل علوم معتبرہ نیست اکثر مسائل آن لاطائل است و بیحاصل واقل مسائل آن کہ از کتب اسلامیہ اخذنمودہ اند وتصرفات درآن کردہ از جھل مرکب خالی

نیستند که عقل را در ان موطن مجال نیست۔ طور نبوت وراء طور عقل نظر است......... رساله مبداء و معاد منہا(۳۸)

همچنان حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ در مورد نصیب علماء ظواهر چیست و نصیب صوفیه چیست ونصیب علماء راسخین چیست۔ میفرمایند۔

نصیب علماء ظواهر از دین و متابعت سید المرسلین بعد از تصیح عقائد علم شرائع واحکام است وعمل به مقتضای آن علم ونصیب صوفیه علیه باآنچه علماء دارند احوال ومواجید است وعلوم و معارف ونصیب علماء راسخین که ورثة انبیاء اند علیهم الصلوٰت والتسلیمات باآنچه علماء ظواهردارند وباآنچه صوفیه علیه بآن ممتاز اند اسرارو دقائق است که در متشابهات قرآنی رمزی واشارتی بآن رفته است وبرسبیل اندراج یافته فهم الکاملون فی المتابعة والمحققون بالوراثة۔ مکتوب نمبر ۱۳ حصه ۲

همچنان صاحب تفسیر مظهری حضرت علامة قاضی ثناء الله پانی پتی قدس سره دریکی از تصانیف خویش بنام "مالابدمنه" بعد از ینکه درمورد احکام شرعی بحث مفصل می نماید دراخیر کتاب خویش درمورد علم باطن یاالحسان میفرماید:

بدان اسعدك اللّٰه تعالیٰ اینهمه که گفته شد صورت ایمان واسلام و شریعت ست ومغز وحقیقت او درخدمت درویشان باید جست وخیال نکرد که حقیقت خلاف شریعت است که این سخن جهل و کفراست بلکه همین شریعت ست که در خدمت

درویشان چون قلب از تعلق علمی وحی که بما سوی الله داشت
پاك شود و رذائل نفس برطرف گشته نفس مطمئنه شود واخلاص
بهمر ساند شریعت درحق او بامغز شود نماز او عند الله تعلق
دیگر بهمر ساند دور کعت او بهتر ازلك رکعت دیگر ان باشد
وهمچنین صوم او و صدقه او رسول فرمودﷺ اگر شمامثل احد زد
در راه خدا خرج کنید برابر یك سیر یانیم سیر جو نباشد که صحابه
در راه خدا داده اند این ازجهت قوت ایمان واخلاص شان است
نور باطن پیغمبرﷺ را از سینه درویشان باید جست وبدان نور
سینه خود راروشن باید کرد تاخیر وشربفراست صحیحه دریافت
شود
طریق خواجه گان قدس الله اسرارهم مبنی براند راج نهایت
دربدایت است حضرت خواجه بزرگ شاه نقشبند قدس سره
فرموده اند که مانهایت رادربدایت درج فی کنیم-
الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفی درعبادات مشائخ این
طریقه علیه قدس الله اسراهم واقع شده است که در آن حضرت
جل سلطانه ذوق یافت است نه یافت این سخن مناسب مقام
اندراج نهایت در بدایت است که موطن جذبه خاص این
بزرگواران است در آن مقام حقیقت یافت نیست که مخصوص
بانتها است لیکن چون چاشنی از نهایت در بدایت درج کرده اند
ذوق یافت آنجا میسر است و چون از جذبه معامله بیرون رود واز
ابتدا به توسط آید ذوق یافت نیز دررنگ یافت رو به عدم آرد نه

یافت باشد نه ذوق یافت وچون کار به نهایت رسد یافت میسر گردد و ذوق یافت مفقود بود وچون ذوق یافت در منتهی مفقود است ناچار التذاذ وحلاوت درحق وی کمتراست منتهی ذوق وحلاوت را در قدم اول گذاشته است و درآخر مخمول زاویه بیحلاوتی وبی مزه گی گشته کان رسول الله (ص) متواصل الحزن دائم الفکر سوال: چون منتهی را یافت مطلوب میسر شد ذوق یافت چرا مفقود گشت و مبتدی چون ازیافت بی نصیب است ذوق یافت از کجا یافت جواب: دولت یافت نصیب باطن منتهی است که بعد از انقطاع تعلق او که به ظاهر خود داشت به این دولت مشرف گشته است وچون باطن او رابه ظاهر او تعلق کمتر مانده است ناچار نسبت باطن به ظاهر سرایت نکند و از یافت باطن ظاهر ذوق نگیرد۔ پس باطن منتهی را یافت مطلوب حاصل است و ظاهر اورا ذوق آن یافت نباشد باقی ماند ذوق باطن که یافت نصیب اوست چون باطن نصیبی از بیچونی یافته است آن ذوق او نیز از عالم بیچونی خواهد بد ودردرك ظاهر که سراسر چون است نخواهد در آمد۔ چون ظاهر منتهی از ذوق باطن او خبر ندارد عوام ظاهر بین از باطن منتهی چه خبر خواهند داشت و غیراز انکار نصیب چان چه خواهد بود۔ احوال ظاهر نسبت به احوال باطن حکم چون رار دنسبت به بیچون پس ثابت شد که باطن منتهی هم یافت رارد وهم ذوق یافت۔

در مبتدی رشید این طریق عالی که ذوق یافت اثبات می نمایند

باوجود فقدان یافت بواسطه انست که این بزرگواران در ابتداء چاشنی از انتہا درج می نمایند و به طریق انعکاس پرتوی از نهایت در باطن مبتدی می اندازند و چون ظاهر مبتدی به باطن او مرتبط است وقوت تعلق درمیان ظاهر و باطن اوثابت است ناچار آن پرتو نهایت و آن چاشنی ولایت از باطن به ظاهر میدود و ظاهر رابه رنگ باطن او منصبغ می سازو از این بیان علو طریقه اکابر نقشبندیه قدس الله اسرارهم معلوم می شود۔

بعضی از مشائخ سلاسل دیگر قدس الله اسرارهم از سخن اندراج النهایة فی البدایة که ازین بزرگواران صارد شده است دراشتباه اند ودر حقیقت این سخن تردد دارند و تجویز نمی کنند که مبتدی این طریق برابر منتهی طرق دیگر باشد عجب ست که مساوات مبتدی این طریق با منتهی طرق دیگر از کجا فهمیده اندیش از اندراج نهایت دربدایت ازین بزرگوران سربرنزده است واین عبارت دلالت بر مساوات ندارد و مقصود شان آنست که درین طریق شیخ منتهی بتوجه و تصرف خود چاشنی از دولت نهایت خود بطریق انعکاس به مبتدی رشید عطامی فرمایند و دربدایت اونمك نهایت خودار امتزاج فی نماید مساوات کجاست و محل اشتباه کدام است واین اندراج دولتی بس عظیم است مبتدی این طریق هر چند حکم منتهی ندارد امااز دولت نهایت بی نصیب نیست وآن ذره نمك کلیت اورا ملیم و نمکین خواهد ساخت بخلاف مبتدیان طرق دیگر که از نهایت دور از

کار اند قدر قطع منازل و طی مسافات زیر بار وچون درمیان مبتدی
این طریق مبتدیان طرق دیگر فرق واضح گشت و مزین این
مبتدی بردیگر ارباب بدایت لائح شد باید دانست که درمیان
منتهیان این طریق و طرق دیگر هیمن قدر فرق است بلکه نهایت
این طریقه علیه وراء وراء نهایات سائر طرق مشایخ ست این سخن
را ازمن باور دارند یا نه اگر برسر انصاف آیند شاید باور دارند
نهایتی که بدایت نهایت آمیز باشد از نهایات دیگران البته امتیاز
خواید داشت و ناچار نهایت آن نهایات خواهدبود۔

سالیکه نکوست از بهار ش پیداست

بعضی از متعصبان سلاسل دیگر بما میگویند که نهایت
ساوصول بحق ست سبحانه و آنرا شما بدایت خود می گوئید پس
از حق بکجا خواهیدرفت و نهایت شما وراء حق چه خواهد بود
گوئیم که ماازحق بحق می رویم جل سلطانه واز شائبه بحلیت
گریخته باصل الاصل می پوئیم واز تجلیات اعراض نموده متجلی
رامی جوئیم و ظهورات را واپس گزاشته ظاهر را در ابطن بطوب
میخواهیم و چون در ابطنیت مراتب متفاوته است از یك ابطنیت
بابطنیت دیگر میرویم واز آن ابطنیت دیگر بابطنیت ثالث قدم می
نهیم الی ماشاء الله تعالیٰ اینقدر نمی مهمند که نهایت انبیآء
علهیم الصلوات والتسلیمات بلکه نهایت خاتم الرسل علیه و
علیهم الصوات والتحیات نیز حق است سبحا نه و نهایت اینان
بانهایت این بزرگوران علیهم الصوات والتحیا ت متحد نیست

بلکہ با یکد یکر هیچ مناسب ندارد پس تواند بود که جمعی را نهایتی میسر شده باشد که وراء نهایت ایان بود و دون نهایت آن بزرگوران علیهم الصوات والتحیا ت باشد پس راست آمد که نهایت همه حق ست سبحانه و تفاوت درمیان طوائف ہلی تفاوت درجاتهم ثابت است یا آنکه گوئیم که همه نهایت خودراوصول بحق میدانند لکین بسیاری هستند که ظلال وظهورات حق راهم میدانند تعالیٰ وتقدس بادجود تفاوت درجات آن ظلال وظهورات پس نهایات جمیع ارباب نفس الا مر وصول بحق نشده تعالیٰ وتقدس بلکه بزعم هر یکی منتهای اوحق ست سبحانه پس اگر ابتداء یکی ظلال و ظهورات حق باشند تعالی وتقدس که نهایت دیگر یست بزعم حقانیت و نهایت آن یکی وصول بحق باشد تعالیٰ که ماوراء ظلال وظهورات است چرا مستبعد بود محل انکار واشتباه باشد۔

قاصری گر کند این طائفه راطعن قصور
حاشن لله که برارم بزبان این گله را
همه شیران جهان بسته این سلسله اند
روبه از حلیه چسان بگسلا این سلسله را

این طریق بعینه طریق اصحاب کرام است رضی اللّٰه عنهم چه این بزرگوران دراول صحبت آنسرور علیه و علیهم الصلوت و التسلیمات آن میسر می شد که اولیاء امت رادرنهایت النهایت شمه از آن کمال دست مید هد لهذا وحشی قاتل امیر حمزه علیه

الرحمته که در بدو اسلام خود بشرف صحبت سید اولین و اخرین علیه الصلوت و التسلیمات مشرف شده بودازا ویس قرنی که خیرتابعین است افضل آمد و آنچه وحشه را در اول صحبت خیر البشر ﷺ میسرشدا ویس قرنی بآن خصوصیت در انتہا میسر نشد جرم بہترین قرون قرن اصحاب کرام گشت۔پس ناچار سلسله این حضرات سلسله الذهب آمد و مزیت این طریقه عالی سائر طرق در نگ مزیت قرن اصحاب کرام بر سائر قرون مبرهن گشت۔

ای برادر سر حلقه این طریقه سنیه حضرت صدیق اکبر است رضی الله عنه که بتحقیق افضل جمیع بنی آدم است بعد از انبیاء علیهم الصلوات و التسلیمات وبه همین اعتبار در عبارات اکابراین طریقه واقع شده است که نسبت مافوق همه نسبتها است چه نسبت ایشان که عبارت از حضور و آگاهی خاص است همان نسبت و حضور صدیق اکبرؓ است که فوق سائر آگاهی است نهایت این طریقه علیه اگر میسر شود وصل عریان است که علامت حصول آن حصول یا س است بدانکه طریقی که اقرب است واسبق و اوفق واوثق وا سلم وا حکم واصدق و اول و اعلی واجل و ارفع واکمل طریقه علیه نقشبندیه است۔

درابتداء این طریق حلاوت ووجدان است چنانچه حضرت امام مجددؒ می فرمایند۔

ای فرزند ولوله، عشق و طنطنه، محبت و نعره شوق انگیز و

صیحہ ہای درد امیز و وجدد تواجد ورقص و رقاصی ہمہ درمقامات ظلال است ودرآوان ظہورات و تجلیات ظلیہ ودرانتہا بی مزہ گی وبعد وحرمان کہ از لوازم یاس است بخلاف طرق دیگر کہ در ابتداء بی مزہ گی وفقدان دارند و درانتہا حلاوت و جدان وہمچنین دراین طریق در ابتداء قرب و شہوداست ودر انتہا بعد وحرمان بخلاف طرق سائر مشائخ کرام تفاوت طرق از اینجا قیاس باید کرد۔ چہ قرب و شہود و حلاوت و و جدان از دوری مہجوری خبر میدھد و بعد و حرمان وبی حلاوتی و فقدان ازنہایت قرب فہم من فہم درشرح این سر اینقدر وافی نماید کہ ہیچکس از نفس خود بہ خود نزد یکتری ندارد و نسبت قرب و شہود و حلاوت و جدان درنفس خود اورامفقود است ونسبت بغیر خود کہ باومبائنت دارد این نسبتہا موجود فالعاقل تکفیہ الاشارۃ۔ واکابراین طریقہ علیہ احوال و مواجید شرعیہ رادررنگ طفلان بجوز مویز و جدوحال عوض نمکینند و بہ تریہات صوفیہ مغرور و مفتون نمیگردند احوالیکہ بہ ارتکاب مخظورات شرعیہ وخلاف سنت سنیہ حاصل شود قبول ندارد و نخواھند از اینجاست کہ سماع و رقص را تجویز نمی نمایند و بذکر جہرا اقبال نمیفرمایند حال ایشان بردوام است و قت ایشان براستمرار تجلی ذاتی کہ دیگران را کالبرق است ایشانرادائمی است حضوری کہ غیبت در قفای آن باشد نزد این بزرگواران از خیراعتبارساقط است بلکہ کارخانہ ایشان از حضور تجلی بلند تراست حضرت خواجہ احرار

قدس سره فرموده اند که خواجکان این سلسله علیه قدس الله اسرارهم بهرزراقی ورزاقی وررقاص نسبت ندارند کارخانه ایشان بلند است و درینطریق پیری و مریدی بتعلیم و تعلم طریقه است نه به کلاه شجره که دراکثر طرق مشائخ رسم شده است حتی که متاخران ایشان پیری ومریدی را منحصربه کلاه شجره ساخته اند ازاینجااست که تعدد پیر تجویز نمیخایند و معلم طریق رامرشدی ناامند پیر نمیدانند ورعایت آداب پیری رادرحق اوبجا نمی آرند این از کمال جهالت و نارسائی ایشان است نمی دانند که مشائخ ایشان پیر تعلیم پیر صحبت رانیز پیر گفته اند و تعدد پیرتجویر فرموده اند بلکه درحین حیات پیراول اگر طالبی رسد خود را درجای دیگر بیند بی انکار پیراول جائز است که پیر ثانی اختیار کند حضرت خواجه نقشبند قدس شره درباب تجویز ایں معنی از علمای بخار فتویٰ درست فرموده بودآری اگر از پیری خرقه ارادت گرفته باشنداز دیگری خرقه ارادت نگیرد اگر گیرد خرقه تبرك گیرد ازینجا لازم نمی آید که پیر دیگر اصلاً نگیر بلکه رواست که خرقه ارادت ازیکی و تعلیم طریقت از دیگری و صحبت باثالث دارد واگر هرسه دولت ازیکی میسر گرددچه نعمتی است۔ پیر تعلیم هم استاد شریعت و هم رهنمائی طریقت بخلاف پیر خرقه پس رعایت آداب پیر تعلیم بیشتر بجا باید آورد۔ دراین طریق ریاضات و مجاهدات بانفس اماره باتیان احکام شرعیه است و التزام امتابعت سنت سنیه علی صاحبها الصلوة والسلام

والنحیه پس هیچ چیز برنفس اماره شاق تر از امتثال اوامر و نواهی شریعت نبود و خرابی او جز در تقلید صاحب شریعت متصور نباشد ریاضات و مجاهدات که باوراء تقلید سنت اختیار کنند معتبر نیست که جوگیه و براهمه هند و فلاسفه یونان درین امر شرکت دارند وآن ریاضت در حق ایشان جز ضلالت نمی افزاید و بغیر خسارت راه نمی نماید درین طریق تشکیك طالب مربوط به تصرف شیخ مقتداء است بی تصرف او کار نمیکشاید چه اندراج نهایت در بدایت اثر از توجه شریف اوست و حصول معنی بیچونی و بیچگونگی نتیجه کمال تصرف او کیفیت بیخودی که آنرارا مخفی اعتبار کرده اند حصول آن در اختیار مبتدی نیست و توجهی که معرا ازشش جهت باشد وجود آن در خود حوصله طالب نه۔

نقشبندیه عجب قافله سالار انند
که برند ازره پنهان به حرم قافله را

این بزرگوران همچنانکه قدرت کامله براعطاء نسبت دارند وحضور و آگاهی رادراندك وقت به طالب صادق عطاء میفرمایند در سلب آن نیز قدرت تامه دارند و به یك بی التفائی صاحب نسبت رامفلس می شازند علی آنها که سید هند می شتانند هم۔ دراین طریقه علیه بیشتر افاده و استفاده بسکوتست فرموده اندهر که از سکوت ما منتفع نشداز کلام چه نفع خواهد گرفت و این سکوت را به تکلف اختیار نکرده اند بلکه از لوازم طریق ایشان است چه از ابتداء توجه این بزرگواران باحدیت مجرده است از اسم وصفت جز ذات نمیخواهند۔

حضرت شیخ العلماء پیر طریقت
میاں محمد حنفی سیفی ماتریدی
کے نصیحت آموز افادات عالیہ

منجانب: ادارہ الطریقہ والارشاد

جامعہ جیلانیہ بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

خرد نے کہہ بھی دیا لاالہ تو کیا حاصل
دل ونگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

ہر انسان کو اپنی ذات سے محبت ہے اسی لیے وہ اس کی صفائی ستھرائی رکھتا ہے غسل کرتا ہے اچھے اچھے کپڑے زیب تن کرتا ہے اپنے حسن کو مزید نکھارنے کیلئے بناؤ سنگھار کرتا ہے اور آرائش کے مختلف سامان اشیاء کے استعمال کو عمل میں لاتا ہے۔
لیکن جب یہ محبت ذات اس حد تک ہو جاتی ہے کہ محبت خدا اور رسول ﷺ سے بھی زیادہ اپنی شخصیت کو اور اپنی ذات کو ترجیح دینے لگتا ہے تو یہ بات باعث ہلاکت ہے اور باعث نقصان ہے۔ انسان اس چیز کو طرف توجہ نہیں کرتا ہے کہ انسان دو چیزوں سے مرکب ہے، روح اور جسم، جسم کی تزین و آرائش کے سامان تو کرتا ہے اسے اچھی غذا بھی فراہم کرتا ہے اسے صحت مند رکھنے کیلئے جملہ وسائل کو استعمال میں لاتا ہے لیکن روح کی ضرورت کی طرف قطعاً توجہ ہی نہیں دیتا، یہی وجہ ہے کہ دنیاوی جملہ آسائش موجود ہونے کے باوجود وہ سکون کا متلاشی رہتا ہے اور وہ پریشان حال رہتا ہے کبھی وہ اس کیلئے سگریٹ پیتا ہے تو کبھی شراب، کبھی ہیروئن اور کبھی دیگر نشہ آور اشیاء کا استعمال

کرتا ہے، لیکن اس کے باوجود وہ تھوڑی دیر تو مدہوش ہونے کی وجہ سے بے خبر ہوجاتا ہے لیکن پرسکون پھر بھی نہیں ہوتا۔

اگر انسان روح کی ضروریات اور غذا کا بندوبست بھی کرے تو وہ اندر سے جب بھی پرسکون ہوگا تو اسے اپنی زندگی بھی پرسکون اور بامقصد محسوس ہوگی اور دیگر افراد کی بامقصد زندگی کیلئے بھی جدوجہد کرے گا۔

اب آیئے دیکھیں روح کی ضرورت اور غذا کیا ہیں؟

روح کی غذا ذکر الٰہی اور یاد الٰہی ہیں اس سے وہ سکون پاتی ہے وہ قوی ہوتی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے (الا بذکر اللہ تطمئین القلوب) کہ خبردار ذکر الٰہی سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے.............۔

دور حاضر میں انسان اس قدر دنیاوی معاملات میں بہک گیا ہے اور کھو گیا ہے کہ وہ اپنا مقصد حیات بھی بھول چکا ہے اور حصول سیم وزر کیلئے رات دن سرگرداں ہے دنیاوی مقاصد اور لامتناہی خواہشات کی تکمیل میں ہی اپنی زندگی کا متاع گراں یعنی وقت برباد کرکے قبر میں چلا جاتا ہے حالانکہ اللہ تعالی نے انسان کا مقصد زیست قرآن مجید میں بیان کیا ہے۔

وما خلقت الجن والانس الالیعبدون

ترجمہ: یعنی ہم نے جنوں اور انسانوں کو پیدا کیا مگر اس لیے کہ وہ میری عبادت کریں۔

یعنی وہ ہر لحہ یاد الٰہی میں رہیں اور انہیں کسی وقت بھی احکام الٰہی بھولنے نہ پائیں۔ اس لیے کثرت سے ذکر الٰہی کرنے کا حکم قرآن مجید میں دیا گیا ہے۔ جیسا کہ حکم ہے

﴿یا ایھا الزین امنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا﴾ (سورہ احزاب ۱۴)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے رب کو کثرت سے یاد کرو۔ اور کوئی لمحہ ایسا نہ گزرے کہ تم اس کی یاد سے غافل ہو جاؤ۔

اور یہ غفلت از خود نہیں ہو سکتی، حصول علم کے بعد بھی غفلت سے نکلنا بڑا مشکل کام ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ

﴿فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون﴾

ترجمہ: ذکر والوں سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے۔

یہ حکم نہیں فرمایا کہ اہل علم سے پوچھو کیونکہ اکثر اوقات علم کے باوجود انسان اس پر عمل نہیں کرتا۔ آج کس کو معلوم نہیں کہ نماز اور روزہ فرض ہے لیکن اس کے باوجود اس پر لوگوں کا عمل کیوں نہیں؟ اگر سارے لوگ نماز قائم کرنے لگیں تو مسجد میں جگہ ہی نہ رہے لیکن آج ہمیں مسجد خالی نظر آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ذکر الٰہی یعنی یاد الٰہی رکھنے والوں سے پوچھو وہی تمہیں غفلت کے اندھیروں سے نکال سکتے ہیں کیونکہ ہم وقت یاد الٰہی کی وجہ سے وہ میدان عمل کے مرد ہیں اور وہ احکام الٰہی پر اطاعت کے خوگر ہو چکے ہیں اس مسلسل اطاعت ہی کے باعث اللہ تعالیٰ نے ان کے آئینہ قلب کو اپنے انوار کا محبط بنا دیا ہے اس پر جو انوار اترتے ہیں ان کے انعکاس سے پاس بیٹھنے والوں کے قلوب بھی یاد الٰہی کے خوگر ہو جاتے ہیں۔ اور انوار الٰہی سے غافلوں کے قلوب بھی ذاکر ہو جاتے ہیں اور غفلت کے حجابات چھٹ جاتے ہیں۔

اصل بیماری اور اُس کا علاج

انسان جسم کا بڑا خیال رکھتا ہے اسے اچھی خوراک مہیا کرتا ہے۔ اس کی صحت و تندرستی کیلیے ہمیشہ کوشاں نظر آتا ہے۔ اور اپنی زندگی کو پرسکون بنانے اور اپنی ذات کو

سنوارنے کیلئے رات دن تگ ودو کرتا نظر آتا ہے۔

اگر جسم بیمار ہوجائے تو اچھے سے اچھے معالج، طبیب اور ڈاکٹر سے علاج کراتا ہے اس کیلئے جملہ وسائل کو خرچ کرتا ہے یہاں تک کہ اگر اس کے پاس رقم نہ ہو تو رشتہ داروں عزیزوں اور دوستوں سے ادھار لے کر بھی خرچ کرتا ہے۔ اگر اس کا علاج اندرون ملک ممکن نہ ہو تو اپنی جسمانی صحت کے حصول کے لیے ملک سے باہر بھی جانے کو تیار ہو جاتا ہے۔

حالانکہ اسے معلوم ہے کہ بیرون ملک جانے کیلئے اسے زر کثیر کی ضرورت ہے اس کیلئے وہ دوڑ دھوپ کر کے رقم جمع کرتا ہے اس کے رشتہ دار بھی اس کی مدد کرتے ہیں اور سب کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ صحت مند اور توانا نظر آئے۔

اور جب انسان فوت ہوجاتا ہے اور روح اس سے نکل جاتی ہے تو سب رشتہ دار اور عزیز اسے جلد از جلد دفن کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ اسکی اپنی اولاد بیوی، ماں، باپ بہن بھائی سب اسے دفن کرنے کیلئے کفن دفن کا بندوبست کرنے لگ جاتے ہیں اور اس سے جلد از جلد نجات چاہتے ہیں اور زیادہ اسے اپنے پاس رکھنے کو تیار نہیں ہوتے۔

جسمانی بیماری سے انسان کمزور اور لاغر ہوجاتا ہے اس کی قوت ختم ہوجاتی ہے اور کام کاج اور چلنے پھرنے کے قابل نہیں رہتا۔ اس کی مثال فالج زدہ آدمی کی ہے۔ اس کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ چلے پھرے، دوستوں، عزیزوں، رشتہ داروں کے پاس آئے جائے، لیکن ایسا اسکے لیے ممکن نہیں ہوتا کیونکہ بیماری نے اس کی قوت اور توانائی چھین جاتی ہے اور اب وہ کسی اچھے معالج کے پاس جاتا ہے اپنا علاج کرواتا ہے۔ ڈاکٹر یا حکیم اسے چیک کرتے ہیں اور اسکی جسمانی مرض کے مطابق اس کیلئے نسخہ تجویز

کرتا ہے۔ اور اسکو پرہیز بتاتے ہیں۔ جب وہ مریض اپنے معالج کے تجویز کردہ نسخہ کے مطابق دوائیں استعمال کرتا ہے اور ڈاکٹر کے مطابق پرہیز بھی کرتا ہے تو وہ صحت مند ہو جاتا ہے۔ اور دوبارہ چلنے پھرنے اور کام کاج کے قابل ہو جاتا ہے۔ اور پھر وہ بھر پور زندگی گزارتا ہے۔ اور اسکی خوشیاں واپس لوٹ آتی ہیں اور اس طرح انسان اس دنیا فانی میں جو کچھ اچھی باتیں سنتا ہے دیکھتا ہے محسوس کرتا ہے اور جن اچھی باتوں کا اسے علم ہوتا ہے اور وہ ان پر عمل کرنا چاہتا ہے۔

لیکن وہ عمل کر نہیں سکتا۔ کیونکہ وہ اندرونی طور پر بیماری کا شکار ہے اس کا قلب اور روح بیمار ہیں۔ جب تک وہ صحت مند نہیں ہو جاتے وہ نیک اور اچھے کام چاہنے کے باوجود کر نہیں سکتا۔

وہ چاہتا ہے کہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے، خیرات وصدقات دے لوگوں سے بھلائی کرے۔ لیکن اس کا دل اور روح چونکہ بیمار ہیں اس لیے کہ اسکا نفس نفس امارہ ہے۔ اور نفس امارہ کا کام برائی کا حکم دینا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد اللہ تعالی ہے۔

ان النفس لا مارۃ بالسوء (سورۃ یوسف)

اب ایسے انسان کو جس کا قلب اور روح بیمار ہیں کسی اچھے روحانی معالج کی ضرورت ہے جو اسکی اندر کی کیفیت کا اپنی نگاہ کیمیا سے معائنہ کرے اور پھر اس کے حالات کے مطابق اس کیلئے روحانی نسخہ تحریر کرے۔ اور اسے پرہیز بتائے۔

صحیح روحانی علاج نگاہ سے ہوتا ہے۔ اور یہ نگاہ کیمیا سرور کائنات ھادی عالم امام الانبیاء، معلم اخلاق حضرت محمد ﷺ کے روحانی فیضان سے حاصل ہوتی ہے کسی بھی مرد کامل اور ولی کی نگاہ میں جو تاثیر اور اثر ہوتا ہے وہ فیضان نبوی کی برکت سے ہوتا ہے۔ مرشد کامل اور ولی کامل کی نگاہ سے جب قلب وروح کا علاج ہوتا ہے اسکا دل خود بخود

نیک کاموں کی طرف رغبت کرتا ہے اور برائی سے نفرت کرنے لگتا ہے اللہ تعالیٰ جل شان کی اطاعت اور رسول خداﷺ کی پیروی اس کی زندگی میں نظر آنے لگتی ہے۔
جب کوئی پیر کامل ذکر الٰہی اور صحیح طریقے اور سلیبس کے مطابق اسے کرداتا ہے تو ان جملہ روحانی بیماریوں مثلاً حسد بغض کینہ اور ریاکاری جھوٹ رشوت خوری نیک کاموں سے بے رغبتی وغیرہ سے اسے نجات مل جاتی ہے کیونکہ ذکر الٰہی سے انوار الٰہی بدن کے اندر منتقل ہوتے ہیں اور ان سے روحانی صحت نصیب ہوتی ہے یہ روحانی علاج ذوق اور لمس سے تعلق رکھتا ہے یہ چیزیں زبانی بتانے سے سمجھ نہیں آتیں اور انسان انہیں اپنے بدن میں محسوس کرتا ہے تو پتہ چلتا ہے ورنہ نہیں۔ کیونکہ یہ چیز دور حاضر میں صحیح اور صاف اور اصلی حالت میں بہت کم ملتی ہے اور ایسی کامل ہستیاں بھی کم ہی دکھائی دیتی ہیں۔ اسی لیے صرف زبانی بتانے سے انسان کو یقین نہیں ہوتا۔
آج مجدد عصر حاضر قیوم زماں حضرت اخوندزادہ سیف الرحمٰن پیراچی خراسانی مبارک سے نسبت رکھنے والے افراد زندگی کے جملہ شعبوں میں آپ کو نظر آئیں گے ان میں ڈاکٹر بھی ہیں، انجینئر بھی، وکیل بھی، علماء بھی، تاجر بھی ہیں اور کمزور بھی، لیکن آپ انہیں دیکھ کر یہ بات محسوس ضرور کریں گے کہ یہ حضرات عام لوگوں سے شکل صورت اور سیرت و کردار کے اعتبار سے بالکل مختلف ہیں۔ یہ آپ کو بحمدہ تعالیٰ شکل و صورت کے اعتبار سے سنت رسولﷺ کے مطابق نظر آئیں گے یعنی پوری سنت کے مطابق سر پر عمامہ اور سنت کے مطابق لباس وغیرہ۔اور سیرت کے اعتبار سے بھی آپ انہیں عام لوگوں سے بالکل ممتاز پائیں گے۔
یہ دنیاوی زندگی میں اپنا کام بھی کرتے ہیں لیکن یادالٰہی میں بھی ہمہ وقت مشغول رہتے ہیں چونکہ ان کا ذکر قلبی اور لطائف کا ذکر ہے۔ جو اندر اندر چلتا رہتا ہے اور وہ اپنا کام

بھی کرتے رہتے ہیں۔ انکی دنیاوی زندگی میں ایمانداری خوش اخلاقی خوش اطواری آپ کو بڑی نمایاں نظر آئیں گی۔ یہ سب مرشد کامل کی خصوصی توجہ اور نگاہ کیمیاء کا صدقہ ہے۔ اس کی برکت ہے کہ ان زندگی میں ایک انقلاب آگیا۔ اس مرشد کامل نے ان افراد کو کلمہ زبانی نہیں پڑھایا بلکہ ان کے اندر اتار دیا۔ کیونکہ جس طرح حضرت سلطان باہوؒ نے فرمایا ہے

زبانی کلمہ ہر کوئی پڑھدا اتے دل دا کلمہ کوئی
دل دا کلمہ عاشق پڑھدے کی جانن یار گلوئی ہو

ملک کے طول عرض میں جگہ جگہ محافل ذکر کروار ہے اور آپ کے خلفاء کرام و مریدین اس پرفتنہ دور میں اللہ کے ذکر کی برکت سے اور اس کے خصوصی فیض کی برکت سے ایک عظیم روحانی انقلاب لا رہے ہیں۔ آپ بھی ایسی روحانی وجدانی محافل میں شرکت فرما کر اپنی روحانی منزلوں کو بلند سے بلند تر کریں۔ دعا ہے رب قدوس ایسی برگزیدہ ہستیوں کو عمر نوح عطا فرمائے تا کہ ان کے فیضان سے مخلوق خدا زیادہ سے زیادہ فیضیاب ہوسکے۔ (آمین)

بجاہ نبی الکریم و علی الہ واصحابہ اجمعین فیہ

نور محمدی ﷺ

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے بلا واسطہ اپنے محمد ﷺ کا نور پیدا کیا پھر اسی نور کو خلق عالم کا واسطہ ٹھہرایا اور عالم ارواح ہی میں اسکو اسطرح سراپا نور کو وصف نبوت سے سرفراز فرمایا۔ چنانچہ ایک روز صحابہ کرام نے حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا کہ آپ ﷺ کی نبوت کب ثابت ہوئی آپ نے فرمایا وادم بین الروح والجسد

(ترمذی شریف) یعنی میں اس وقت نبی تھا جب کہ آدم کی روح نے جسم سے تعلق نہ پکڑا تھا۔ بعد ازاں اسی عالم میں اللہ تعالیٰ نے دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کی روحوں سے وہ عہد لیا جو واذ اخذ اللہ میثاق النبیین (آل عمران) میں مذکور ہے جس وقت ان پیغمبروں کی روحوں نے عہد مذکور کے مطابق حضور کی دعوت وامداد کا اقرار کر لیا۔ تو نور محمدی ﷺ کے فیضان سے ان روحوں میں وہ قابلیتیں پیدا ہو گئیں کہ دنیا میں اپنے اپنے وقت میں ان کو منصب نبوت عطا ہوا اور ان سے معجزات ظہور میں آئے امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے خوب فرمایا ہے۔

وکل ای اتی الرسل الکرام بها
فانما اتصلت من نوره بهم
فانه شمس فضل هم کواکبها
یظهرن انوارها للناس فی الظلم

ترجمہ:

معجزے جتنے کہ لائے تھے رسولان کرام
لڑاسی کے نور سے جاملتی ہے سب کی بہم
آفتاب فضل ہے وہ سب کوکب اسکے تھے
ظلمتوں میں نور پھیلایا جنہوں نے بیش وکم

اسی عہد کے سبب سے حضرات انبیائے سابقین علیہم السلام اپنی اپنی امتوں کو حضور نبی آخرالزمان علیہ الصلوۃ والسلام کی آمد و بشارت اور ان کے اتباع و امداد کی تاکید فرماتے رہے ہیں۔ اگر حضور نبی اکرم ﷺ کی نبوت دنیا میں ظاہر نہ ہوتی تو تمام انبیائے سابقین علیہم الصلوۃ والسلام کی نبوتیں باطل ہو جاتیں اور وہ تمام بشارتیں ناتمام

رہ جاتیں پس دنیا میں حضور اقدس ﷺ کی تشریف آوری نے تمام انبیائے سابقین علیہم السلام کی نبوتوں کی تصدیق فرمادی۔ بل جاء بالحق وصدق المرسلین (صافات) صدق المرسلین (صافات)

جس طرح رسول اکرم ﷺ کا نور از ہر منبع انوار الانبیاء تھا اسی طرح آپکے جسم اطہر کا مادہ بھی لطیف ترین اشیاء تھا۔ چنانچہ حضرت کعب احبار سے منقول ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو پیدا کرنا چاہا تو جبریل کو حکم ملا کہ سفید مٹی لاؤ۔ پس بہشت کے فرشتوں کے ساتھ اترے اور حضرت کی قبر شریف کی جگہ سے مٹھی بھر خاک سفید چمکتی دمکتی لے آئے پھر وہ مشت خاک سفید جبریل بہشت کے چشمہ تسنیم کے پانی سے گوندھی گئی، یہاں تک کہ سفید موتی کی مانند ہوگئی۔ جس کی بڑی شعاع تھی بعد ازاں فرشتے اسے لے کر عرش و کرسی کے گرد اور آسمانوں اور زمین میں پھرے یہاں تک کے تمام فرشتوں نے آپ (روح انور و مادہ اطہر) کو آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے پہچان لیا۔

جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہ السلام کو پیدا کیا تو اپنے حبیب پاک ﷺ کے نور کو ان کے پشت مبارک میں بطور ودیعت رکھا۔ اس نور کے انوار انکی پیشانی میں یوں نمایاں تھے جیسے چاند آسمان میں اور چاند اندھیری رات میں اور ان سے عہد لیا گیا کہ یہ نور انور پاک پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل ہوا کرے اسی واسطے جب وہ حضرت حواء علیہا السلام سے مقاربت کا ارادہ کرتے تو انہیں پاک و پاکیزہ ہونے کی تاکید فرماتے یہاں تک کہ وہ نور حضرت حواء علیہ السلام کے رحم میں منتقل ہوگیا اس وقت وہ انوار جو حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں تھے حضرت حواء کی پیشانی میں نمودار ہوئے ایام حمل میں حضرت آدم علیہ السلام نے پاس ادب وتعظیم حضرت حواء سے مقاربت ترک

کردی۔ یہاں تک کہ حضرت شیث علیہ السلام پیدا ہوئے۔ تو وہ نور ان کی پشت میں منتقل ہوگیا۔ یہ حضور علیہ الصلوۃ السلام کا معجزہ تھا کہ حضرت شیث علیہ السلام اکیلے پیدا ہوئے۔ آپ کے بعد ایک بطن میں جوڑا (لڑکی لڑکا) پیدا ہوتا رہا۔ اس طرح یہ نور پاک پاک بہشتیوں سے پاک رحموں میں منتقل ہوتا رہا حضرت محمد ﷺ کے والد محترم حضرت عبداللہؓ تک پہنچا۔ اور ان سے بناء بر بقول اصح ایام تشریق میں جمعہ کی رات کو آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ کے رحم پاک میں منتقل ہوا۔

اسی نور کے پاک و صاف رکھنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت کے تمام آباؤ اجداد وامہات کو شرک وکفر کی نجاست اور زنا کی آلودگی سے پاک رکھا ہے اسی نور کے ذریعہ سے حضرت کے تمام آباؤ اجداد نہایت حسین و مرجع خلائق تھے۔ اسی نور کی برکت سے حضرت آدم علیٰ نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام ملائک کے مسجود بنے اور اسی نور کے وسیلہ سے ان کی توبہ قبول ہوئی۔ اسی نور کی برکت سے حضرت نوح علیٰ نبیناہ علیہ الصلوۃ والسلام کی کشتی طوفان میں غرق ہونے سے بچی۔ اسی نور کی برکت سے حضرت ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام پر آتش نمرود گلزار ہوگئی۔ اور اسی نور کے طفیل حضرات انبیائے سابقین علیٰ نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام پر اللہ تعالیٰ کی عنایات بے غایت ہوئیں۔

جب آنحضرت ﷺ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تو حضرت عباسؓ نے حضور ﷺ کی اجازت سے آپ کی مدح میں چند اشعار عرض کیے۔ جن میں مذکور ہے کہ کشتی نوح کا طوفان سے بچنا اور حضرت ابرہیم علیہ السلام پر آتش نمرود کا گلزار ہو جانا حضور ﷺ کے نور ہی کی برکت سے تھا۔ حضرت امام الائمہ ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفیؒ رسول اکرم ﷺ کی مدح میں یوں فرماتے ہیں۔

انت الذی لولاک ما خلق امرا۔

کلا ولا خلق الوری لولاکا

انت الذی من نورك للبدر السنا
والشمس مشرقه بنور بهاکا

انت الذی لما توسل ادم
من زلته بك فاز وهو اباکا

وبك الخلیل دعا فعادت ناره
بردا وقد خمدت بنور سناکا

ودعاك ایوب لضر مسه
فاذیل عنه الضر حین دعاکا

وبك المیسح اتی بشیرا مخبراً
بصفات حسنك مادحا لعلاکا

کذالك موسی لم یزل متوسلاً
بك فی القیمة محتما بحماکا

والانبیاء وکل خلق فی الوری
والرسل والملائك تحت لواکا

ترجمہ:

آپ کی وہ مقدس ذات ہے کہ اگر آپ نہ ہوتے تو ہرگز کوئی آدمی پیدا نہ ہوتا۔ اور نہ کوئی مخلوق پیدا ہوتی۔ اگر آپ نہ ہوتے۔ آپ وہ ہیں کہ آپ کے نور سے چاند کو روشنی ہے اور سورج آپ ہی کے نور زیبا سے چمک رہا ہے۔ آپ وہ ہیں کہ جب آدم نے لغزش کے سبب سے آپ کا وسیلہ پکڑا تو وہ کامیاب ہوگئے۔ حالانکہ وہ

آپ کے باپ ہیں۔ آپ ہی کے وسیلہ سے خلیل نے دعا مانگی تو آپ کے روشن نور سے آگ ان پر ٹھنڈی ہوگئی اور بجھ گئی۔ اور ایوب نے مصیبت میں آپ ہی کو پکارا تو اس پکارنے پر ان کی مصیبت دور ہوگئی اور مسیح آپ ہی کی بشارت اور آپ ہی کی صفات حسنہ کی خبر دیتے اور آپ کی مدح کرتے ہوئے آئے اسی طرح موسیٰ آپ کا وسیلہ پکڑنے والے اور قیامت میں آپ کے سبزہ زار میں پناہ لینے والے رہے اور انبیاء اور مخلوقات میں سے ہر مخلوق اور پیغمبر اور فرشتے آپ کے جھنڈے تلے ہونگے۔

مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ یوں فرماتے ہیں۔

وصلی اللہ علی نور کزو شد نورھا پیدا
زمیں از حب او ساکن فلک در عشق او شیدا
محمد احمد ومحمود ﷺ وے را خالقش بستود
کزو شد بود ہر موجود زو شد دیدھا بینا
اگر نام محمد را نیاوردے شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا
نہ ایوب از بلا راحت نہ یوسف حشمت وجاہت
نہ عیسی آں مسیحا دم نہ موسی آں ید بیضا

اللہ جل شانہ کی ذات اقدس تو ہمیشہ سے ہے اس نے اپنی پہچان کیلئے نبی اکرم ﷺ کی تخلیق فرمائی پھر نور نبوت آپ ﷺ کے واسطہ وسیلہ سے تمام انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کو پہنچایا اور آپ ﷺ پر ہی نظام نبوت ختم کیا۔ پوری انسانیت کے لئے راہ ہدایت کا نظام وضع کیا۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت کا مقصد انسانوں کا تزکیہ یعنی پاک کرنا ہے، اسی باطن وقلب کا نام ہی تصوف ہے۔

پس ثابت ہوا کہ دین متین کا اصل مقصد تصوف ہی ہے۔ جسکی بدولت بندے کو اپنے خالق و مالک کی دل و جان سے پہچان ہو جائے اور وہ احسان کے درجے کو حاصل کرلے۔ تاکہ رب کریم کی بندگی میں احساس جاگزین ہو کہ وہ یعنی بندہ اسے یعنی ''رب'' کو دیکھ رہا ہے۔ یا کم از کم یہ احساس ہو رب اپنے بندے کو دیکھ رہا ہے۔ اس حقیقت کو آشکار ہونے سے ہی روح ملتی ہے۔ اور انسان کے اعمال تقویٰ والے ہوجاتے ہیں۔ اور اصل زندگی کا کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ یہ علم عرفان اور آگہی جو انسانی اعمال درست کردے علم باطن کہلاتا ہے جسکی تحصیل فرض عین ہے۔ (ارشاد الطالبین) اسکے لیے ہی امام ابوحنیفہ نے فرمایا تھا کہ قسم خدا کی اگر نعمان بن ثابت یہ علم حاصل نہ کرتا تو ہلاک ہوجاتا یہ علم حاصل ہوتا ہے۔ ''صحبت شیخ'' سے جو نسبت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کسی بھی سلسلہ طریقت کے ذریعہ رکھتا ہے۔ سالک مرشد کامل سے بیعت کے بعد آداب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے صحبت اختیار کرے اور سلسلہ طریقت کے پیران کبار کے بتائے ہوئے **سلیبس** کے مطابق اذکار کرے تو پھر حقیقت کا ادراک حاصل ہوتا ہے اس سارے عمل کو سلوک کہتے ہیں۔ سلوک طریقت کا لازمی جزو ہے جسکے بغیر حقیقت کا ادراک محال ہے کیونکہ مقصود علم و ہنر ہوتا ہے۔ استاد یا رہبر نہیں وہ تو وسیلہ اور واسطہ ہے اللہ تبارک تعالیٰ ہمیں اپنے حبیب کے صدقے اس نعمت کو حاصل کرنے والا بنائے اور اخروی زندگی کی کامیابی نصیب کرے۔ آمین

حقیقت تصوف

تصوف اسلامی قرآن وسنت سے الگ نہیں بلکہ یہ شریعت اسلامیہ کا حصہ ہے اسلامی تعلیمات پر بحسن وخوبی عمل پیرا ہونے کیلئے تصوف نہایت ضروری ہے۔ گویا تصوف ایک قسم کا ٹریننگ کورس ہے۔ جو انسان کی روحانی اور ذہنی خرابیوں اور خامیوں کو دور

کر کے اس کی شخصیت کو اللہ کا حقیقی رنگ چڑھا تا ہے۔ اس سے انسان کے اندر ایک مثبت انقلاب برپا ہوتا ہے۔ اور وہ احکام شریعت پر آسانی سے عمل پیرا ہوجاتا ہے۔ بلکہ اس سے شریعت پر عمل کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے۔

بیعت کا مقصد دنیاوی فوائد کا حصول نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ اس مقصد اصلاح نفس ہونا چاہیے تاکہ اسے رضائے الٰہی حاصل ہو بندے کو اس بات کا ہر لمحہ احساس ہونا چاہیے کہ وہ بندہ تب کہلانے کا حقدار ہے جب وہ بندگی والا ہے۔ اسے ہر لمحہ یاد الٰہی میں رہنا چاہیے۔ کیونکہ اللہ نے اسے پیدا ہی اپنی عبادت اور یاد کیلئے کیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

عما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

ترجمہ: اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا کیا تاکہ وہ عبادت کریں۔ جس نے دنیا میں آنے کا مقصد سمجھ لیا اور سمجھ لینے کے بعد اس کو حاصل کرنے کی کوشش کی وہ کامیاب ہوا۔ لہذا انسان کو ہمیشہ ذکر الٰہی میں مصروف رہنا چاہیے۔ یعنی دل بارول ہتھ کارول حقیقت میں یہی دولت عظمیٰ ہے جس کے سامنے دنیا کی ساری بادشاہیاں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ آپ فرمایا کرتے ہیں کہ آپس میں محبت کیا کرو اور یہ باہمی محبت اللہ کی رضا کیلئے ہی ہونی چاہیے۔ قیامت کے دن جبکہ نفسا نفسی کا عالم ہوگا کوئی کسی سے دوستی نہیں کر سکے گا۔ سوائے متقی لوگوں کے کیونکہ انکی دنیا میں بھی محبت رضائے الٰہی کیلئے ہوگی اس لیے انکی محبتیں قیامت کو بھی قائم رہیں گی۔

آپ قرآن کی اس آیت

الاخلاء یومئذ بعضھم لبعض عدو الا المتقون

ترجمہ: کہ قیامت کے دن لوگ ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے پرہیز گاروں کے۔ 144

آپ ترجمہ اپنے مخصوص انداز میں فرماتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی محبت کو ضائع نہیں کرتا۔ آپ کثرت ذکر کی ہمیشہ تلقین فرماتے ہیں۔ کیونکہ ذکر وفکر اور مراقبہ میں سستی کرنے سے پہلے دل پر زنگ چڑھتا ہے پھر یہ بالکل غافل ہو جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کامل اور باعمل ولی جو صاحب منزل ہو بیعت کر کے اسکی صحبت اختیا رکرنے سے ہیں منزل ملتی ہے۔ اس کے بغیر راستہ بہت مشکل ہی نہیں بلکہ منزل کا حصول ناممکن ہے۔ کیونکہ راستے میں خطرات نفس اور خطرات شیطان موجود ہے۔ جن سے بچنا باعمل اور کامل مرشد کی صحبت کے بغیر بہت ہی مشکل ہے۔

جو ولی کامل اور مرشد کامل کی صحبت اختیار کرتا ہے۔ وہ فضل الٰہی سے نفس اور شیطان کے دھوکوں اور شیطان کے مکر وفریب سے بچ جاتا ہے۔ ولایت ایک خاص شان ہے جو اللہ تعالیٰ صابر وشاکر اور رضائے الٰہی پر راضی رہنے والے مومنین کو عطا فرماتا ہے۔

شعور

دنیا میں انسان اور باقی مخلوقات میں فرق شعور کا ہے۔ سمجھ تو باقی مخلوقات میں بھی ہوتی ہے۔ لیکن شعور یا آگہی حاصل نہیں ہوتی۔ شعور یا آگہی علم کو عمل میں بدلنے کا نام ہے۔ انسان مختلف حسوں یعنی سننے دیکھنے اور محسوس کرنے سے معلومات اخذ کرتا ہے۔ اور علم حاصل کرتا ہے لیکن یہ علم عمل میں ظاہر نہیں ہوتا یا دوسرے لفظوں میں اس کا ادراک نہیں ہوتا۔ لیکن جو علم یا بات دل میں اتر جائے اس پر عمل ہو جاتا ہے۔

عام مثال ہے کہ ایک چھوٹا بچہ جب بھی گندگی میں ہاتھ ڈالتا ہے تو نفرت نہیں کرتا

کیونکہ اس کی عقل یا سمجھ میں اس گندگی سے نفرت نہیں آتی ۔ وہ آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ہاتھ سے محسوس کرتا لیکن گندگی کو گندگی نہیں سمجھتا۔مگر جب ماں ہر وقت شور ڈالتی ہے۔اوہ ہوگندا...... ،اورفوراً دھوڈالتی ہےتو اس کی عقل میں یہ بات سما جاتی ہے کہ یہ بری چیز ہے۔اس کے بعدوہ ابھی بول نہیں سکتا۔لیکن جونہی اس ہاتھ گندگی سے لگتا ہے وہ اپنی اماں یا جوبھی کوئی بھی دیکھ بھال کرنے والا ہوتا ہے۔اسے اشارہ سے متوجہ کرتا ہے۔ایسا کیوں ہے؟۔

اس کی وجہ سے کہ منع کرنے کی تکرار سے اسے یہ آگہی حاصل ہوگئی کہ یہ بری چیز ہے۔ اگراسے یہ سمجھ یا علم نہ دیا جائے تو اسے گندگی کی پہچان نہ ہو۔

غور کیجئے۔ کیا ڈاکٹر کو معلوم نہیں کہ سگریٹ نوشی کے کیا کیا نقصانات ہیں۔ مثلاً پھیپھڑے خراب کرتی ہے۔ بلڈ پریشر بڑھاتی ہے۔خون کی نالیاں تنگ کرتی ہے۔ فالج کا سبب بنتی ہے حتی کہ سگریٹ نوشی کی وجہ سے سرطان بھی ہوجاتا ہے۔لیکن پھر بھی بہت سارے ڈاکٹرز سگریٹ پیتے ہیں۔اگر کسی ڈاکٹر کو ہلکا سا ہارٹ اٹیک ہوجائے تواسے دل سے یقین ہوجائے گا کہ یہ سگریٹ نوشی کی وجہ سے ہے۔ پھرفوراً سگریٹ نوشی ترک ہوجائے گی کیونکہ یہ بات دل میں اتر گئی ہے۔اب علم میں ظاہر ہوا ہے یعنی شعور حاصل ہوگیا ہے۔کس وقت؟.......... جب ''اندر'' خبر لگی۔

اب دیکھئے آج کے ترقی یافتہ دور میں علم (دنیاوی اور دینی) عام ہے۔لیکن عمل کا فقدان ہے۔ وجہ؟۔علم تو ہے لیکن اس کا ادراک نہیں یا شعور حاصل نہیں۔مثال کے طور پر گناہ کا پتہ ہے لیکن اس سے نفرت نہیں ۔آج کل کے دور میں سب کو معلوم ہے کہ نماز پڑھنا فرض ہے۔ ایک نماز قصداً قضا ہونے کی صورت میں 2000 سال کا عذاب ہے۔لیکن پھر بھی اکثر اوقات نماز چھوٹ جاتی ہے۔کیوں؟ اس لیے کہ ہمیں

نماز کی فرضیت کا علم تو ہے لیکن اس کا ادراک حاصل نہیں۔

بالکل اسی طرح کسی کی ڈیوٹی رات کو گیٹ پر کھڑے ہونے کی ہے تو اس کا دل چاہے یا نہ چاہے اسے رات کو گیٹ پر کھڑا ہونا پڑے گا۔ بھلا اسے بیوی بچے، ماں باپ وغیرہ یاد آئیں اسے اپنی ڈیوٹی پوری کرنی ہوگی۔ کیونکہ اس نے اپنی ڈیوٹی کو تسلیم کرلیا ہے۔ غور کرنے کی بات ہے کہ اگر ہم نے اللہ کو رب تسلیم کرلیا ہوتا تو آج اس کے حکم سے نافرمانی کی جرآت کیسے کرتے۔ اگر ہمارے "اندر" خبر لگی ہوتی تو ہماری زندگیاں شریعت کے مطابق ڈھل چکی ہوتیں۔

اس کی مثال اس طرح دیکھی جاسکتی ہے۔ کہ ایک پھانسی کا مجرم ہو اسے یہ معلوم ہوگیا ہو کہ ٹھیک تین دن بعد اسے پھانسی دی جائے گی تو اس کی نیند بھوک پیاس وغیرہ اڑ جاتی ہے۔ کیونکہ ان اس کے "اندر" یہ خبر لگ چکی ہے۔ حالانکہ اس کی موت ان تین دنوں سے پہلے بھی آسکتی ہے۔ لیکن اسے اس حقیقت کا اندازہ نہیں۔

تاریخ گواہ ہے کہ معاشرہ سنور تا اس وقت ہے جب لوگوں کو شعور نصیب ہو جب دلوں میں بات پختہ ہو، جب برائی سے نفرت اور نیکی سے رغبت ہو۔ اب یہ بات کیسے حاصل ہو؟۔ اس کے لیے ضرورت ہے باعمل صحبت کی جس کے اندر شعور پختہ ہو جو بات کرے تو اس طرح کے دوسرے کے دل میں اتر جائے۔ کیونکہ وہ خود اچھی طرح متفق ہوتا ہے۔ دل سے یقین رکھتا ہے اور "حقیقت" اس پر آشکار ہوتی ہے۔ اس لیے وہ "حقیقت" بتا سکتے ہے۔ جیسے درج بالا مثال میں ڈاکٹر جسے "خبر لگی دل کی" جب تھوڑا سا ہارٹ ہوا سگریٹ نہ صرف چھوڑ دیتا ہے۔ بلکہ دوسروں کو بھی چھڑانے کی تلقین کرتا ہے۔ کیونکہ اس کے دل میں سگریٹ نوشی کے نقصانات کی بات سما گئی ہے۔ ایسی باعمل ہستیاں جن کے دل پر حقیقت آشکار ہوتی ہے ان کی صحبت دوسروں کو بھی

حقیت سے نوازتی ہے۔ وہ ایمان ہویا کچھ اور یہی دلیل ہے کہ صورت ایمان تو مل جاتی ہے۔لیکن حقیقت ایمان میسر آتی ہے کسی" ولی اللہ کے سینہ مبارک سے۔
آج ضرورت ہے کہ انہی ہستیوں کی جن کی صحبت اکسیر اور نظر کیمیاء انسانوں کو ایسا شعور عطا کرے جو انہیں باعمل کردے۔ نبی پاک ﷺ کا اس دنیا میں آنا اسی تزکیہ ہی کے لئے تو تھا۔ یہی تصوف کا منبع اور روح ایمان ہے یہی تو "احسان" ہے۔
آپ ﷺ کی امت میں ہر سو سال بعد معاشرے میں تجدید ایمان کے لیے خداوند قدوس اپنی برگزیدہ اور پیاری اور بزرگ ہستیاں جلوہ افروز کرتے ہیں جنکی صحبت کی بدولت شعور نصیب ہوتا ہے۔ موجودہ دور میں اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک جیسی نابعہ روزگار ہستی ایک روشن دلیل ہے جس کے دامن سے وابستہ لاکھوں بے عمل انسان باشعور ہوکر عمل سے بہرہ ور ہوئے۔ آپ کے ہزاروں خلفاء میں ایک روشن ستارہ حضرت میاں محمد سیفی مبارک ہیں جن کی صحبت میں بیٹھنے سے حقیقت ایمان نصیب ہوتی ہے۔ آپ مبارک اکثر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ شعور عطا کرے۔ (آمین)

عادت

ہر شخص کی کوئی نہ کوئی عادت ہوتی ہے۔ کسی کو جھوٹ بولنے کی، کسی کو کم تولنے کی کسی کسی کو سگریٹ پینے کی، کسی کو شراب نوشی کی، اسی طرح بعض لوگوں کو عادت ہوتی ہے نماز پڑھنے کی، بعض کو قرآن پڑھنے کی، بعض کو وعظ ونصیحت کرنے کی۔
عادتیں اچھی بھی ہوتی ہیں اور بری بھی ۔ اچھی عادتیں انسان کی شخصیت کو معاشرے میں نیک نامی بخشتی ہیں اس کی عزت و ناموری میں اضافے کا باعث بنتی ہیں جبکہ بری عادتیں انسان کی شخصیت کو رسوائے زمانہ بنا کر اسے تباہ اور برباد کردیتی ہیں۔

عادت کیا ہے؟

عادت کسی کام کو بار بار کرنے کا نام ہے

عادت اگر اچھی پڑ جائے اور وہ اس کی فطرت ثانیہ بن جائے تو وہ انسان کی زندگی کو چار چاند لگا دیتی ہے۔ لیکن اگر وہ محض تکلف اور تصنع سے ہو تو اس کا کوئی خاص فائدہ نہیں بس وقتی واہ واہ اور تعریف کا سبب بنتی ہے۔ مثلاً ایک آدمی نماز کا پابند ہے اور وہ نماز محض عادتاً نہیں پڑھتا ہے بلکہ اس نماز سے اس کی سیرت و کردار پر اچھے اثرات مرتب ہو رہے ہیں تو پھر وہ نماز صحیح ہے جو منشاء الٰہی ہے اور محض نماز ہی ہے جسے وہ پڑھ کر آ جاتا ہے تو وہ بس ایک عام عادت سی ہے۔ یہ نماز غفلت کی نماز ہے جس کے بارے میں قرآن مجید میں وعید آئی ہے۔

فویل للمصلین الذین ھم عن صلوتھم ساھون

اس سے لوگ اسے نیک پابند صلوۃ تو کہیں گے یعنی دنیا میں شہرت کا باعث تو ہوگا لیکن اُخروی اور حقیقی فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔

لیکن اگر نماز میں اسے خشیت الٰہی حاصل ہوتی ہے اور اس نماز کی ادائیگی سے اس کے افعال و کردار پر مثبت اثرات دکھائی دیتے ہیں تو یہ نماز حقیقی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص ذکر کرتا ہے اور وہ اس کی طبیعت میں اس طرح رچ بس گیا ہے کہ بلا تکلف وہ ذکر کی کیفیت میں رہتا ہے اور اس کو دائمی ذکر حاصل ہو جاتا ہے تو یہ عادت وہ اچھی عادت ہے جس کو اخلاق حسنہ میں شمار کیا جاتا ہے۔

خلق:

خلق اس عادت کو کہتے ہیں جو بلا تکلف اور بلا تصنع ہو مومن کی شان یہ ہے کہ ذکر الٰہی

اس کے رگ و ریشہ میں سما جائے اور وہ ہر لمحہ یاد الٰہی میں مست رہے اسی کیفیت کو قرآن مجید میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ

یعنی میرے کچھ بندے ایسے ہیں جو میری محبت سے اس قدر سرشار ہوتے ہیں کہ دنیاوی کاروبار اور دنیاوی دھندے انہیں میری یاد سے غافل نہیں کرتے اور اگر انسان کو یہ دنیاوی چیزیں اور مال و متاع اور اولاد یاد الٰہی سے غافل کردیں تو یہ باعث ہلاکت ہے اور باعث خسران ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

یاایھا الذین آمنوا لاتلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ و من یفعل ذالک فاولئک ھم الخاسرون O

یاد الٰہی کی لذت اور چاشنی جب بندہ مومن کو حاصل ہونے لگتی ہے اور وہ اس کی حلاوت کو چکھ لیتا ہے تو وہ پھر ایک لمحہ بھی اس کے بغیر رہ نہیں سکتا، محبت الٰہی اسے ہر لمحہ بے چین رکھتی ہے۔ اور وہ اپنے مالک حقیقی کی یاد کی مالا ہر وقت جپتا رہتا ہے۔ یعنی یہ اس کی فطرت ثانیہ اور عادت بن جاتی ہے۔

اس کے دماغ اور اس کے وجدان کی سوئی ہر وقت قطب نما کی طرح اپنے رب کی طرف لگی رہتی ہے۔ یہی مومن کی زندگی کا مقصد وحید ہے۔

لیکن یہ بات ذہن نشین رہے کہ یہ کیفیت انسان خود اپنے اندر پیدا نہیں کرسکتا جب تک کسی مرد کامل کی نگاہ نہ ہو اور تزکیہ نہ ہو اور تزکیہ نفس اپنی ذات کا خود کرنا بھی بہت ہی مشکل کام ہے۔ اور یہ خود بخود دس کریا کتابیں پڑھ کر نہیں کرسکتا۔ اگر ایسا ممکن ہوتا تو رب قدوس صرف قرآن مجید کو نازل کر دیتا اسے اپنے نبی کو مزکی بنا کر نہ بھیجنا پڑتا۔ لیکن اللہ نے اپنے نبی کو پہلے بھیجا اور کتاب بعد میں۔ اور پھر اپنی کتاب میں اپنے

پیارے رسول ﷺ کے فرائض منصبی میں تزکیہ نفس بھی شامل فرمایا۔
رسول خدا ﷺ نے صحابہ کرام کا نگاہ نبوت سے تزکیہ کیا، جس کی وجہ سے وہ ہر وقت یاد الہی کی کیفیت اور ذکر خدا کی کیفیت میں رہتے تھے جس سے انکی سیرت و کردار میں عظیم تبدیلی رونما ہوئی۔ آپ ﷺ کے بعد صحابہ کرام تابعین اور تبع تابعین نے یہ کام کیا اور پھر ہر زمانے میں ایسے اولیاء کاملین کے ذریعے یہ کام ہوتا رہا۔
الحمد اللہ آج بھی اس پرفتن دور میں ایسی نابغہ روزگار ہستیاں موجود ہیں جنکی نگاہ کیمیا سے آج بھی تزکیہ نفس ہوتا ہے اور دائمی ذکر کی کیفیت جاری ہو جاتی ہے۔
مجدد عصر حاضر محبوب سبحان اخوند زادہ سیف الرحمٰن پیرارچی مبارک اور آپ کے خلفاء کرام اپنی نگاہ پاک سے دل کی دنیا بدل دیتے ہیں ان کی بابرکت محافل میں بیٹھنے والا غافل بھی اللہ کے فضل و کرم سے ذاکر اور بد اعمال شخص بھی نیک خصال اور نیک اعمال ہو جاتا ہے۔ اللہ کریم ہمیں ایسی مبارک ہستیوں کی پاک محافل میں بیٹھنے اور ان سے مستفید ہونے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

پیغام محبت

خداوند قدوس رؤف الرحیم کی ذات مقدس تو ہمیشہ سے ہے اور باری تعالیٰ اپنی کبریائی پہچان اور تعریف خود ہی فرماتا ہے اس نے چاہا میری پہچان ہو یہ اس کی اپنے لیے محبت تھی اس لیے رب لم یزل نے حضور نبی اکرم ﷺ کا نور تخلیق کیا چونکہ آپ ﷺ کو محبت کامل و مکمل سے بنایا گیا تھا تو خود ہی فرمایا لولاک لما خلقت الافلاک
آپ کو اپنی پہچان اور نام عطا کیا اس لیے آپ محبوب خدوند کریم ہوئے اور خدائے وحدہ لاشریک نے اپنی صفات آپ ﷺ میں سمو دیں۔ ملاحظہ ہو آپ ﷺ بھی روف

آپ ﷺ بھی رحیم۔ مگر باری تعالیٰ کی صفات ذاتی اور آپ ﷺ کی عطائی۔ غور طلب بات یہ ہے کہ اس پیار سے آپ ﷺ کے دل میں محبت خداوندی جس قدر پیدا کی اس کی مثال اور حد ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ آپ ﷺ کی وجہ تخلیق ہی محبت تھی جو خداوند کریم کی نسبت رکھتی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ کی ہر صفت اس کی ذات کی طرح لامحدود ہے۔ آپ ﷺ کو چونکہ انسانی جامے میں بھیجا گیا اسی کے صدقے سب انسان اشرف کہلائے اور اب یہ محبت نبی اکرم ﷺ کے دل میں کیا پیدا کرتی ہے؟ عاجزی، شکر، تسلیم، رضا، بندگی، حلم، سخا، وفا، غرضیکہ ھرھر قسم کے اعلیٰ سے اعلیٰ اخلاق جو اگر بیان کریں تو دنیا کی سیاہی اور کاغذ ختم ہو جائیں اور مدعا ادھورا رہے۔ خود قرآن عظیم الشان ہر لحاظ سے اسوہ حسنہ پر دلیل ہے۔

وانک لعلی خلق عظیم

ترجمہ: اور بے شک آپ خلق عظیم پر ہیں۔

دوسری طرف دیکھئے جب آدم علیہ السلام کا پتلا بنایا گیا اور سجدے کا حکم دیا گیا جس کے نہ ماننے سے ابلیس شیطان اور ملعون ہوا۔ خداوند قدوس نے پوچھا ''تمھیں کیا چیز مانع تھی سجدہ کرنے میں؟'' یہ نہیں کہا کہ تو نے سجدہ کیوں نہیں کیا۔ بلکہ یہ کہا کہ کیا چیز تھی تھی مقصد یہ ہوا کہ جب باری تعالیٰ ارادہ کرے تو چیز کا کام ہے ہونا۔ کیا وجہ تھی؟ شیطان کیوں ساجد نہ ہوا؟

اس کے دل میں پیدا ہوئی نفرت ''یہ مٹی گارے کی چیز'' اس نفرت نے جنم دیا ''تکبر''.......... میں آگ سے بنا ہوں میرا مادہ اچھا ہے۔ جب وہ اس عمل کی وجہ سے درگاہ ایزدی سے ملعون ہوا تو اس کے دل میں بوجوہ ''نفرت'' حسد، کینہ، بغض اور ایسے ہی برے اخلاق پیدا ہوئے۔ اس سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ محبت جنم دیتی ہے

اعلیٰ اخلاق کو اور نفرت منبع ہے برے اخلاق کا۔ یہی محبت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر و عمرؓ کو کہاں سے کہاں لے گئی اور نفرت دوسرے عمر کو جو رشتہ میں چچا بھی ہے ابوجہل بنا گئی۔ یعنی "محبت اولیاء کرام" حقیقت ایمان سے آتی ہے اور نفرت شیطانی شر ہے جس کا انجام برائی کو جنم دیتا ہے۔ اسی لیے اللہ والے کہتے ہیں۔

معاملات میں دوسرے کا خیال رکھا کرو اور اگر کوئی اعتراض یا نکتہ چینی آئے تو اپنے نفس پر کیا کرو یہی پیغام محبت ہے جو جہاں تک پہنچے۔

اخلاص

کسی کام کو خلوص نیت سے کرنا اور اس کا صلہ نہ چاہنے کا نام اخلاص ہے۔ یعنی کہ اگر بندہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے تو صلے کی پرواہ نہ کرے۔ صرف اس لیے عبادت کرے کہ خداوند قدوس ہے ہی عبادت کے لائق اور بندے کا کام ہی خلوص نیت سے عبادت کرنا ہے۔

بنی اسرائیل میں ایک آدمی نے کئی سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت اخلاص کے ساتھ کی۔ خداوند قدوس نے اس کے اس اخلاص کو فرشتوں کے سامنے ظاہر کرنے کے لیے اس بندے کے پاس ایک فرشتہ بھیجا۔ جس نے اسے جا کر کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تو جس قدر بھی عبادت کرے گا بلا آخر دوزخ میں ہی جائے گا۔ (اگر عبادت میں ریاکاری کو دخل دیا)

اس بندے نے جواب میں کہا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور بندے کا کام ہے کہ وہ اپنے مالک کی عبادت کرے معبود حق کی شان الوہیت اور اس کے فیصلے کو صرف وہی جان سکتا ہے اس لیے میں اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کی عبادت اخلاص کے ساتھ کرتا

رہوں گا۔ اس فرشتے نے دربار خداوندی میں عرض کی کہ اے علیم وخبیر خدا تیرے بندے نے جو کہا ہے تو وہ معلوم کر چکا ہے۔ خدائے بزرگ و برتر نے فرمایا کہ جب میرا کمزور بندہ اس قدر اپنے عزم میں پختہ ہے تو میں معبود اور قادر خدا ہوکر کیوں اس سے منہ موڑوں گا۔ میں تم کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے اس کی مغفرت کردی۔

ایک مرتبہ حضرت رابعہ بصریؒ ، حضرت حسنؒ ۔ حضرت مالک بن دینارؒ اور حضرت ابراھیم بن ادھمؒ اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے کہ دوران گفتگو اخلاص پر بات چل نکلی، حضرت رابعہ بصریؒ نے دریافت کیا کہ اخلاص کے کیا معنی ہیں۔ حضرت حسن بصریؒ نے جواب دیا کہ اخلاص کے معنی یہ ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تکلیف آئے تو صبر کرے۔ حضرت رابعہ بصریؒ نے کہا کہ اس میں تو خودی کا شائبہ پایا جاتا ہے۔ حضرت مالک بن ابنارؒ نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے مصیبت آئے تو "شکر" کرے ،حضرت رابعہ نے فرمایا یہ تو صبر سے بھی دو قدم آگے ہے۔ اس میں صلے کی تمنا پائی جاتی ہے۔ حضرت ابراھیم بن ادھم نے کہا کہ جب اللہ کی طرف سے تکلیف آئے تو خوشی کا اظہار کرے۔ اس پر حضرت رابعہ بصریؒ نے فرمایا نہیں ۔ اخلاص کا مفہوم یہ ہے کہ بندہ اپنے رب کی عبادت میں اس قدر محو ہوجائے کہ اسے تکلیف یا خوشی کا احساس تک نہ ہو۔ وہ ہر وقت متوجہ الی اللہ ہو۔

باقی بزرگوں نے پوچھا کہ یہ کیسے ممکن ہے۔ حضرت رابعہ بصریؒ نے کہا کہ سورۃ یوسف کے مطابق جب حضرت یوسفؑ خواتین مصر کے سامنے آئے تو انہوں نے یوسف میں بے خود ہوکر اپنی انگلیاں تک کاٹ لیں اور انہیں اس تکلیف کا احساس تک نہ ہوا اس طرح حسن حقیقی میں مسرت اور خلوص نیت والے بندے کو تکالیف مصائب غم یا خوشی کا احساس کس طرح ہوسکتا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ سے کسی نے سوال کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق کو یہ مقام کیسے حاصل ہوا آپؒ نے فرمایا کہ صرف محبت مصطفیٰ ﷺ میں اخلاص کی وجہ سے۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہ نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ کسی کی نیکیاں آسمان کے ستاروں سے بھی زیادہ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں عمرؓ کی'' حضرت عائشہ نے پوچھا کہ اور میرے بابا جان کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا؟ ابوبکر کی غار ثور کی ایک والی رات نیکیاں آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہیں'' .... یہ صرف اس وجہ سے تھا کہ اس رات حضرت ابوبکر صدیق نے اخلاص محبت اور خدمت کے ساتھ صحبت مصطفےٰ ﷺ اختیار کی تھی یہ سب نگاہ مصطفےٰ ﷺ کا کمال تھا۔

نبی پاک ﷺ کی دنیا میں آمد کا مقصد ہی سینوں کو حسد، بغض، اور ریاکاری سے پاک کر کے اخلاص پیدا کرنا اور نفوس کا تزکیہ کرنا تھا۔ اولیا کاملین جو نبی پاک ﷺ کے پوری طرح تابع ہوتے ہیں ان کی نسبت بھی آپ ﷺ کے وسیلے سے تزکیہ اور تربیت نفس کرتی ہے۔

آج کے دور میں ضرورت ہے عبادتوں میں اخلاص پیدا کرنے کی اور یہ پیدا ہوتا ہے کسی ولی کامل کی صحبت کاملہ سے، اگر انسان کسی ولی کامل کی صحبت میں محبت اور ادب سے بیٹھے تو اس کی باطنی صفائی ہوجاتی ہے۔ اس کے دل سے ریاکاری حسد بغض اور تکبر وغیرہ نکل جاتے ہیں اور اخلاص پیدا ہوجاتا ہے جو تمام عبادتوں کی روح ہے۔

یہ ہماری خوش بختی ہے کہ آج کے اس دور پر فتن میں ہمیں حضرت اخند زادہ سیف الرحمٰن اور حضرت میاں محمد سیفی جیسے روشن ضمیر اور نابغہ روزگار اولیائے کاملین کی صحبت نصیب ہے جو انسان کو کھوٹے سے کھرا بنا دیتی ہے۔ سرکار میاں محمد سیفی اخلاص کے ضمن میں اکثر اس کلام کا حوالہ دیا کرتے ہیں۔

جے رب ملدا نہاتیاں دھوتیاں
ملدا ڈڈاں مچھیاں ہو!
جے رب ملدا لمیاں والاں
ملدا بھیڈاں سیاں ہو
جے رب ملدا رات جگراتیں
ملدا کال کڑچھیاں ہو!
باہو رب انہاں نوں ملدا
نیتاں جنہاں دیاں سچیاں ہو!

ادھورا نہ............بلکہ پورا

یہ اصول فطرت ہے کہ کوئی کام جب تک پورا نہ ہو مکمل نہ ہو اس کام کی افادیت ختم ہوکر رہ جاتی ہے۔ ادھورا جانے والا کام اپنی شکل اور ماہیت سے بھی وہ تاثر قائم نہیں رہ پاتا جو تاثر مکمل کام کرتا ہو۔

عام گھر کی مثال سب کے سامنے ہے گوشت، سبزی، یا کوئی بھی ایسی چیز جب تک مکمل طریقے سے پک کر تیار نہ ہو کوئی کھانے کو تیار نہیں ہوتا۔

درزی کو اگر کوئی کپڑا سلائی کے لیے دے دو اس کی مرضی سے کم یا زیادہ کر دے تو بات کپڑے کی قیمت کی واپسی ہوتی ہے کیونکہ کپڑا مکمل سلائی اس نے نہ کیا۔

زمیندار فصل کو بونے سے پہلے اور بعد میں مرحلہ وار تیاری کرتا ہے تب جا کر فصل تیار ہوتی ہے۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جو پوری کائنات کا خالق و مالک ہے اس نے دنیا

میں مکمل زندگی بسر کرنے کے ایک نظام اور ایک طریقہ کار عطا کیا اس طریقہ کار پر عمل کے لیے حکم فرمایا۔

یاایھا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ

اے اہل ایمان اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ۔

منافق دل سے ان احکامات کو تسلیم کرنے سے گریزاں رہتا ہے وہ بظاہر مسلمان مگر تقویت اسلام کے مخالف دیتا ہے اس لیے وہ کفار سے بھی زیادہ عذاب کا مستحق ہے۔

ان المنفقین فی الدرك الاسفل من النار

منافقین جہنم کے سب سے گہرے درجہ میں ہوں گے۔

اسکی مثال ایک ایسے شخص کی ہے جو دو مختلف نظریات کی حامل جماعتوں کے جھنڈے اپنے گھر پر ایک وقت میں لگا کر ان سے وفاداری کا اظہار کرتا ہے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ دونوں جماعتیں اسے قبول نہیں کرتی۔

قرآن فرماتا ہے۔

مذبذبین بین ذالك لاالی هولا ۔ ولا الی هولا ۔

اسکا ترجمہ اس شعر کی صورت میں یوں ہوا ہے۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم

نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

یا پھر!

دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا

کوئی شخص اگر کسی ادارے، فرم یا محکمہ میں نوکری کرے تو جب تک اس کی شرائط و ضوابط پر پورا نہ عمل کرے اسے نوکری سے سبکدوش کر دیا جاتا ہے۔ عورت بھی کسی کے

نکاح میں آئے تو نکاح کے تقاضے پورے کرنا اس کے لیے ضروری ہوتا ہے تب ہی گھر کا نظام خوش اسلوبی سے چل سکے گا پھر وہ گھر کی مالکہ کہلاتی ہے۔

جدوں ہوندی اے اکو دردی

ادوں بن دی اے مالک گھر دی

ہم دنیا کے کام مکمل چاہتے ہیں منافقت نہیں چاہتے کیا ہم نبی ﷺ کی غلامی کو ہی صرف ادھورا قبول کر کے مسلمان کہلوانا چاہتے ہیں ہم نبی ﷺ کا کلمہ پڑھ کر ہم مسلمان کہلائے نبی ﷺ کے احکامات قبول نہ کرنے سے ہم منافق نہ کہلائیں گے؟ اس کے بارے میں کبھی ہم نے غور کیا؟

دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا

یا سراسر موم بن یا مثل سنگ ہو جا

کیونکہ اتباع کرنے والے ہی پورے مومن کہلاتے ہیں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

لا یومن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ

وہ شخص کامل ایمان والا نہیں ہوسکتا جب تک اپنی خواہشوں کو اس کے تابع نہ کر دے جو میں لے کر آیا ہوں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ

جس نے میرے رسول ﷺ کی اطاعت کی دراصل اس نے میری اطاعت کی۔

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ہمیں ان باتوں کا علم تو ہے مگر عمل عنقاء ہے۔ دراصل وجہ اندر کی خرابی روح کی بیماری، عشق ومحبت کا نہ ہونا یہ بیماریاں بڑھتی رہیں گی جب تک دل راغب نہ ہوں اور دل کو درست کرنے کے لئے ضروری ہے کسی ایسے مرد کامل

کی جو اس دل کو شیشے کی طرح مصفا کردے۔ بچھڑوں کو رب سے ملادے برائیوں سے نفرت کا جذبہ پیدا کرے اور من کو اجلا کردے۔

انسان کا جسم بیمار ہو تو وہ علاج کے لیے تگ و دو کرتا ہے کبھی ایک ڈاکٹر کے پاس کبھی دوسرے کے پاس اس سے بھی اطمینان نہیں ملتا تو بیرون ملک علاج کے لیے جا پہنچتا ہے یہ سب کچھ چند روزہ سکوں کے لیے ہے مگر جب روح پرواز کر جاتی ہے تو پھر اس کا علاج نہیں کرتا۔ باطن سے تعلق رکھنے والی چیزیں جیسے نفرتیں کدورتیں تکبر حسد کینہ اور بغض جیسی بیماریوں کا کوئی علاج نہیں کرتا جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ چیزیں بارگاہ الٰہی میں قبولیت عمل کے لیے بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ ان چیزوں کو دور کرنے کے لیے باطنی علاج کرنے والے معالج کی ضرورت ہے ایک ایسے مرشد حق کی ضرورت ہے جو اسکے باطن کا تزکیہ کرے۔ حضرت رسول ﷺ کا یہی مقصد تھا۔

ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمة

(رسول ﷺ) انہیں اندر سے پاک (تزکیہ نفس) کرتا ہے اور کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے۔

اس تزکیہ کا اثر ہمیں مواخات مدینہ میں دکھائی دیتا ہے۔ جب مکی و مدنی مسلمان بھائی چارے کے بندھن میں ایسے بندھ گئے کہ جائیدادیں مہاجرین کو دینے لگ گئے آج بھائی بھائی ان جائیدادوں کی وجہ سے دشمن ہے اصل وجہ دین سے دوری ہے۔

اس پرفتن دور میں ضرورت ہے اخلاق رذیلہ کو اخلاق حمیدہ میں تبدیل کرنے کی اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے رب نے ہمیں اس دنیا میں بھیجا۔

قارئین کرام! تاریخ گواہ ہے کہ اللہ کے مقرب بندے جہاں گئے انکی قربت نے انسانی زندگیوں میں انقلاب کردیا۔ لوگوں میں ایسی صفات پیدا کردیں کہ محبت والفت

ان کے اعمال میں خود ظاہر ہونا شروع ہو گئیں۔
رسول اللہ ﷺ کے ظاہری پردہ فرمانے کے بعد صحابہ کرام تابعین کرامؒ تبع تابعین اولیاء کرام "خصوصاً" رشد و ہدایت کے اکابر مشائخ جیسے حضرت جنید بغدادیؒ حضرت حسن بصریؒ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی اور حضرت داتا گنج بخش جیسی نابغہ روزگار ہستیاں اپنے دور درخشندہ سورج اور چاند ہیں۔ انکی نظر کیمیاء اور صحبت لوگوں کے دلوں میں اسلام کی محبت پیدا کر دیتی اور باطنی توجہ لوگوں کو اسلام میں پورے کا پورا داخل کرتی رہی اور یہ تجدید دین کرتے رہے۔
یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا اور دنیا والوں پہ یہ حقیقت آشکار ہو چکی ہے کہ عصر حاضر میں تجدید دین میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سیفیہ سے وابستہ سالکین سب سے زیادہ شریعت کے پابند اور دین میں مکمل طور پر داخل نظر آتے ہیں۔ یہ تجدید اس سلسلہ عالیہ کے اکابرین کی مرہون منت ہے۔
استاد کی قابلیت اس کے شاگرد میں نظر آتی ہے۔ کاریگر کا کام اسکی مہارت کا ثبوت ہے اور دنیا کے کونے کونے میں اتباع شریعت کے پابند اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سیفیہ کے سالکین نمونہ بن کر اسلام کی حقانیت کا اعلان کر رہے ہیں۔ جو ہمارے سلسلہ کی اسلام سے وابستگی کی روشن دلیل ہے۔
اللہ تعالیٰ ہمیں کاملین شیوخ کی مکمل اتباع صحیح معنوں میں دین کی سمجھ اور اسلام میں پورے کا پورا داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔
اور ان کے فیوض و برکات کو تا قیامت جاری و ساری رکھے۔ (آمین)

مقصد بیعت

ہر شخص جو بھی کام کرتا ہے اس کا کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے۔ جو کام اعلیٰ نصب العین کے حصول کے لیے کیا جائے وہ کام بھی دوام پاجاتا ہے۔اور کام کرنے والے کو بھی حیات جاوداں بخش دیتا ہے۔

دور حاضر میں لوگ پیر صاحبان کے پاس بیعت ہوتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے میرے کاروبار کیلئے دعا کریں کوئی اس لیے آتا ہے میری بھینس بیمار ہے ٹھیک ہوجائے۔ کوئی آتا ہے فلاں فلاں کام بگڑے ہوئے ہے وہ ٹھیک ہوجائیں اکثریت دنیا کے حصول کیلئے آتے ہیں اور دنیا ہی کے طلبگار ہوتے ہیں۔

حالانکہ بیعت کا اصل مقصد اصلاح نفس ہے۔ یہ نفس جو انسان کو بے راہ روی کا شکار کردیتا ہے یہ صحیح ہوجائے اور یہ احکام خدا اور سنت مصطفیٰ ﷺ کا پابند ہوجائے۔

کوئی شخص اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے استاد کا حکم نہ مانے۔ اگر مریض ڈاکٹر کا کہنا نہ مانے اور اس کی ہدایات پر عمل نہ کرے۔ وقت پر دوائی نہ لے اور ڈاکٹر کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق پرہیز نہ کرے وہ مریض کبھی صحت مند نہیں ہوسکتا۔

اگر مرید اپنے مرشد کا طریقہ نہ اپنائے اور ان کے احکام پر عمل نہ کرے وہ بھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔ حضرت مجدد الف ثانی نے فرمایا کہ اپنے مرشد کا عقیدہ اور طریقہ اپناؤ کامیابی اسی میں ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یاایها الذین آمنوا ادخلوافی السلم کافة

ترجمہ: کہ اے ایمان والوں! پورے پورے دین میں داخل ہو جاؤ۔

بیعت کا مقصد پورا پورا شریعت مطہرہ کا پابند ہونا ہے کامل مرشد کا دامن مضبوطی سے تھام لینے سے ایمان کی پختگی ہوتی ہے۔ جب ایمان پختہ ہو جاتا ہے تو شریعت مطہرہ پر عمل آسان ہو جاتا ہے صرف آسان ہی نہیں ہوتا بلکہ اس پر عمل کرنے میں وہ لطف اور سرور محسوس کرتا ہے۔

بیعت کا مقصد مرید کے اندر کی صفائی ہے اور اندر کی دنیا ٹھیک کرنا ہے۔

حضرت سلطان باہوؒ نے فرمایا ہے

ایسا مرشد نیئے جیڑا دھوبی وانگوں چھٹے ھو

نال نگاہ دے صاف کرے نہ پادے صابن بجی ھو

اوپر کی صفائی کرنا آسان کام ہے اور ہر شخص کر لیتا ہے لیکن اندر کی صفائی بہت مشکل کام ہے۔

رسول خدا ﷺ کا فرمان ذی شان ہے۔

الا ان فی الجسد لمضغۃ فاذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسدت الجسد کلہ الا وھی القلب۔

ترجمہ: خبردار جسم کے اندر ایک گوشت کا لوتھڑا ہے۔ جب وہ صحیح ہو جائے تو سب بدن صحیح ہو جاتا ہے اور جب وہ خراب ہو جائے تو سب جسم خراب ہو جاتا ہے۔

خبردار جان لو وہ دل ہے۔

نفس اور شیطان کے طریقے پر چلنے والا کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ بلکہ قرآن و رحمان کے طریقے پر چلنے والا ہی ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح سمجھ عطا فرمائے۔

مرید کا کام ہے مرشد سے رابطہ رکھے۔ اس کے قریب رہے اس سے محبت وعقیدت رکھے انشاء اللہ کامیاب ہو جائے گا۔

اگر کوئی بچہ نہیں پڑھ سکتا تو وہ استاد کے قریب ہو تو پڑھ جاتا ہے۔

جہاز چلانا مشکل کام ہے مگر پائلٹ کے مشکل نہیں۔ ذکر مشکل ہے مگر مرشد کی صحبت میں مشکل نہیں۔ اصل چیز محبت ہے۔

ایک چھوٹے سے چھوٹا صحابی بھی ساری دنیا کے غوث، قطب، اولیاء، ابدال سب سے فوقیت رکھتا ہے اس لیے کہ اس نے رسول ﷺ کی صحبت اختیار کی۔ ایمان کیساتھ چہرہ مصطفیٰ ﷺ کی زیارت کی جس کی وجہ سے یہ بلند مقام ملا۔ اگرچہ اس نے زیادہ عبادت بھی نہ کی ہو اور زیادہ جہاد وغیرہ بھی نہ کیا ہو۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء

بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مرشد کامل کی زیادہ سے زیادہ محبت عطا فر... ...ن کی نگاہ فیض سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

اللہ اللہ کرنے سے اللہ نہ ملے

اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

”کشور ولایت کے تاجدار“

حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ قندیل نورانی شہباز لا مکان شیخ عبدالقادر جیلانی البغدادیؒ کا نام عالم اسلام اور دنیائے تصوف میں ایک تابندہ ستارے کی طرح

ہے۔ آپ کی دین اسلام کے لیے کاوشوں اور عوام کی اصلاح کے لیے کوششوں پر تاریخ کے اوراق بھرے پڑے ہیں۔آپ کا وجود اسلام کے لیے ایک باد بہاری تھا۔جس نے دلوں کے ویران قبرستان کو پھر سے گلستان بنادیا۔لاٹھی کے سہارے ٹیڑھا ہوکر چلتے ہوئے دین کو پھر سے جواں بنا دیا۔اسی وجہ سے آپ کو زمانے بھر کے علماء وصلحاء نے محی الدین کا لقب دیا۔ بلاشک وشبہ آپ پر یہ لقب صادق آتا ہے۔اس کے علاوہ بھی آپ کو بہت سے القابات سے نوازا گیا۔کسی نے اپنی محبت کا اظہار محبوب سبحانی کہہ کر کیا، کوئی شہنشاہ بغداد کے نام سے یاد کرنے لگا،کبھی دنیا شاہ جیلانی کے نام سے پکارتی، اور کروڑوں افراد شیخ الاسلام کہا کرتے۔

آپ حسنی حسینی سید ہونے کے ساتھ ساتھ مادر زاد ولی تھے شیر خواری کے دور میں بھی رمضان کا احترام کرتے ہوئے دودھ نہ پیتے اور بچپن ہی میں پارسائی کے اعلیٰ معیار پر پورا اترتے، آپ خوبصورت ہونے کیساتھ ساتھ انتہائی درجہ کے خوب سیرت بھی تھے۔ صدق، عدل، حیا،شرافت، شجاعت، دیانت غرض یہ کہ اخلاق کے تمام کے تمام اوصاف آپ میں بدرجہ اتم موجود تھے،علم کے شوق نے آپ کو بچپن میں ہی ہجرت کرنے پر اکسایا اور آپ نے حضور ﷺ کی حدیث شریف ”اطلبوا العلم ولو کان بالصین“ پر عمل کرتے ہوئے اپنے گھربار کو خیر باد کہا اور بغداد شریف کی راہ لی۔ تعلیم وتربیت سے فراغت کے بعد آپ نے چاہا کہ کسی جنگل میں گوشہ نشینی اختیار کر لی جائے مگر اللہ تعالیٰ کے الہامی حکم سے دنیا کو راہ مستقیم پر گامزن کرنے کا ارادہ مصمم فرمایا اور متلاشیان حق کو حق شناسی کا گر سکھایا۔سینکڑوں کافروں اور عیسائوں کو مسلمان بنایا۔ ہزاروں مسلمانوں کی اصلاح کی اور لاکھوں ڈاکوؤں چوروں اور زاہزنوں کو راہ راست پر لگایا۔ علامہ محمد بن یحییٰ قازفی اپنی کتاب ”قلائد الجواہر فی مناقب شیخ عبدالقادر رحمۃ

اللہ علیہ'' میں ایک جوئے باز کی توبہ کا واقعہ لکھتے ہیں۔

کہ شریف بغدادی نے بیان کیا ہے کہ آپ کے پڑوس میں ایک شخص رہتا تھا جس کا نام عبداللہ، بن نقطہ تھا یہ شخص جوا کھیلا کرتا تھا۔ ایک روز اس کے رفقاء نے بازی جیت کر اس کا سارا مال و اسباب اور گھر بار جیت لیا اب اس کے پاس کچھ بھی نہ رہا۔ آخر میں اس نے اپنا ہاتھ کٹا دینے پر بازی کھیلی اور پھر ہار گیا، آخر چھری دیکھ کر گھبرا گیا اس کے ساتھی بولے یا ہاتھ کٹاؤ یا صرف یہ کہہ دو کہ میں ہارا اس نے یہ کہنا بھی گوارا نہ کیا، یہ لوگ پھر اس کا ہاتھ کاٹنے پر آمادہ ہوئے اتنے میں آپ نے مکان کی چھت پر چڑھ کر پکارا کہ عبداللہ! لو یہ سجادہ لے لو اور اس سے تم پھر بازی کھیلو اور یہ نہ کہنا کہ میں ہارا پھر آپ انہیں سجادہ دے کر آبدیدہ ہوگئے، لوگوں نے آپ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ غرض عبداللہ ابن نقطہ نے آپ سے سجادہ لے کر پھر اپنے شرکاء سے بازی کھیلی اور جو کچھ مال و متاع و گھر بار ہار چکا تھا وہ سب کا سب اس نے واپس لے لیا اس کے بعد عبداللہ آپ سے دست مبارک پر تائب ہوگیا اور اپنا سارا مال و متاع راہ خدا میں خرچ کر دیا، ان کی روزانہ کی آمدنی دو سو دینار ہو کرتی تھی۔ وہ سب کا سب انہوں نے خرچ کر دیا، انہیں کی نسبت آپ نے فرمایا کہ ابن نقطہ سب سے اخیر آئے اور سب کے ساتھ شریک ہو کر خاص لوگوں میں سے ہوگئے۔

حضور غوث پاکؒ نے اپنی علمی و ادبی خدمات سے بھٹکتی ہوئی مخلوق کو راہ راست پر لگا دیا، آپ اپنے وعظ و نصیحت میں موتی بکھیرا کرتے تھے جس کی جتنی استطاعت ہوتی وہ اتنے چن لیا کرتا۔ آپ ہفتہ میں تین مرتبہ وعظ فرمایا کرتے تھے، دو مرتبہ اپنے مدرسہ میں اور ایک مرتبہ اپنے مہمان خانہ میں، مجالس میں علماء، فقہاء اپنے دامن

پھیلائے ہمہ تن گوش بیٹھا کرتے نہ کوئی کھنکارتا اور نہ ہی اپنی جگہ سے ہلتا۔آپ کی تقریر لکھنے کے لیے چار سو دواتیں ہوا کرتی تھی۔آپ اپنے وعظ میں مختلف علوم زیر بحث لاتے جب آپ فرمایا کرتے" معنی القال وعطفنا بالحال "یعنی ہم نے قال سے حال کی طرف رجوع کیا تو سن کرلوگ تڑپنے لگے۔منقول ہے کہ آپ کی مجلس میں اکثر دو تین آدمی مر بھی جاتے اور کسی کو یہ جرأت نہ ہوتی کہ تڑپنے والے پر نقطہ چینی کرے۔جبکہ آج اگر یہی کیفیت سلسلہ سیفیہ کی مجلس میں ہوتی ہے تو حضور غوث پاکؒ کو اپنا مقتدا ماننے والے لوگ سب سے پہلے اعتراض کرتے ہیں شاید وہ اس بات سے واقف نہیں کہ یہ فیض حضور غوثؒ سے ہوتا ہوا حضرت خندزادہ سیف الرحمٰن مبارک تک پہنچتا ہے۔

شیخ جمال الدین ابن الجوزی کا ایک واقعہ ابوالعباس بیان کرتے ہیں کہ شیخ ابن الجوزی حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوئے اس وقت آپ ترجمہ پڑھا رہے تھے قاری نے ایک آیت پڑھی اورآپ اس کی وجوہات بیان فرمانی شروع کر دی میں نے پہلی وجہ پر ابن جوزی سے پوچھا کہ آپ کو معلوم ہے تو انہوں نے کہا ہاں۔ یہاں تک کہ آپ نے اس آیت کریمہ کے متعلق گیارہ وجوہات بیان فرمائیں اور ہر ایک وجہ پر ابن جوزی کہتے گئے کہ ہاں یہ وجہ مجھے معلوم ہے اس کے بعد آپ نے ایک اور وجہ بیان کی جس کی نسبت شیخ موصوف سے میں نے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ وجہ مجھے معلوم نہیں، اسی طرح آپ نے پوری چالیس وجوہات بیان فرمائیں اور ہر ایک وجہ کو اس قائل کی طرف بھی منسوب کرتے گئے اور آخیر تک ہر وجہ شیخ موصوف کہتے مجھے اس کا علم نہیں ،آپ کی وسعت علمی پر نہایت متعجب ہوکر کہنے لگے کہ ہم قال کو چھوڑ کر حال کی طرف رجوع کرتے ہیں''لا الہ الا اللہ محمد رسول

السلہ'' ان کا کہنا تھا کہ مجلس میں ایک اضطراب پیدا ہوگیا اور شیخ ابن جوزی نے وجد میں آکر اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے۔ (قلائد الجوہر فی مناقب شیخ عبدالقادر)

آپ نے وجد کے متعلق فرمایا کہ وجد یہ ہے کہ روح ذکر کی حلاوت میں اور نفس لذت کے طرب میں مشغول ہو جائے اور سر سب سے فارغ ہوکر صرف حق تعالیٰ کی ہی طرف متوجہ ہو۔ نیز وجد شراب ومحبت الٰہی ہے کہ مولا اپنے بندے کو پلاتا ہے جب بندہ یہ شراب پی لیتا ہے تو اس کا دل محبت کے بازووں پر اُڑ کر مقام حضرت القدس میں پہنچ کر دریائے ہیبت میں جا گرتا ہے۔ اسی لیے واجد گر جاتا ہے اور اس پر غشی طاری ہوجاتی ہے۔

مکمل قبولیت اسلام

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے یہ زندگی کے جملہ پہلوؤں میں مکمل راہنمائی کرتا ہے زندگی کا کوئی بھی پہلو اس نے تشنہ نہیں چھوڑا۔ خواہ مذہب ہو یا معیشت سیاست ہو یا معاشرت، لیکن شرط یہ ہے کہ دلی طور پر اس کی تعلیمات کو حق مانتے ہوئے قبول کیا جائے۔

خود رب کائنات نے اپنی پاک کلام قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے

یاایها الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافة ولا تتبعوا خطوات الشیطن انه لکم عدو مبین۔ سورۃ بقرہ۔۲۰۸

ترجمہ: اے ایمان والو! پورے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

اس آیت پاک میں یہ بتایا جا رہا ہے کہ اسلام کو مکمل طور پر قبول کرو۔ ایسا نہ ہو کہ اس میں جو چیز تمہارے مزاج کو پسند ہو وہ اپنالو، اور جو تمہارے نفس کو ناپسند ہو اسے ترک کر دو۔ کیونکہ ایسے خیالات شیطانی خیالات اور وساوس ہوتے ہیں جو شیطان کی راہنمائی کیوجہ سے ذہن میں وارد ہوتے ہیں۔ کیونکہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے اور دشمن کا کام مخالف کو نقصان پہنچانا اور ذلیل و خوار کرنا ہوتا ہے یہ شیطان انسان کو ایسی پٹی پڑھا دیتا ہے کہ ظاہر میں تو سراسر دین معلوم ہو اور فی الحقیقت بالکل دین کے خلاف۔

حکم باری تعالیٰ ہے پورے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ۔

اسلام کا معنیٰ ہی سر تسلیم خم کرنا ہے یعنی حکم خدا اور حکم رسول ﷺ کے سامنے اپنی مرضی کا خاتمہ۔ یہاں مکمل اسلام میں داخلہ کا معنیٰ ہے تمہارے ہاتھ پاؤں، آنکھ کان دل اور دماغ سب کا سب دائرہ اسلام، اطاعت رسول ﷺ کے اندر داخل ہونے چاہیے۔ ایسا نہ ہو

کہ ہاتھ پاؤں سے تو احکام اسلامیہ بجا لا رہے ہوں مگر دل و دماغ اس میں مطمئن نہیں۔ یا دل و دماغ نے تو مطمئن ہے مگر ہاتھ پاؤ اور اعضاء جوارح کا عمل اس سے متضاد ہو۔

غور کرنے کا مقام:

آج ہم اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتے ہیں جو چیز طبیعت کو پسند آئی اپنالی۔ جو پسند نہ آئی چھوڑ دی۔ مثلاً داڑھی رکھنا اور اپنی شکل کو رسول خدا ﷺ کی شکل مبارک کی طرح بنانا ہی اطاعتِ رسول خدا ﷺ ہے جیسا کہ حکم خداوند تعالیٰ ہے

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعوانی۔

ترجمہ: آپ فرمادیں اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری (محمدؐ) کی اتباع کرو۔

لیکن بعض مسلمان اسے ضروری سمجھتے یا ضروری سمجھنے کے باوجود اسے کاٹتے ہیں یا مونڈتے ہیں۔ جو سراسر خلاف سنت ہے اور گناہ ہے۔ بلکہ اسے اعلانیہ فسق کہیں گے۔ اور فسق پر استمرار کفر کی طرف لیجاتا ہے۔ گویا کہ یہ طبیعت کی شریعت ہے یعنی ہم نے طبیعت کو شریعت کے تابع کرنے کی بجائے شریعت کو طبیعت کے تابع کر دیا۔ آج اپنے ماحول میں غور فرمائیں بہت سے سکالر اور صاحب علم لوگوں کی داڑھی سنت کے مطابق نہیں۔

اسی طرح کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو مسلمان بھی کہلاتے ہیں اور سودی کاروبار بھی کرتے ہیں۔ کچھ وہ لوگ ہیں جو ایسے کاروبار کرتے ہیں جو سراسر فطرت اسلام کے خلاف ہیں لیکن انہیں اس بات کا قطعاً احساس نہیں مثلاً ویڈیو فلموں اور گانوں وغیرہ کی کیسٹوں کا کاروبار، یا ڈش اور کیبل کا کاروبار (کیونکہ یہ بے حیائی پھیلاتے ہیں) اور اسلام بے حیائی اور فحاشی سے منع کرتا ہے۔

34 قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیت ہمیں اسلام کے مزاج سے آگاہ کر رہی ہے کہ یہ دین مستقل ضابطہ حیات ہے اور مکمل دستور زندگی ہے اس کے اپنے عقائد ہیں اس کا اپنا فوجداری اور دیوانی قانون ہے۔ سیاسیات اور معاشیات کے متعلق اس کے اپنے نظریات ہیں اسکی تعلیمات انسان کی ذہنی، روحانی اور مادی ترقی کی ضامن ہیں۔
لیکن اس کی برکتیں تب رونما ہوں گی جب اس کے ماننے والے اسے پورا پورا اپنائیں گے۔ اور اس کے تمام ضابطوں اور قوانین پر عمل پیرا ہو جائیں گے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اسلام میں صرف سزائیں ہی ہیں انہیں نافذ کر دیا جائے تو معاشرہ سدھر جائے گا انکا یہ خیال غلط ہے صرف اسلامی سزاؤں کے نفاذ سے بات نہیں بنے گی بلکہ پورے قانون اسلام کے نفاذ سے بات بنے گی کیونکہ اگر جسم کے ایک حصے کو الگ کر کے رکھ دیا جائے تو وہ کام چھوڑ دے گا اور گر اسے جسم کے ساتھ رکھا جائے تو بدن کے ساتھ وہ صحیح کام کرے گا۔ لہذا اسلام کی خیرات و برکات تب ہی ہمیں نصیب ہو سکتی ہیں جب ہم اسے مکمل طور پر اپنائیں اور دل و جان سے اسے قبول کر لیں۔
اسی لیے اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو حکم دیتے ہیں کہ وہ اسے بتمامہ قبول کر لیں۔ اور اسے کے تمام ضابطوں اور قوانین پر عمل پیرا ہو جائیں۔ کافۃ کا لفظ ان دونوں باتوں کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ انسان کا نفس اس وقت تک اچھائی کو قبول نہیں کرتا جب تک اس کی اندر سے اصلاح نہ ہو۔ اندر کی اصلاح کیلئے کسی مرد کامل کی ضرورت ہے۔
اللہ تعالیٰ ہمیں مکمل طور پر اسلام کو دل و جان سے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے تاکہ ہم اس کی برکات سے فیضیاب ہوسکیں۔ آمین

پیرانِ عظام ومشاہیر اور
علماء کرام کے انتقال پرُ ملال
پر شیخ العلماء
حضرت میاں محمد سیفی حنفی مبارک
کے تعزیتی پیغام

شیخ الحدیث علامہ سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی

وفات پر اظہار تعزیت

شیخ الحدیث علامہ سید محمود احمد رضوی عشق ومستی میں اپنی مثال آپ تھے

از قلم: حضرت میاں محمد سیفی مبارک مدظلہ العالی

حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی کی زندگی بہت زیادہ خصوصیات کی حامل تھی کیوں نہ ہوتی کیونکہ علامہ مرحوم خاندانی اعتبار سے علم وحلم کے پیکر تھے یعنی آپ کے والد صاحب مفتی اعظم پاکستان محدث کبیر علامہ سید ابوالبرکات قادری اشرفیؒ اوران کے والد صاحب امام اہلسنت مجدد دین وملت شاہ احمد رضا بریلویؒ کے خلیفہ قبلہ سید دیدار علی شاہؒ جنہوں نے اپنے علم وکمال سے لاہور کے درودیوار کو روشن فرمایا اور قبلہ علامہ رضوی صاحب انکی اولاد میں سے تھے ۔تدریسی میدان میں انہوں نے گوہر بے بہا لٹائے ہیں۔ مرحوم آخری ایام تک علالت کے باوجود بخاری شریف کی شرح میں اپنے شب وروز صرف فرماتے رہے۔ میں نے متعدد بار قبلہ رضوی صاحب کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ ہر بار اخلاص کا ایک نیا ہی انداز ہوتا۔ اور عشق ومحبت کی بے پایاں دولت سے اللہ تعالیٰ نے انہیں مالا مال فرمایا تھا۔ ان کا علم وحلم ،تواضع وانکساری ، عجز ونیاز ،خلوص وللہیت ،تقویٰ وپرہیزگاری سب نسبت رسول اللہ ﷺ کے رہین منت تھے۔ ان کے جملہ اعمال میں جمال مصطفیٰ ﷺ اور عشق ومستی کی جھلک نمایاں تھی ۔ایک بار حضور امام اہلسنت مجدد دین وملت الشاہ احمد رضا بریلوی قادری کی نعت کے دوران ان پر وجد کی ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ وجد کا جوش کم ہونے کے بعد بھی آنکھیں اس طرح اشک بار تھیں جیسے پہاڑوں سے ندیاں بہہ رہی ہوں۔ ہمارے ایک پیر بھائی جناب امجد یوسف چیمہ بیان فرماتے ہیں کہ جناب قبلہ رضوی صاحب پر ایسی کیفیات دوران محافل نعت ہم نے اکثر دیکھیں ،انکی زندگی کے تمام شعبے اس نیر تاباں کے عشق نور سے منور تھے ۔اگر چہ وہ اکثر بیمار رہتے تھے مگر جب ذکر مصطفیٰ ﷺ شروع فرماتے تو ایسا معلوم ہوتا

کہ جسم میں کوئی کسی قسم کی بیماری نہیں۔ اور انکا بیان سننے والے تڑپتے بلکہ خود انکی اپنی آنکھیں سرکار کا نام زبان پر آتے ہی اشکبار ہو جاتیں۔ جب بادشاہی مسجد میں نعرہ رسالت ﷺ کا معاملہ پیش آیا تو انکی آواز پر ملک پاکستان کے جید علماء کرام نے لبیک کہا۔ جن میں استاذ الاساتذہ حضرت علامہ عبد الکریم محمد صاحب بندیالوی چشتی گولڑوی، شیخ الحدیث علامہ ابوالفیض محمد عبدالکریم صاحب چشتی خانقاہ ڈوگراں، جسٹس پیر محمد کرم شاہ صاحب الازہری ترجمان اہلسنت الحاج علامہ ابو داؤد محمد صادق گوجرانوالہ، استاد العلماء علامہ غلام رسول صاحب رضوی فیصل آباد علاوہ ازیں کراچی سندھ، بلوچستان سے علامہ شیخ الحدیث فتح محمد باروزائی جیسی شخصیات وعلماء سرحد سے مولانا فضل سبحان قادری مہتمم جامعہ قادریہ مردان اور انکے علاوہ اہلسنت والجماعت کے اکابرین شامل تھے اور لاہور کی پر نور فضاؤں اور بادشاہی مسجد کے وسیع میدان میں یارسول اللہ ﷺ کانفرنس منعقد کرنا یہ انہی کا خاصہ تھا جبکہ ان دنوں بھی علامہ رضوی صاحب شدید علیل تھے۔ اس علالت کے باوجود انہوں نے پورے پاکستان میں یارسول اللہ ﷺ کانفرنسیں منعقد کر کے ان میں اکثر بنفس نفیس خود تشریف لے جاتے تھے۔ علامہ کی زندگی کا ہر لمحہ اہلسنت والجماعت کی خدمت کیلئے وقف رہا۔ انہیں کی وجہ سے ہر دور میں حزب الاحناف جمعیت علماء پاکستان جماعت اہلسنت انجمن طلباء اسلام کے مرکزی دفاتر قائم رہے اور علامہ رضوی کے شدید علیل ہو جانے کے بعد انکے صاحبزادگان کسی بھی موقع پر پیچھے نہیں رہے خصوصاً صاحبزادہ مصطفیٰ اشرف رضوی اشرفی صاحب خدمت اہلسنت میں اور علماء ومشائخ اہلسنت کے انتہائی قدردان ہیں۔ اللہ تعالیٰ علامہ رضوی صاحب کے صاحبزادگان کو انکے نقش قدم پر چلائے اور انکو اپنے اسلاف کی حقیقی یادگار بننے کی سعادت و جذبہ عطا فرمائے۔ امین

والسلام خاک راہ صاحب دلاں

فقیر میاں محمد سیفی حنفی ماتریدی

آستانہ عالیہ راوی ریان شریف، کالا شاہ کاکو

حکیم اہلسنت حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

(کی وفات پر اظہارِ تعزیت)

تقویٰ وطہارت کا روشن مینار

اہلسنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری علیہ رحمۃ کی وفات کی خبر برادر طریقت پیر محمد عابد حسین سیفی صاحب نے دی۔ سنتے ہی دلی صدمہ ہوا کافی عرصہ سے حکیم صاحب کی زیارت کا دل میں شوق تھا اپنے احباب سے حکیم صاحب کا تذکرہ اکثر سنتا رہتا تھا کہ آپ علم وفضل وتقویٰ طہارت کا روشن مینار تھے مگر جب ان کا آخری دیدار کیا تو انکی زیارت سے خدا یاد آ گیا۔ اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی نشانی ہے کہ انکی زیارت کرنے سے خدا یاد آ جاتا ہے۔ اگرچہ حکیم اہلسنت کی زیارت پہلی اور آخری تھی مگر انکے کام اور مرکزی مجلس رضا کا شائع شدہ لٹریچر بڑے علمی اور ادبی مضامین خصوصاً جہاں رضاء جناب پیرزادہ اقبال احمد فاروقی کی وساطت سے اکثر پہنچتا رہتا تھا۔ دن بدن ایسی علمی وادبی اور روحانی شخصیات سے محروم ہوتے جا رہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حکیم صاحب مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور انکے قائم کردہ ادارے اسی طرح ترقی کی منزلیں طے کرتے ہوئے بام عروج کو پہنچیں۔ امین

صوفی باصفاء حضرت صاحبزادہ پیر سید عابد حسین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

کی وفات پر اظہار افسوس

حضرت شیخ المشائخ صاحبزادہ پیر سید عابد حسین نقشبندی علی پوری کی وفات پر جو خلا پیدا ہوا ہے وہ فوراً پورا ہونے والا نہیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب رسمی سجادہ نشین نہ تھے۔ آپ علوم نقلیہ وعقلیہ کے ماہر تھے اور ساری زندگی دین کی اشاعت وتبلیغ میں صرف فرمادی۔ شب و روز مصروفیت کے باوجود آپ اوراد وظائف کے سخت پابند تھے۔ اسی پابندی میں آپ نے دن رات کی ساعات کو تقسیم کر رکھا تھا مطالعہ اوراردو وظائف اور قیام اللیل اشراق واوابین

اور دیگر نوافل آپ کے جمیع معاملات تھے۔حضرت کے قریبی ساتھی جو شب و روز آپ کے ساتھ رہتے تھے وہ اکثر میرے ساتھ آپکا تذکرہ کرتے رہتے پھر آپ کے پروگراموں کے اشتہارات اکثر پڑھنے میں آئے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو وجاہت نسبی کے ساتھ وجاہت علمی و عملی دونوں سے نوازا ہوا تھا۔رعب اور وقار کا یہ عالم تھا کہ نامور بزرگ علماء کرام بھی آپ کے سامنے دم بخود رہتے تھے۔میری معلومات کے مطابق آپ برصغیر پاک و ہند میں اپنے اسلاف کی یادگار اور نمونہ تھے انکے آباؤ اجداد نے پاکستان بنایا اور انہوں نے پاکستان کی حفاظت کی اپنی ذمہ داری کو نبھایا آپ کی رحلت کے ساتھ اہلسنت و جماعت خصوصاً مشائخ کرام میں ایک سخت خلا پیدا ہو گیا ہے اور روز بروز علماء اور مشائخ کی وفاتوں کا سلسلہ بڑھتا جا رہا ہے۔اس سال کثیر تعداد میں علماء و مشائخ دار فانی کو لبیک کہہ کر چلے گئے مگر ان کے جانے کے بعد ان جیسی شخصیت پیچھے نہیں ملتی جانے والے اپنی مثل چھوڑ کر نہیں جا رہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت کے صاحبزادوں کو صبر و جمیل اور انکے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔امین

اس دور قحط الرجال کی ایک علمی و روحانی شخصیت

حضرت ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

از:۔حضرت میاں محمد حنفی سیفی ماتریدی

فکر و عمل کا حسین پیکر اور مسلک سلف صالحین کا آفتاب جو بھیرہ شریف کی سرزمین پر پوری آب و تاب سے چمک دمک رہا تھا ذوالحجہ 1998ء کو غروب ہو گیا لیکن اس کی نور باریاں اور ضیاء پاشیاں تا ابد باقی رہیں گی۔میری مراد حضرت طریقت ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری ہیں آپ مجموعہ صدق و صفا غایت درجہ کے متواضع اور منکسر المزاج،ملنسار اور بالغ نظر دینی قائد تھے۔راقم الحروف کئی مرتبہ آپ کی زیارت سے مشرف ہوا اور ہر بار آپ کی زیارت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔آپ نہ صرف اعلیٰ حضرت البرکت الشاہ امام احمد رضا

رحمۃ اللہ علیہ کے صحیح معنوں میں پیروکار تھے بلکہ ان کی تعلیمات کو پھیلانے والے تھے آپ نے اعلیٰ حضرت کے مشن کو نہ صرف پاکستان میں اجاگر کیا بلکہ دنیا کے مختلف ممالک میں علوم اسلامیہ کی خدمت کیلئے کام کیا۔ بھیرہ شریف کی عظیم علمی درسگاہ آپ کی محنت و مشقت اور خلوص کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ یہ مرتبہ صرف آپ کو حاصل ہے کہ کثیر دینی درسگاہوں کے بانی بھی ہیں اور مربی مرشد بھی اور سرپرست بھی۔ آپ کے عہد کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا قدرت نے آپ کو دین کی سربلندی اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کیلئے ہی پیدا فرمایا تھا۔

صحافت کے میدان میں ''ضیائے حرم'' آپ کے فکر ونظر کی ترجمانی کرتا ہے۔ تصنیف وتحریر کے میدان میں ضیاء القرآن اور ضیاء النبی ﷺ آپ کے کمال درجہ کے مصنف ہونے کا پتہ دیتی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ نے جو لائق ترین علماء مدرسین کی کھیپ تیار کی ہے وہ دین کے ساتھ خلوص کا بہترین نمونہ ہیں۔ آپ اس جہان فانی سے تشریف تو لے گئے مگر آپ کے فیوض و برکات تا قیامت جاری رہیں گے کیونکہ آپ نے مسند تدریس پر جلوہ فگن ہو کر وہ علماء تیار کئے ہیں جو آپ کے حق میں ایک مستقل صدقہ جاریہ ہے۔ علوم اسلامیہ کی خدمت جو بہت سے علماء مل کر نہ کر سکے وہ ایک مرد مجاہد تن تنہا کر گیا۔ آپ کے جانے کے بعد ایک ایسا علمی خلا پیدا ہوا ہے جس کا پر ہونا فی الحال ممکن نظر نہیں آتا تاہم اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے شاگردان رشید کو آپکا مشن جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے صاحبزادہ حضرت امین الحسنات صاحب کو آپکا مشن جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپکے صاحبزادگان کی عمر دراز فرمائے اور آپکی ارفع و اعلیٰ تعلیمات پر گامزن رہنے اور انہیں آگے پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے (آمین بجاہ النبی ﷺ)

علم عمل کا پیکر عظیم اس دنیا فانی سے چلا گیا

پیر طریقت سید السادات مولانا آغا سید محمد عمر سیفی کابلی اپنے اسلاف کی یادگار تھے اور پروردگار عالم نے گوں ناگوں خوبیوں سے سرفراز فرمایا ہوا تھا۔ آپ علم وعمل واخلاص کی چلتی پھرتی تصویر اور اکابرین کی حسین یادگار اور سراپا عجز وانکساری تھے۔ جب قدوۃ الاولیاء شیخ

المشائخ سرفراز مقام مجددیت والفردیت واحسان سیدنا ومرشدنا قبلہ محبوب سبحان حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن المبارک پیرارچی وخراسانی کے اکابر خلفاء کرام کا تذکرہ ہوگا تو سید السادات آغا سید محمد عمر شاہ سیفی کابلی کا نام گرامی سرفہرست رکھا جائے گا ان کا جب بھی تذکرہ ہوتا ہے تو ان سے محبت کرنے والوں کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں بہ پڑتی ہیں۔ آج جس طرح ان سے محبت کرنے والے ان کی جدائی میں آنسو بہار ہے ہیں قبلہ آغا صاحب مرحوم کے سامنے ان کے مرشد گرامی کا جب بھی تذکرہ کیا جاتا تو ایسے ہی روتے رہتے قبلہ آغا مرحوم روس کے خلاف جہاد کرنے والے صف اول کے مجاہد تھے۔ آپ مبارک نے مرشد گرامی کے حکم سے کابل شہر میں جہاد کا آغاز کیا۔ اس زمانہ میں مجاہدین کو فوراً موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا تھا اور کسی قسم کا مقدمہ بنائے بغیر اسکو ختم کردیا جاتا جس سے مجاہد کا پتہ نہ چلتا تھا ۔قبلہ آغا صاحب مرحوم اپنے مرشد گرامی کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنے والے ابتدائی احباب میں سے تھے۔ آپ نے اپنی روحانی تربیت مکمل ہونے کے بعد عرصہ دراز پہلے طریقت وارشاد کا کام کابل میں شروع فرمایا اور سید الاولیاء قیوم زمان مولانا محمد ہاشم سمنگانی علیہ الرحمۃ کی ظاہر حیات طیبہ میں سرکار اخندزادہ مبارک سے بیعت کی اور اپنے مرشد گرامی کی کثرت محبت کے شوق و ذوق کیوجہ سے بہت کم عرصہ میں روحانی تربیت کو مکمل کیا اور تھوڑے سے وقت میں جامع کمالات ہوئے قبلہ آغا صاحب مرحوم افغانستان کی کئی جہادی تنظیموں میں شامل رہے مگر آخری دور میں اپنے شیخ کامل واکمل کے مشہور خلیفہ پیر طریقت محمد نبی سیفی محمدی کی تنظیم حرکتِ انقلاب اسلامی میں شامل ہو گئے اور تادم زیست اسی میں رہے۔ آغا صاحب روسیوں کے خلاف سر عام تقریر اور گفتگو فرماتے تھے اور روسیوں نے آپ مبارک کو قید و بند کی شدید سزائیں دیں اور عرصہ دراز تک پابند سلاسل رہے۔ آپ مبارک کے پیٹ مبارک پر تین جگہ سے ایسے طریقے سے پھاڑ دیا کہ اندر سے آنتیں باہر آگئی تھیں جس پر آپ لوہے کی ایک پٹی رکھتے تھے اور عرصہ تک اس تکلیف میں گرفتار رہے جس پر پشاور میں آپ کے سالکین نے آپ مبارک کی تکلیف دیکھ کر دریافت کیا تو آپ نے سارا

واقعہ بیان فرمایا جس پر وہ سالکین آپ مبارک کو ہسپتال لے گئے اور آپریشن سے آپ کے ان زخموں کو درست کیا گیا۔ آپ جرأت اور استقامت کے کوہِ گراں تھے، کسی قسم کی ترغیب و ترہیب آپکے استقلال میں جنبش پیدا نہ کرسکی۔ آپ تازیست جبل استقامت بنے رہے۔ آپ کا تعلق کابل کے مشہو سادات خاندان کیساتھ تھا۔ لاہور میں آپ نے گم نامی کی زندگی بسر کی اور بہت کم اپنے گھر سے باہر تشریف لاتے اور زیادہ عرصہ بیماری میں گزارا۔ آپ کی ذات والا صفات سے کسی بھی ساتھی کو کبھی بھی تکلیف نہیں پہنچی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ (آمین)

خاکِ راہ صاحب دلاں میاں محمد سیفی راوی ریان شریف لاہور

شمس العلماء مولانا شمس الزمان قادری

شیخ الحدیث مولانا محمد عالم سیالکوٹی اور

عاشق رسول محمد علی ظہوری قصوری

کے وصال پرملال پر اظہار تعزیت

بلا شبہ انبیاء کے بعد علمائے دین کا وجود اللہ جل مجدہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ یہی علمائے کرام ہر دور میں دین کے محافظ اور امت مسلمہ کے حقیقی رہبر و راہنما اور انبیاء کے صحیح وارث رہے ہیں تاریخ گواہ ہے کہ ان حضرات نے دین متین کیلئے اپنی زندگیاں وقف کیں۔ مصلحتوں اور حالات کی پرواہ کئے بغیر اسلام کے خلاف ہر اٹھنے والے فتنے کا صحیح سدباب کیا اور انہوں نے ہر طوفان کے آگے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ ایسے علماء کی تعداد اگرچہ قلیل رہی مگر انکی روشنی نے قلت کو نظر انداز کر دیا مسلمانان پاک ہند پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا احسان ہے کہ صدیاں بیت جانے کے باوجود بھی علماء کا وجود مسعود اس دھرتی پر موجود

ہے۔ اگر چہ انکوختم کرنے کیلئے بہت سی سازشیں کی گئیں سکھ دور، انگریز دور کی مشکلات کے باوجود ثابت قدم رہنا انگریز سے اس خطہ ارض کو پاک کرنا اور پھر ہندوؤں سے ڈٹ کر مقابلہ کرنا پاک سرزمین حاصل کرنا او قادیانی فتنے کے پاؤں اکھاڑنا انہی علماء کرام کی کاوشوں کا مرہون منت ہے خصوصا حضرت ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری، حضرت مفتی محمد حسین نعیمی، شیخ الحدیث مولانا محمد عالمؒ اور مولانا شمس الزمان قادری صاحب لاہور کو فتنہ قادیانیت میں قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کرنا پڑیں امت مسلمہ کیلئے انکا وجود ایک باد بہاری تھا ، خاص کر کے آج اسلامی تہذیب وتمدن جو پاکستان میں نظر آتی ہیں اس سے دیگر اسلامی ممالک کافی حد تک محروم ہیں۔ آج بھی اشاعت دین کیلئے کاوشیں اس خطہ ارض سے ہورہی ہیں وہ مستقبل کی کئی نسلوں تک دین کی بقا کیلئے کافی ہیں اور یہ تمام کاوشیں انہی علماء کے مرہون منت ہیں اور ان علماء نے جو اپنے شاگردوں کی جماعتیں تیار کی ہیں وہ پوری دنیا میں اشاعت دین کیلئے مصروف عمل ہیں اللہ تعالی ان علماء کی کاوشوں کو قبول فرمائے اور میں آخر میں اس عاشق رسول ﷺ کو بھی فراموش نہیں کرسکتا جس نے اپنی شاعری سے عاشقان مصطفیٰ ﷺ کو جلا بخشی میری مراد عاشق رسول ﷺ حسان پاکستان محمد علی ظہوری قصوری ہیں اور الحمدللہ فقیر نے ان تمام کے جنازہ میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کی اور یقیناً میرے نامہ اعمال میں ان کے فیوضات کا بڑا حصہ ہے اور فقیر اپنے تمام سلسلہ کی طرف سے ان کے رفقاء کے ساتھ اظہار تعزیت کرتا ہے۔ اللہ تعالی ان کے درجات بلند فرمائے (آمین)

تعزیتی پیغام بنام پیر طریقت حضرت علامہ سید حسین الدین شاہ صاحب

السلام علیم علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مرجع عوام خواص مبلغ اسلام علامہ سید عبدالرحمن شاہ صاحب اہلسنت کی بہار تھے جن سے اہلسنت کا باغ ہمیشہ پھلا پھولا رہا۔ انکی خدمات کو بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا حضرت جماعت اہلسنت کے بے لوث اور نڈر رہنما تھے آپ نے ساری زندگی خدمت اسلام میں گزاری اور

پاکستان اور بیرون ممالک میں شمع اسلام کو روشن رکھا اور عشق رسول ﷺ سے عشاق رسول ﷺ کے دلوں کو گرماتے رہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی خدمت کو قبول فرمائے۔

ان دنوں جماعت اہلسنت بڑی بڑی چند عظیم شخصیات سے محروم ہوگئی یہ خلا کبھی پر نہ ہوگا۔ مثلاً ضیاء الامت پیر طریقت علامہ محمد کرم شاہ صاحب الازہری نور اللہ مرقدہ استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا عطا محمد بندیالوی گولڑی نور اللہ مرقدہ خطیب العصر حضرت علامہ مولانا سید عبدالرحمٰن شاہ صاحب، سلطان پوری نور اللہ مرقدہ

☆ ☆ ☆

شجرۂ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجدّدیہ معصومیہ شمسیہ مولویہ ہاشمیہ سیفیہ محمدیہ

۱۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۲۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ'

۳۔ حضرت ابوعبداللہ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ'

۴۔ حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم

۵۔ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق بن امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

۶۔ حضرت ابویزید طیفور بن عیسیٰ عرف بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ'

۷۔ حضرت ابوالحسن علی بن جعفر خرقانی قدس اللہ سرہ'

۸۔ حضرت ابوعلی فضل بن محمد الطوسی عرف ابوعلی فارمدی قدس اللہ سرہ'

۹۔ حضرت ابویعقوب خواجہ یوسف الہمدانی العمانی قدس اللہ سرہ'

۱۰۔ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی المالکی نسباً والحنفی مذہباً قدس اللہ سرہ'

۱۱۔ حضرت خواجہ عارف ریوگری قدس اللہ سرہ'

۱۲۔ حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی قدس اللہ سرہ'

۱۳۔ حضرت خواجہ علی النساج رامیتی عرف حضرت عزیزاں قدس اللہ سرہ'

۱۴۔ حضرت خواجہ محمد بابا سماسی قدس اللہ سرہ'

۱۵۔ حضرت خواجہ سید امیر کلال قدس اللہ سرہ'

۱۶۔ حضرت خواجہ بہاؤالدین محمد بن محمد البخاری عرف شاہ نقشبند قدس اللہ سرہ'

۱۷۔ حضرت خواجہ علاؤالدین محمد بن محمد البخاری عرف خواجہ عطار قدس اللہ سرہ'

۱۸۔ حضرت مولانا یعقوب چرخی لوگیر قدس اللہ سرہ'

۱۹۔ حضرت ناصرالدین عبیداللہ بن محمود السمرقندی عرف خواجہ احرار قدس اللہ سرہ'

۲۰۔ حضرت مولانا محمد زاہد وخشی حصاری قدس اللہ سرہ'

۲۱۔ حضرت خواجہ درویش محمد الخوارزمی قدس اللہ سرہ'

۲۲۔ حضرت خواجہ محمد مقتدی الامکنگی البخاری قدس اللہ سرہ'

۲۳۔ حضرت مؤید الدین بیرنگ محمد باقی باللہ الکابلی قدس اللہ سرہ'

۲۴۔ حضرت امام ربانی مجدالف ثانی شیخ احمد الفاروقی السرہندی قدس اللہ سرہ

۲۵۔ حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم اول قدس اللہ سرہ'

۲۶۔ حضرت خواجم محمد صبغۃ قدس اللہ سرہ'

۲۷۔ حضرت خواجہ محمد اسماعیل عرف امام العارفین قدس اللہ سرہ'

۲۸۔ حضرت حاجی غلام محمد معصوم عرف خواجہ معصوم ثانی قدس اللہ سرہ'

۲۹۔ حضرت شاہ غلام محمد عرف قدوۃ الاولیاء قدس اللہ سرہٗ

۳۰۔ حضرت حاجی محمد صفی اللہ قدس اللہ سرہ'

۳۱۔ حضرت شاہ محمد ضیاءَ الحق عرف حضرت شہید قدس اللہ سرہ'

۳۲۔ حضرت حاجی شاہ ضیاء عرف میاں جی قدس اللہ سرہ'

۳۳۔ حضرت صاحب شمس الحق عرف حضرت صاحب کوہستان قدس اللہ سرہ'

۳۴۔ حضرت مولانا شاہ رسول الطالقانی قدس اللہ سرہ'

۳۵۔ حضرت مولانا محمد ہاشم السمنگانی قدس اللہ سرہ'

۳۶۔ مرشدنا حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک اطال اللہ حیاتہ'

۳۷۔ حضرت میاں محمد سیفی مبارک اطال اللہ حیاتہ'

شجرۂ سلسلہ عالیہ قادریہ قدس اللہ اسرارہم الصافیۃ

۱۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۲۔ حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ
۳۔ حضرت ابو سعید حسین بصری قدس اللہ سرہ
۴۔ حضرت ابو محمد شیخ حبیب عجمی قدس اللہ سرہ
۵۔ حضرت ابو سلیمان داؤد طائی قدس اللہ سرہ
۶۔ حضرت ابو محفوظ معروف کرخی قدس اللہ سرہ
۷۔ حضرت ابو حسن عبد اللہ سری سقطی قدس اللہ سرہ
۸۔ حضرت سید الطائفہ ابو القاسم جنید بغدادی قدس اللہ سرہ
۹۔ حضرت ابو بکر الشبلی المالکی قدس اللہ سرہ
۱۰۔ حضرت شیخ عبد العزیز بن حارث الاسدی التمیمی قدس اللہ سرہ
۱۱۔ حضرت شیخ عبد الواحد بن عبد العزیز المتقدم قدس اللہ سرہ
۱۲۔ حضرت شیخ ابو الفرح طرطوسی قدس اللہ سرہ
۱۳۔ حضرت ابو الحسن ہنکاری قدس اللہ سرہ
۱۴۔ حضرت ابو سعید مبارک قدس اللہ سرہ
۱۵۔ حضرت ابو محمد عبد اقادر الجیلانی الحنبلی الحسنی قدس اللہ سرہ
۱۶۔ حضرت شاہ دولہ دریائی قدس اللہ سرہ
۱۷۔ حضرت شاہ منور قدس اللہ سرہ
۱۸۔ حضرت شاہ عالم الدہلوی قدس اللہ سرہ
۱۹۔ حضرت شیخ احمد ملتانی قدس اللہ سرہ
۲۰۔ حضرت شیخ جنید پشاوری قدس اللہ سرہ

۲۱۔ حضرت مولانا محمد صدیق بونیری قدس اللہ سرہ'

۲۲۔ حضرت مولانا حافظ محمد مشنگری قدس اللہ سرہ'

۲۳۔ حضرت مولانا محمد شعیب تورڈھیری قدس اللہ سرہ'

۲۴۔ حضرت مولانا عبدالغفور عرف حضرت سوات قدس اللہ سرہ'

۲۵۔ حضرت مولانا نجم الدین عرف حضرت ہڈی صاحب قدس اللہ سرہ'

۲۶۔ حضرت شیخ الاسلام تکاب حضرت شیخ حمید اللہ صاحب قدس اللہ سرہ'

۲۷۔ حضرت مولانا شاہ رسول الطالقانی قدس اللہ سرہ'

۲۸۔ حضرت مولانا محمد ہاشم السمنگانی قدس اللہ سرہ'

۲۹۔ حضرت مرشدنا اخندزادہ سیف الرحمن مبارک صاحب اطال اللہ حیاتہ'

۳۰۔ حضرت میاں محمد سیفی مبارک اطال اللہ حیاتہ'

شجرہ سلسلہ عالیہ چشتیہ قدس اللہ اسرارہم العلیۃ

۱۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

۲۔ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ

۳۔ حضرت ابوسعید حسن بصری قدس اللہ سرہٗ

۴۔ حضرت ابوالفضل عبدالواحد بن زید قدس اللہ سرہٗ

۵۔ حضرت ابوالفیض فضیل بن عیاض قدس اللہ سرہٗ

۶۔ حضرت ابواسحاق ابراہیم بن ادھم الفاروقی البلخی قدس اللہ سرہٗ

۷۔ حضرت سدید الدین خواجہ حذیفہ مرعشی قدس اللہ سرہٗ

۸۔ حضرت امین الدین شیخ ہبیرہ البصری قدس اللہ سرہٗ

۹۔ حضرت کریم الدین منعم شیخ ممشاد علو دینوری قدس اللہ سرہٗ

۱۰۔ حضرت شریف الدین ابواسحاق شامی قدس اللہ سرہٗ

۱۱۔ حضرت قدوۃ الدین ابواحمد ابدال الچشتی الحسنی قدس اللہ سرہٗ

۱۲۔ حضرت خواجہ ابومحمد چشتی قدس اللہ سرہٗ

۱۳۔ حضرت ناصر الدین خواجہ ابویوسف الچشتی الحسینی قدس اللہ سرہٗ

۱۴۔ حضرت خواجہ قطب الدین مودود الچشتی الحسینی قدس اللہ سرہٗ

۱۵۔ حضرت نیر الدین حاجی شریف زندانی قدس اللہ سرہٗ

۱۶۔ حضرت ابومنصور خواجہ عثمان ہارونی قدس اللہ سرہٗ

۱۷۔ حضرت خواجہ معین الدین حسین الحسینی السنجری الاجمیری قدس اللہ سرہٗ

۱۸۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی الاوشی الحسینی قدس اللہ سرہٗ

۱۹۔ حضرت فرید الدین مسعود الفاروقی الغزنوی عرف گنج شکر قدس اللہ سرہٗ

۲۰۔ حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری الحسینی قدس اللہ سرہٗ

۲۱۔حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی قدس اللہ سرہٗ

۲۲۔حضرت جلال الدین خواجہ محمود عثمانی پانی پتی قدس اللہ سرہٗ

۲۳۔حضرت شیخ احمد عبدالحق ابدال قدس اللہ سرہٗ

۲۴۔حضرت شیخ محمد عارف عرف مخدوم عارف قدس اللہ سرہٗ

۲۵۔حضرت شیخ عبدالقدوس العمانی الغزنوی ثم الگنگوہی قدس اللہ سرہٗ

۲۶۔حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی قدس اللہ سرہٗ

۲۷۔حضرت شیخ عبدالاحد الفاروقی الکابلی قدس اللہ سرہٗ

۲۸۔حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد الفاروقی السرہندی قدس اللہ سرہٗ

۲۹۔حضرت سید عبداللہ الحسینی عرف حاجی بہادر صاحب قدس اللہ سرہٗ

۳۱۔حضرت مولانا شیخ مامون شاہ منصوری قدس اللہ سرہٗ

۳۲۔حضرت مولانا محمد نعیم کاموی قدس اللہ سرہٗ

۳۳۔حضرت سید محمد شاہ الحسین السدھومی اللہ سرہٗ

۳۴۔حضرت مولانا حافظ محمد صدیق بونیری قدس اللہ سرہٗ

۳۵۔حضرت مولانا حافظ محمد ہشتنگری قدس سرہٗ

۳۶۔حضرت مولانا محمد شعیب تورڈھیری قدس اللہ سرہٗ

۳۷۔حضرت مولانا عبدالغفور عرف حضرت سوات صاحب قدس اللہ سرہٗ

۳۸۔حضرت مولانا نجم الدین عرف حضرت ھڈی صاحب قدس اللہ سرہٗ

۳۹۔حضرت شیخ حمید اللہ عرف شیخ الاسلام تگاب قدس اللہ سرہٗ

۴۰۔حضرت مولانا شاہ رسول الطالقانی قدس اللہ سرہٗ

۴۱۔حضرت مولانا محمد ہاشم السمنگانی قدس اللہ سرہٗ

۴۲۔حضرت مرشدنا اخندزادہ سیف الرحمن مبارک صاحب اطال اللہ حیاتہٗ

۴۳۔حضرت میاں محمد سیفی مبارک اطال اللہ حیاتہٗ

شجرہ سلسلہ عالیہ سہروردیہ قدس اللہ اسرارہم العلیہ

۱۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۔ حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

۳۔ حضرت ابوسعید حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ حضرت ابو محمد شیخ حبیب عجمی قدس اللہ سرہ

۵۔ حضرت ابوسلیمان داؤد طائی قدس اللہ سرہ

۶۔ حضرت ابو محفوظ معروف کرخی قدس اللہ سرہ

۷۔ حضرت ابوالحسن عبداللہ سری سقطی قدس اللہ سرہ

۸۔ حضرت ابوالقاسم جنید بغداری قدس اللہ سرہ

۹۔ حضرت کریم الدین ممشاد دینوری قدس اللہ سرہ

۱۰۔ حضرت ابوالعباس احمد دینوری قدس اللہ سرہ

۱۱۔ حضرت شیخ محمد بن عبداللہ عموتیہ قدس اللہ سرہ

۱۲۔ حضرت ابوعمر قطب الدین سہروردی قدس اللہ سرہ

۱۳۔ حضرت ابوالنجیب عبدالقاہر السہروردی الصدیقی قدس اللہ سرہ

۱۴۔ حضرت ابوحفص شہاب الدین عمر الصدیقی الشافعی السہروردی قدس اللہ سرہ

۱۵۔ حضرت ابوالبرکات بہاؤالدین زکریا الاسدی القرشی الملتانی قدس اللہ سرہ

۱۶۔ حضرت مخدوم جہانیاں ابوالکرم سید جلال الدین بخاری قدس اللہ سرہ

۱۷۔ حضرت مخدوم جہانیاں ابوالکرم سید جلال الدین بخاری قدس اللہ سرہ

۱۸۔ حضرت سید اجمل صاحب قدس اللہ سرہ

۱۹۔ حضرت سید بدھن بہرائچی قدس اللہ سرہ

۲۰۔ حضرت شیخ محمد درویش قدس اللہ سرہ

۲۱۔حضرت شیخ عبدالقدوس النعمانی الغزنوی ثم الگنگوہی قدس اللہ سرہٗ

۲۲۔حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی قدس اللہ سرہٗ

۲۳۔حضرت شیخ عبدالاحد الفاروقی قدس اللہ سرہٗ

۲۴۔حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد الفاروقی السرہندی قدس اللہ سرہٗ

۲۵۔حضرت سید آدم بنوری قدس اللہ سرہٗ

۲۶۔حضرت حاجی بہادر سید عبداللہ الحسینی قدس اللہ سرہٗ

۲۷۔حضرت شیخ مامون شاہ منصوری قدس اللہ سرہٗ

۲۸۔حضرت مولانا محمد نعیم کاموی قدس اللہ سرہٗ

۲۹۔حضرت سید محمد شاہ الحسینی السدھوی قدس اللہ سرہٗ

۳۰۔حضرت مولانا حافظ محمد صدیق بونیری قدس اللہ سرہٗ

۳۱۔حضرت حافظ مولانا محمد ہشتنگری قدس اللہ سرہٗ

۳۲۔حضرت مولانا عبدالغفور سواتی قدس اللہ سرہٗ

۳۳۔حضرت اخندزادہ نجم الدین عرف ھڈی صاحب قدس اللہ سرہٗ

۳۴۔حضرت مولانا شاہ رسول الطالقانی قدس اللہ سرہٗ

۳۵۔حضرت مولانا محمد ہاشم السمنگانی قدس اللہ سرہٗ

۳۶۔حضرت مولانا اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک صاحب الطال اللہ حیاتہٗ

۳۷۔حضرت میاں محمد سیفی مبارک اطال اللہ حیاتہٗ

  ☆

پیر طریقت حضرت پیر سید افضال حسین شاہ محمدی سیفی موبائل: 0300-4257278

جامع مسجد فاطمۃ الزہرہؓ ضلع شیخوپورہ تحصیل ننکانہ صاحب نزد منڈی فیض آباد، ریحان والا شریف۔

بوقت: بروز جمعہ بعد از نماز جمعہ

حضرت پیر طریقت مفتی بشیر احمد محمدی سیفی رہائش پروفیسر محمد اسلم محمدی سیفی گلی کانیاں والی

نزد چوک پاکستان کلینک ڈاکٹر شیرازی گجرات۔ وقت: بعد از نماز عصر تا مغرب موبائل: 0320-5517077

پیر طریقت صوفی محمد ظفر اقبال محمدی سیفی جامع مسجد رحمانیہ غوثیہ گلی نمبر 7، بلاک اے، نشاط کالونی لاہور کینٹ۔

وقت: بروز ہفتہ بعد از نماز عشاء موبائل: 0333-4268707

پیر طریقت صوفی کرنل ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی موبائل: 0300-5112277

جامع مسجد انوار مدینہ، محمدیہ سیفیہ ماڈل ٹاؤن نزد ترنول پھاٹک راولپنڈی۔ وقت: بروز جمعہ محفل ذکر بعد از نماز جمعہ

پیر طریقت صوفی مطلوب احمد محمدی سیفی موبائل: 0333-4250598

جامع مسجد غوثیہ لنک روڈ ماڈل ٹاؤن لاہور۔ وقت: بعد از نماز عشاء بروز منگل

پیر طریقت صوفی امجد ظہیر وکیل محمدی سیفی جامع مسجد اولیاء، مرشد آباد جھنگ روڈ نزد ائیر پورٹ فیصل آباد

وقت: بروز جمعہ محفل ذکر بعد از نماز جمعہ موبائل: 0300-8660001

پیر طریقت صوفی محمد طارق محمدی سیفی موبائل: 0300-9654886

گورونانک پورہ گلی نمبر 4 مکان نمبر P881 فیصل آباد۔ وقت: بروز جمعہ بعد از نماز عشاء

پیر طریقت صوفی غلام مرتضیٰ محمدی سیفی جامع مسجد مہریہ، مہریہ کالونی المعروف بڈھے والا کھوہ گجرات۔

وقت: بروز بدھ بعد از نماز مغرب موبائل: 0300-4277889

پیر طریقت صوفی محمد شہزاد محمدی سیفی موبائل: 0300-4254245

مسجد انوار مدینہ کوچہ قصاباں کشمیری بازار رنگ محل لاہور۔ وقت: بروز ہفتہ بعد از نماز عشاء

پیر طریقت صوفی تنویر خان محمدی سیفی فون دوکان: 810033-812333

جامع مسجد نور غلہ منڈی شیخوپورہ۔ وقت: بعد از نماز ظہر بروز اتوار

پیر طریقت صوفی محمد شفیق محمدی سیفی موبائل: 0333-4363614

جامع مسجد انوار مدینہ نزد گورنمنٹ عائشہ ڈگری کالج نمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور۔ وقت: بروز سوموار بعد از نماز عشاء

پیر طریقت میجر ڈاکٹر محمد اکرام محمدی سیفی

عادل کلینک نزد اتوار بازار، گرین ٹاؤن لاہور۔ فون: 5150226

مراکزالطریقۃ والارشاد

آستانہ عالیہ سیفیہ لکھوڈیر نزد داروغہ والا چوک لاہور موبائل: 0320-4843648 فون: 655788

آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف نزد کالا شاہ کاکو حسین ٹاؤن جی ٹی روڈ لاہور۔ فون: 042-7981980 7980553

آستانہ عالیہ عابدیہ سیفیہ جامعہ جیلانیہ نادر آباد کالونی بیدیاں روڈ لاہور کینٹ۔ فون: 5721609

فون جانچ للبنات: 5893768 موبائل: 0333-4263843 موبائل عرفان اللہ: 0300-4264924

آستانہ عالیہ قمریہ سیفیہ بابا فرید کالونی نزد سنٹرل جیل چونگی امرسدھو کوٹ لکھپت لاہور

فون: 5821973 موبائل: 0333-42664

آ۔۔نہ عالیہ توکیریہ سیفیہ بھوبتیاں رائے ونڈ روڈ لاہور فون: 5321956

آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ سید عبدالقادر شاہ ترمذی محمدی سیفی بیرون مجید پارک غوثیہ محمود پارک شاہدرہ ٹاؤن لاہور۔

موبائل: 0333-4297480

آستانہ عالیہ عباسیہ سیفیہ ودارالعلوم سیفیہ تعلیم القرآن 1910/D-1، گجر پورہ سکیم ارشاد پارک

جائی پورہ شیر شاہ روڈ لاہور فون: 6844786 موبائل: 0333-4229760

آستانہ عالیہ زنجانیہ سیفیہ از پیر طریقت الشاہ سید عمیر علی زنجانی سیفی موبائل: 0300-8427736

گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال بارہ دری بالمقابل بابا شاہ بلور کوٹ خواجہ سعید لاہور فون: 6848798

آستانہ عالیہ پیر طریقت پیر صابر رفیق عابدی سیفی نزد جامع مسجد مدنی خیبر کالونی غازی روڈ لاہور کینٹ

آستانہ عالیہ پیر طریقت پیر محمد منشاء عابدی سیفی المعروف سرکار مبارک خانپور

بابا پیر مدرسہ 18 کلومیٹر ملتان روڈ لاہور فون: 042-7513128

آستانہ عالیہ پیر طریقت پروفیسر ڈاکٹر مشتاق احمد عابدی سیفی علیم ٹاؤن رینالہ خورد ضلع اوکاڑہ

فون: 04443-621523

آستانہ عالیہ پیر طریقت صاحبزادہ محمد شبیر عابدی سیفی کنجاہ گجرات فون: 0433-82536

آستانہ عالیہ پیر طریقت بابا نسیم اللہ خان سیفی حمیدیہ سیفیہ نسیمیہ چوک چورٹہ ڈیرہ غازی خان المعروف اللہ والی مسجد

پیر طریقت ڈاکٹر محمد عمر فاروق عابدی سیفی

مکان نمبر E-372، رجب آباد عمر میڈیکل سٹور بلال ٹاؤن۔ بیدیاں روڈ لاہور کینٹ۔ فون: 5721436

جامعہ سیفیہ رحمانیہ بنات الاسلام بادشاہی روڈ ادھوال کلاں گجرات فون: 0433-522233

آستانۂ عالیہ عابدیہ سیفیہ میں

ہر ماہ دوسرا ہفتہ کا دن بعد نماز مغرب

ختم خواجگان: مغرب تا عشاء

محفلِ ذکر: بعد نماز عشاء

محفل کے اختتام پر قبلہ پیر مرشد حضور سیدنا شیخ المشائخ استاد العلماء مفتی پیر محمد عابد حسین سیفی دامت برکاتہم خصوصی دعا فرمائیں گے

منجانب: سالکین و خدام آستانہ عالیہ عابدیہ سیفیہ

نوٹ:
خواتین کیلئے محفلِ ذکر ہر ماہ دوسرا اتوار 00-10 بجے صبح تا نماز ظہر ہوگی،
جس میں صرف خواتین ہی شریک ہونگی

حضرت مجدد ملت، بحر العلوم قیوم زمان سرفرازِ مقام صدیقیت و عبدیت

امام العاشقین محبوب سبحان سیدنا اخندزادہ

سیف الرحمٰن مبارک پیرارچی خراسان کے مجرّب تعویذات

بہارِ سیفیہ

ترتیب

شیخ القرآن والحدیث مفتی پیر محمد عابد حسین سیفی

اردو ترجمہ

پروفیسر حکیم مشتاق احمد عابدی سیفی

ناشر

شعبہ نشر واشاعت ○ دار العلوم جامعہ جیلانیہ

نادر آباد نمبر 1، بیدیاں روڈ، لاہور کینٹ۔ فون: 5721609

موبائل: 0333-4263843

پرنٹرز: منگول آرٹ پبلشرز شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ فون: 7670719

موبائل: 0300-4126760